

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228078

UNIVERSAL
LIBRARY

TIGHT BINDING BOOK

1228738

مکتوبات سلاطین قطب شاہی

مکتوبات سلطان عبداللہ قطب شاہ

(نشرات دبیر الملک حاجی عبدالعلی طالقانی)

بہ تصحیح

سید عباس حسین خاں الموسوی

پیش لفظ

”مکتوبات سلاطین قطب شاہی“ سلسلہ مطبوعات ادارہ ادبیات اُردو حیدرآباد کی

۳۲۹ ویں اشاعت ہے۔ اس کتاب میں سلطان عبداللہ قطب شاہ، شہزادہ داراشکوہ، شہزادہ

محمد سلطان، شاہزادہ اورنگ زیب، شاہجہاں، شاہ عباس صفوی اور سلطان علی عادل شاہ کے وہ

اہم تاریخی مکتوبات شامل ہیں جن سے سلاطین قطب شاہی کے شاہ ایران اور شاہان مغلیہ سے جو سیاسی

تعلقات تھے اُس پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ سلطان عبداللہ

قطب شاہ نے سلطنت مغلیہ کی برتری اور بلا دستی تسلیم کرتے ہوئے جو کمزور معاہدے کئے تھے ان کی بناء

پر قطب شاہی سلطنت بہت کمزور اور عملاً مغلوب ہو گئی تھی۔ اس کمزور اور دم توڑتی ہوئی حکومت کو

والحسن ناما شاہ اور اس کے مدبر اور شاہی سلطنت بھی بچا نہ سکے۔

یہ اہم کمزبات فشات دبیر الملک حاجی عبدالعلی طالقانی، رقام الکلام و آداب عالمگیری
 تہ قابل خاں عالمگیری، فیاض القوانین تالیف ملا فیض خطی، شاہ جہاں نامہ الموسوم بہ علی صالح
 لیف محمد صالح کنوہ، باتین السلاطین تالیف محمد ابراہیم الزبیری چاپی، اور جامع الانشاء
 فی الملک مرزا عبدالعظیم طالقانی خطی میں شامل تھے۔

جناب عباس حسین خاں خلف نواب غایت جنگ نے ان کمزبات کو مرتب کیا تھا اور ان کی
 نگہ میں اس کتاب کے چند صفحات چھپ بھی گئے تھے لیکن نواب غایت جنگ کے انتقال کے بعد
 اس کتاب کی اشاعت کا کام متوی رہا۔ پھر کچھ زمانہ بعد عباس حسین خاں بھی وفات پا گئے اور یہ کتاب پرسیں
 لے ایک گوشہ میں پڑی رہی۔ بعد ازاں یہ کتاب پرسیں کے ایک گوشہ سے تلاش کر کے برآمد کی گئی اور اب
 تاب کو اس توقع کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے کہ یہ کتاب دکھنی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں میں عموماً اور
 سیرج اسکالرس میں خصوصاً پسند کی جائے گی۔

رمن راج سکینہ

مفتہ اعزازی ادارہ ادبیات اردو

کتوبات سلاطین قطب شاہی

فہرست مکتوبات سلطان عبداللہ قطب شاہ

فہرست مکتوبات سلطان عبداللہ قطب شاہ

- | | | |
|----|--|-------|
| ۱ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ایران شاہ عباس ثانی | شمارہ |
| ۲ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہندوستان شاہ جہان | |
| ۳ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ زادہ ہندوستان محمد دارا شکوہ | |
| ۴ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ ولیعهد شاہ جہان | |
| ۵ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ | |
| ۶ | جواب نشان از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ | |
| ۷ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ | |
| ۸ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ | |
| ۹ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ | |
| ۱۰ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ | |
| ۱۱ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ محمد دارا شکوہ ولیعهد شاہ جہان | |
| ۱۲ | جواب نشان از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ | |
| ۱۳ | جواب نشان از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد دارا شکوہ | |
| ۱۴ | جواب نشان از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد اورنگ زیب | |
| ۱۵ | از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ اورنگ زیب | |
| ۱۶ | جواب از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزارہ محمد اورنگ زیب | |
| ۱۷ | جواب نشان از جانب حضرت والدہ سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ صبیہ | |
- شاہ بہان بادشاہ ہندوستان

- ۱۸ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ علی عادل شاہ بادشاہ بھجپور
- ۱۹ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ ہمشیرہ او بڑے صاحب زوجہ محمد عادل شاہ
- ۲۰ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ عمہ ادکہ در ایران بودہ
- ۲۱ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ عمہ ادکہ در ایران بودہ
- ۲۲ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بنام صبیہ میر نعمت اللہ کہ در ایران بودہ
- ۲۳ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مرزا عبدالصمد در وقتیکہ بطریق حجابت پیش بادشاہ ہندوستان شاہجہان رفتہ بود
- ۲۴ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبدالصمد دبیر الملک
- ۲۵ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبدالصمد دبیر الملک
- ۲۶ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبدالصمد دبیر الملک
- ۲۷ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبدالصمد دبیر الملک
- ۲۸ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبدالصمد دبیر الملک
- ۲۹ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر فصیح الدین کہ بعنوان حجابت پیش شاہ جہان بادشاہ بود
- ۳۰ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر فصیح الدین
- ۳۱ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر فصیح الدینی
- ۳۲ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بنام حاجی نصیر امامجہاں پیشین عادل شاہ بود
- ۳۳ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا
- ۳۴ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا
- ۳۵ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا
- ۳۶ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر سید حسن صاحب

۳۷ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بنام حاجی محمد شفیع وکیل میر محمد سعید میر جلتہ الملک
کہ در ایران بود

۳۸ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بہلول خان و عبد الرحیم خان امرائے بیجاپور
۳۹ سقہ نامہ کہ حب الحکم نواب اشرف اعلیٰ اقدس سلطان عبداللہ قطب شاہ در وقت

ترویج صبیہ سلطان مسطور با چراغ دودمان دولت نامداری میرزا ابوالحسن دام اقبالہ
۴۰ وقف نامہ کہ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر محمد سعید جلتہ الملک کہ

در وقت سر لشکری چند دیہہ از ولایت کرناٹک وقف عبات عالیات نموده
تولیت را بنام خود و اولاد خود مقرر داشتہ بود

۴۱ فرمانی کہ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ در باب تعیین دوازده تومان تبریزی
وظیفہ بجنہ مرزا رضی دانش تخلص مشہور آنکہ در آستانہ مقدسہ امام شامس خان

علیہ التیمیہ و الثابہ نیابت اشرف اعلیٰ صبح و شام زیارت میکرده باشند۔
۴۲ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ در باب وکالت میر سعید میر بجرانی کہ از

طرف نواب مرزا نظام الدین احمد داماد سلطان مذکور وکیل ضبط اٹاک ایشان شدہ
۴۳ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ نواب شایستہ خان بھمت بقایا

پیشکش حیدر آباد

۴۴ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ نجابت خان از بنابر شاہ نعمت اللہ ولی
۴۵ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میرزا کافی

۴۶ فرمان بھمت سیادت پناہ میر محمد علی مذکور وقت روانہ شدن مکہ معظمہ

ملحقات

۴۷ انقیاد نامہ عبداللہ قطب شاہ بہ شاہ جان بادشاہ ہندوستان

- ۴۸ از جانب عبداللہ قطب شاہ بہ شاہجہان بادشاہ
- ۴۹ از جانب عبداللہ قطب شاہ بہ میر نصیح الدین
- ۵۰ از جانب عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا
- ۵۱ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا
- ۵۲ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا
- ۵۳ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا
- ۵۴ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ سید آقائی سرشکر کلنگ
- ۵۵ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی محمد شفیع وکیل
- ۵۶ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ تینان بندر لگات
- ۵۷ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بنام فتح اللہ بیگ حوالدار محصلی تین
- ۵۸ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ خان محمد وزیر عادل شاہ
- ۵۹ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ محمد افضل خان وزیر عادل شاہ
- ۶۰ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ یکی از امرائے عادل شاہ
- ۶۱ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ پہلول خان و عبدالرحیم خان امرائے بیجاپور
- ۶۲ از جانب شاہ جہان بادشاہ ہندوستان بہ عبداللہ قطب شاہ
- ۶۳ عہد نامہ شاہ جہان بادشاہ ہندوستان بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ گولکنڈہ
- ۶۴ از جانب بادشاہ چڑاؤہ مراد بخش بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۶۵ از جانب شاہ جہان بادشاہ بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۶۶ از جانب شاہ جہان بادشاہ بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۶۷ عہد نامہ از جانب شاہ جہان بادشاہ بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۶۸ از جانب شاہ عباس مخفی شاہ ایران بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

- ۶۹ از جانب شاه جهان بادشاه به عبدالله قطب شاه
- ۷۰ از جانب بادشا هزاره اورنگ زیب به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۷۱ از جانب بادشا هزاره اورنگ زیب به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۷۲ تاجدار سلطان عبدالله قطب شاه به بادشا زاده اورنگ زیب
- ۷۳ از جانب بادشا زاده اورنگ زیب به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۷۴ از جانب شاه جهان بادشاه به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۷۵ از جانب بادشا زاده محمد اورنگ زیب به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۷۶ از جانب بادشا زاده محمد اورنگ زیب به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۷۷ از جانب بادشا زاده محمد اورنگ زیب به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۷۸ از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۷۹ از جانب شهزاده محمد سلطان به دالده سلطان عبدالله قطب شاه
- ۸۰ از جانب شهزاده وارا شکوه به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۸۱ از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۸۲ از جانب پادشا زاده محمد سلطان به عبدالله قطب شاه
- ۸۳ از جانب پادشا زاده محمد سلطان به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۸۴ از جانب شاهزاده محمد اورنگ زیب به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۸۵ از جانب سلطان عبدالله قطب شاه به علی عادل شاه بیجا پور
- ۸۶ از جانب علی عادل شاه بیجا پور به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۸۷ از جانب میر محمد سعید میرجله به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۸۸ از جانب میر محمد سعید میرجله به سلطان عبدالله قطب شاه
- ۸۹ از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبدالله قطب شاه

- ۹۰ از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۱ از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۲ از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۳ از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۴ از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۵ از جانب شهزاده احمد نگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۶ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۷ از جانب شہنشاہ اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۸ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۹۹ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۰ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۱ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۲ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۳ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۴ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۵ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۶ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۷ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۸ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۰۹ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۰ از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

- ۱۱۱ از جانب شهنشاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۲ از جانب شهنشاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۳ از جانب شهنشاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۴ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۵ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۶ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۷ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۸ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ به عبداللہ قطب شاہ
- ۱۱۹ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ به سلطان عبداللہ قطب شاہ
- ۱۲۰ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ به سلطان عبداللہ قطب شاہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ یاد شاہ ایران شاہ عباس ثانی (۱)

تاہر بامداد بامداد جنود اشتراقات خسرو بیضا لوائی مہر سپاہ سپاہ مہر ظلمت شب
 بغیر از براہ تباہ ہزیمت نزد دیگر نتواند یافت - ہموارہ افواج قاہرہ دولت و شوکت
 و اقبال و جیش بحر خوش عظمت و قدرت و اجلال اعلیٰ حضرت خاتمانی سلیمان مکانی
 سکندر نظر باد شاہ فریدون فرجم اقتدار خسرو دارائے کسریٰ شعار کینسر و ختمت سکندر نظر
 بہرام صولت جشد سریر آسمان رفعت ستارہ چشم قدر قدرت خورشید علم طراوت نجش
 بوستان معدلت و شہر یاری نظارت افزائے گلستان عدالت و کامکاری گرمی ظلمت
 خاندان امامت و خلافت گران مایہ گوہر عمان سعادت و رافت منظر آتار تائیدات
 ابدی منظر انوار توفیقان سرمدی قرہ شجرہ حدیقہ ولایت و اقبال دوحہ برومند
 ریاض کرامت و اجلال محیط مرکز جو و احسان مرکز محیط بروایتان اعظم خواقین عالی
 مقدار اعدل سلاطین و الابرار مروج مذہب حق المہ اثنا عشر وارث اخلاق قدسیہ
 حضرت خیر البشر مہبط غنایات یزدانی سایہ رحمت سبحانی بر مقاصد و مارب دو جہانی

منظرف و منصور باد۔ بعد از ارسال رسول دعای که زبان حال بشرح سوانحی که از غایت
 غرابت راه بیان بر قوت ناطقه بسته تواند کشود مشهود خاطر انور خورشید سیمای کشف
 ضمیر منیر قمر الخلا که دیده امید اصحاب ارادت و اعتقاد ضیاء اندوخته و انوار جهان
 افروزش مشعل هدایت و ارشاد در راه مقاصد معتقدان خاندان ولایت افروخته
 آنکه بر کافیه جهانیان واضح و روشن و بر عامه عالمیان لایح و مبرهن است که از بدو
 طلوع کوكب دولت این خانواده تا حال آباء و اجداد این هواخواه خواه در حال
 شدت و خواه در حال رجا بر جائے واثق و امید صادق و عقیدت صافی و ارادت
 وافی دست توکل و اعتصام بحبل المتین عنایت و مروت بیعنایت مستبان دودمان
 نبوت و امامت استوار داشته در مواقع مکاره و حوادث بسایه حمایت و ضلال
 اعانت خواقین خاندان ولایت بنیان استظلال می بسته اند و بمعاضدت
 و استظهار اولیای آن دولت نامدار درین گل زمین که در حقیقت مرکزی است که
 دائره کفر و ضلالت بر آن محیط گشته در رواج مذهب حق الله هدی صلوات الله
 علیهم بحسب قدرت و امکان کوشش نموده روس را نیز کراکتاب همایون سلاطین فلک
 تمکین آن خاندان سعادت بنیان زیب و زینت داده اند و نتیجه این عقیدت راسته نوعی
 عائد روزگار اجداد این مرید اخلاص مند بوده که هر گاه یا جوج فتنه مخالفان آثار قدسیه
 امامت و خلافت اراده رخنه این ملک و دیار میکرد جمیعت و حمایت سکندر نشان آن
 دولت ابد قرین ستره می شد سیمای در عهد سعادت همد شاه جنت مکان فردوس
 آشیان شاه عباس ماضی انار الله بر مانه که هر وقت شراره شرارت به معاندان ملت از
 هر طرف بعزم استیلائے این بوم و برشتعل می شده اولیائے آن دولت امدطراز چه
 از زئے تهمید و اظهار قدرت و سطوت و جبهه از راه تهمید قواعد محبت و الفت بزلال
 معاضدت و معاونت در اطفائے ان میگوشتید و اندوین قانون حمیت مشحون بسی

ملکوبات سلاطین قطبشاهی

ازدھور و قرون مستمر بوده و اہالی این دیار و متابعان ائمہ اہل ہارمیا من توجہات اولیائے
آن دولت ابدیہ نہ فرغ و آسودہ و فارغ البال میگذرانیدہ اند و از آن بارکہ شہباز اعانت
و حمایت اورنگ نشین بارگاہ مغفرت و غفران سایہ جناح عاطفت از سر معتقدان
اخلاص کیش باز گرفته در مقلب عقاب عقوبت معاندان قوی باز و نوعی گرفتار کہ
انحراف از جادہ اطاعت و فرمان برداری ایشان بدینچہ وجہہ در خاطر خطور نمی تواند کرد
بنابرین مدت ابد آمد کہ سر بر خلافت عظمیٰ بوجود اقدس و افسر سلطنت کبریٰ بفرق
فرزان سامی مقدس آن رونق بخش مجلس ہمیشہ بہار امامت و ولایت مفتخر و مبارک ہی
است بلاحظہ آنکہ مبادا واقعہ طلبان عداوت اندیش را بہانہ دستاویز الہتاب نواب
افتادہ شود براہ مرابطہ صوری و متعارفان رسمی را با مخصوصان در گاہ گیتی پناہ
خلافت طور مستودہ اسلاف مسدود ساختہ برابطہ معنوی و ضابطہ استحکام قواعد موافقت
باطنی کہ ان از ازل است تا ابد خواہد بود قناعت و اکتفا کردہ بودیم باین حال ملالت
مال در سال گذشتہ سانچہ چند بر سر این ہوا خواہ در گاہ ولایت پناہ گذشت کہ از اصلاح
ہر یک انہا از دایرہ قدرت توان خارج بود و عمدہ آن سوانح جزأت اندوز تہمید و عصیان
محمد سعید بے سعادت است کہ حقوق نعمت چندین سالہ ما را بعوق مبدل ساخت
و آتش جہان سوز فتنہ و فساد در عالم انداخت تفصیل این اجمال کہ آن از جملہ وقائع
عظمائے عالم کون و فساد می تواند بود آنکہ چون صدرت بدیع آن حلقہ از صلب مشیت
بنشینہ وجود آمدنی بود بعد از آنکہ پردہ از روی کار این نابکار برداشتن حقیقت حرام
نکلی او بدرجہ ظہور رسیدہ امر چند بخاطر این ارادت کیش سمت استقرار یافت کہ ہر یک
از ان بانفردہ باعث ان شد کہ اہمال در استیصال و دفع آن خذلان مال رود و ہر اول
آنکہ اعتماد بر صدق عہد و دوستی مضمون عہد نامہ کہ بہ ثانی لوح محفوظ ملقب است نمودہ
اصلاً گمان آن نمی شد کہ سلطان خرم حقوق خدمات آبا، و اجداد این ارادتمند را کان لہو کی

انگاشته برقص عهد ارتکاب نماید و این مخدول را پناه دهد چنانچه ظاهر مراعات مراتب
 مواثیق نموده مکرر نوشته جات و کلمات در بار ایشان میرسد که در دفع این حق ناشناس
 باقصی الغایت بکشید که مبادا بعد از شاه متوسل شود و دیگر آنکه پاس مراتب و حفظ مدارج
 تربیت و درست گزینگی که اصحاب دول را در نشاء تعلق آئین و ملک داری رعایت آن
 ناگزیر است مرکوز ضمیر ارادت پذیر شده چنان در دل می گذشت که این درخت تلخ
 سرشت را که در باغ بهشت بخبری نشانده سالها تربیت کرده ایم یکباره از پا درآوردن
 ثمره بيمروتی که هرگز مشا به منسوبان درگاه ارادت نگاشته بار خواهد آورد و نیز صورت
 این معنی را که مبادا ناصیه اعتبار طبقات مغولیه در غربت آباد باشد بد باغ بیومنی و
 نمک حرامی و حرام نکی موسوم گردد پیش از پیش در پیش نظر بود بمجمل ترتیب این مقدمات
 خیالی برائے این ارادت اساس غفلت و برائے آن حق ناشناس فرصت نتیجه داده
 در باطن بطانہ مواضعه بد شد و سلطان خرم را بتطبیع و بتقیل فریفته پیشتر از پیشتر راه غارت
 و ضلالت بیرون گرفت و در خلال این احوال پسر زشت کردار تا بر خوردارش چنان
 هست باو غرور خود کامی شده بار تکاب اعمال ناشائسته غلو نموده که در مقید ساختن
 او ایهمال و اغفال را مجال نمانده محبوس گردید بعد از جس این بطینت سلطان خرم صیانت
 نمود و مواثیق را بدست در هم پیچیده بر طاق نسیان گذاشت و به تهدیدات قولی اکتفا
 نه کرده فوراً به اراده استخلاص پسر بد گهر محمد سعیدی هزار سوار بسمر کردگی سلطان اورنگ زیب
 بر سر نامزد کرده بایلغار آمدند چنانچه باندک زمانی سلطان اورنگ زیب از یکطرف
 و محمد سعید بنابر مواضعه که با هم داشتند با شش هزار سوار و هفتاد هزار پیاده که در کرناٹک
 با خود متفق ساخته بود از طرف دیگر آمده و قتی که اکثر سپاه ان اخلاص کیش چه در طرف
 کرناٹک و چه در اطراف دیگر متفرق بود در حوالی شهر حیدرآباد^{۱۱} بهم ملحق شدند چون در وقت
 زیاده از چهار و پنج هزار سوار نزد این معتقد اخلاص مندموجود بود جنگ وصف آرائی را

مکتوبات سلاطین قلعہ شاہی

مناسب وقت نہ دانستہ لا علاج بہ تحشُّن قلعہ^{۱۳} محمد نگر مشہور بہ گلگتہ کہ در یک فرسخی
شہر واقع است قرار داده و لشکر سلطان اورنگ زیب دست بہ نہیب و تاراج کشودہ
در شہر حیدر آباد کہ در عرض مدت صد و ہفتاد سال غبار رسم ستور بیگانہ بر چہرہ درو دیوارش
نشستہ بود غفلت بیداد برخاست و نفوس و اموال چندین ہزار کس از اہالی عرض و ناموس
بر باد فنا رفتہ بسی از عورت سادات و سیدزادہا از ذکور و اناث بڈل اسیری و قید کفار
و افاغندہ درآمد و سلطان اورنگ زیب بعد از نہیب و تاخت و تالان شہر با تمامت
سپاہ ہتیمات اجتماعی قلعہ را گین وار در میان گرفتہ مدت ۳ ماہ و کسری از انطرف لوازم
قلعہ گیری و از این طرف مراسم قلعہ داری بظہور رسیدہ جمع کثیری از جانبین مقتول و مجروح
شدند چون زمانہ محاصرہ امتداد یافت و کار بر محصوران تنگ شد و بقیتہ السیف سپاہ
این ہوا خواہ نیز متفرق و متلاشی گشتند و مانند مکر و بان دشت و حشت خیز کر بلا از ہیچ
جا رانیحہ اعانت و صدائے حمایتی بگوش امید و مشام ربائے متحیران نیرسید لا علاج تن
بمصاہرت و نسبت درودادہ خارج الاف والوف و لکوک و کردراز نقود و اجناس و جواہر
گرانہا و اشیاء نفیسہ از فروش و ظروف طلا و نقرہ و چینی ہائے فغفوری بلند قیمت و
کتب و خطوط استادان و سایر اثاث البیت کہ اندوختہ چندین سالہ بود و فرصت نقل
انہا بقلعہ نشد بتاراج رفت بست لک ہون و دیگر کہ سیصد ہزار تومان^{۱۴} بودہ باشد بقتل
نمودہ صلح واقع شد و بعد از صلح چنین سلطان اورنگ زیب محمد سعید را با اموال فراوان
از نقد و جنس و مرصع آلات و الماس و یاقوت و باقی آنچه کہ در زمان اختیار خود دیدہ در اینجا
و چہ در کرناٹک از مال این مخلص معتقد بہ تغلب و خیانت فراہم آوردہ بود ہمراہ خود برد
و بعد از رسیدن میرجلہ^{۱۵} اشقیاء و لیثام بہ دربار سلطان خرم بمسامع علیہ رسیدہ خواہد بود کہ
اورا بچہ نوع اعزاز و احترام نمودہ دیوانی کل مالک خود را با و دادند و ملک کرناٹک را کہ
در مدت چندین سال کرد رہا حصر چ شدہ و چندین ہزار سپاہ این ہوا خواہ بقتل رسیدہ

کہ بتصرف مادر آرمہ بود بانعام محمد سعید ضلالت فرجام مقرر داشتہ و باوجود وقوع
 این قضایا کہ مثل آن در هیچ عہدی نشان نہ وادہ اند ہنوز اطفائے حرارت و شرات
 ان مخدول نشدہ کہ در ہما بقتل نمودہ کہ از تسخیر حیدر آباد و یجا پور و کل کرناٹک برائے
 سلطان خرم حاصل کند و باین ارادہ مجدداً بسر کردگی آن بدطینت و بادشاہ زادہ
 اورنگ زیب سی ہزار سوار نامزد کن کردہ بتاریخ چہار دہم شہر ربیع الثانی برآمدہ اینک
 بسرعت می برآیند خلاصہ مطلب آنکہ کار بر مخلص ارادت مند بغایت تنگ شدہ
 و کار دستخوان رسیدہ و کار از دست رفتہ و دست از کار ماندہ امید داریم
 و چشم داشت داریم کہ تعصب دین و مذہب و مرحمت حمیت طلب نہ پسندد کہ شعارہ
 حضرات ائمہ معصومین ازین سرزمین کہ موطن غربا و مامن اتقیاست برافتد و کوس
 ساکنان این ایمان کردہ از سعادت استماع کلبانگ علیؑ و فی اللہ کہ در عرضدت
 صد و ہفتاد سال باعانت و حمایت سلطنت آن سلسلہ علیہ بسامع سکان سموات
 رسیدہ محروم ماند و آثار مبتذعان و مخالفان سیر قدسیہ اہل البیت صلوٰۃ اللہ علیہم
 کہ درین دیار رواج یافتہ باطل برحق غالب آید ہر چند بر عالمیان لائح و ظاہر و بر جہانیان
 واضح و باہر است کہ ہرگونہ امداد و معاونتی کہ درین وقت تنگ از آن شہنشاہ سریر
 نام و تنگ باین متحیران برسد بغیر از احیاء سنت ستیہ اجداد عظام و ابقائے آثار
 حضرات ائمہ ہدی علیہم الصلوٰۃ والسلام امر دیگر ملحوظ ہمت والا نہمت بندگان درگاہ
 خلافت و امامت نیست لکن چون بدیدہ تحقیق اندوختہ این خانوادہ حقیقت تعلق
 بر اولیائے دولت ابد پیوند خاندان امامت و کرامت دارد بعون عنایت الہی و بہ
 اخراجات سپاہ منصور را کہ برائے دفع این مایہ شرور و فساد و بسرحد قندہار نامزد
 شوند در وقت خود بخدمت و کلاہ سرکار خاصہ شریفی می فرستیم و عجلتہ الوقت
 محقر ہر برائے خالی نبودن اخلاص نامچہ مسحوب معتمد الخدمت میران ^{علی} بی بموجب فرد

جداگانہ بخدمت سعادت مرتبت باریافتہائے درگاہ خلافت پناہی ارسال یافت ۵

(۲) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہندوستان شاہ جہان^{۲۲}

داعی دولت خواہ بعد از ادائے آداب عبودیت بموقت عرض مقدس باریافتہا
کریاس قدسی اساس العنحضرت سلیمان مکانی خلیفۃ الرحمانی میرساند کہ چون حقیقت
عہد شکنی و خلاف میثاق و پیمان عدالت پناہ کہ بایمان موکد شدہ بود بزمرحومی اسلام خان^{۲۳}
ظاہر شد و بتحقیق پیوست کہ عدالت پناہ چہ درظاہر و چہ درباطن درالہتہاب نارہ
عناد و فسادمی کو شد و درمراسم فتنہ جوئی باقصی الغایہ اصرار دارد و قطع مادہ خصوصیت
و منازعت ایشان را درین دیدند کہ شرائط مصالحہ و معاہدہ انتظام یابد کہ انچہ درنقود
واجناس وافیال و سایر غنائم کہ ازرائلان^{۲۴} و زمینداران کرناٹک بتصرف عدالت پناہ
درآمدہ باوجود معاہدہ و مواثیق کہ فیما بین بطریق ثلث و ثلثان سمست و وقوع یافتہ بود
بہ مشارکت این فدوی تعلق بعدالت پناہ داشتہ باشد و ہر و الا یہی کہ درینو لا
بموجب عہد و میثاق ازآن طرف تقبیل غازی علی بتصرف این فدوی درآمدہ بالماصفہ
تقسیم شود چون امثال او امر و نواہی بندگان درگاہ خلافت پناہ درکیش میدان راسخ الاعتقاد
بہ منزلہ او امر و احکام الہی است و نیز درآوان نصرت نشان موکب ہمایونی سایہ
رحمت حضرت بیچون بہ سعادت و فیروزی متوجہ سیر و شکار منزمات کابل^{۲۵} شدہ بودند
بندہ فدوی باین مصالحہ راضی شد و امناء از حضور اسلام خان و وکیل از جانب عدالت
پناہ بہت تقسیم ملک تعین شدہ بہ کرناٹک رفتند از انجا کہ دست عقول بشری
از دامن ادراک اسرار تقدیرات فلکی کوتاہ است مقارن اینحال اسلام خان مریض شدہ
بجواری رحمت رب غفور انتقال نمود عدالت پناہ بہ بمقتضا شیوہ جبلی وقوع این
ساختہ را برائے شکست عہد و میثاق از لطافت غیبی دانستہ چندین از وزرائے خود را کہ

بسرکردگی ساہو بہوشکہ در کرناٹک ماندہ بودند بہ امداد و اعانت کفار تعین نموده رائل
 زمینداران واقعہ طلب معاونت و کمک عدالت پناہ را فوز غلیم دانستہ با گروہ و انبوه
 از سوار و پیادہ در ہنگامی کہ آنہا بہ تہبید قوا عد مقاسمت ملک مشغول بودند مجدداً
 بعزم قتال و جدال بولایت متصرفہ این فدوی درآمدند چون دفع اشرار و جہاد با کفار
 از لوازم حمیت دین اسلام است فوج این فدوی نیز کہ بسرکردگی میر جملہ نامزد آن
 حدود بودند دست توسل بعروۃ الشفائے توجہ و اقبال جہان کشائے سایہ الطاف
 حضرت پروردگار کہ در جمیع اطوار شامل حالی این مرید ارادت شعار است استوار نموده
 بہ مدافعت سپاہ کفار پرداختند و از انجا کہ خلاف او امر بندگان در گاہ آسمان جہا
 منہج نکال و خسران دنیا و دین و مٹرو بالی و ہوان معاندین است ثمرہ خلاف حکم
 و نافرمانی بہ کفار و معاونان آنہا لاحق گشتہ ہزیمت یافتند بعد از وقوع جنگ
 و شکستہ کفار عدالت پناہ بہ افواج خود بسرحد شہر بیدر کہ سرحد است آمدند چون
 ساحال صاحب صوبہ کہ عدالت پناہ را از گروہ عناد و فساد بجادہ مستقیم صلاح و سداد
 دلالت کند تعین نہ شدہ فدوی بہ مقتضائے وقت با ایشان طریقہ ماماشائی را مسلوک
 داشتہ بے آنکہ مصدر فسادی شود بہ بیجا پور مراجعت نموده و الحال بحسب ظاہر
 حرفت صلح و صلاح در میان دارد اما بعد از آنکہ لشکر ایشان باز بہ کرناٹک رفتہ
 با رائل زمینداران ملحق شوند باید دید کہ از ایشان چہ می و رز و چون در ہمہ حال جلّٰل
 توجہات علیائے قبلہ جہانیاں کفیل احوال مرید با اخلاص است رجا و اثن است
 کہ اگر دیگر آثار فساد از ایشان بہ ظہور رسد باز تو فین نخو اہندیافت چون حقیقت
 این مراتب را بدرگاہ نسلایق پناہ کہ عموماً ملجاء جہانیاں و خصوصاً مامن دم جمع فدویان
 است عرض نمودن واجب بود بعرض این مقدمات جسارت نمود تا بہ ہر چہ حکم جہان
 مطلع آفتاب شعاع شرف صدور یا بد امتثال آن را سرمایہ سعادت کونین خود دانند

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزاہ ہندوستان محمد داراشکوہ^{۲۹}

(۳) عرضداشت مرید ثابت الارادہ کہ اعتراف بہ نقصیات بے اختیاری کہ نہایت ندارد و ارد بعد از تقبیل عتبہ علیہ عبودیت کہ غبار بارگاہش توتیائے دیدہ امیدگاہان تعلیم بندگی و انقیاد است ذرہ وار بموقف عرض باریافتہائے درگاہ جہان پناہ عالی حضرت جم جاہ پناہ فریدون بخت سکندر تخت خاقان کشور کشا خسر و مالک آراء فروز زندہ اختر برج صاحبقرانی زیبندہ گوہر بحر سلطنت و کامرانی نتیجہ خاندان دولت نامدار خلاصہ دودمان خلافت فلک مدار مرجع سلاطین آفاق ملجاء خواقین باستحقاق مطلع انوار ملک و ملکوت منظر آشمارناسوت و لاہوت مالک از مع علوم و حکم واقف اطوار حدوث و قدم محیط بسیط علم و عرفان گوہر دریائے تحقیق و ایقان سفینۃ الاولیائے بحر مواج وجود زورق قلزم کشف و شہود چہرہ کشائے سراپردہ غیب و شہادت رونق افروز معالم ارشاد و ہدایت کثرت آرائے وحدت گزین ادہم خصلت سلیمان تمکین صفائے باطن ہدایت و ابتدا جلائے آمینہ ولایت و اصطفای کاشف رموز ایجاد و تحوین تخت نشین بارگاہ حق و یقین سلالہ قدسی بہادان والا گوہر قسطاس مستقیم ناموس اکبر برآرندہ تاج و دیہیم فرازندہ لوائی خلق کریم انتخاب نسخہ جامع قضا و قدر بسملہ سورہ فتح و ظفر فرمان فرمائے سواد اعظم فطمت و جہانداری ملکوت آرائے اقلیم معدلت و کامکاری ناصب ریاست عدل و انصاف قانع بنیان جور و اعتساف آئینہ آسمان صفات الہی زینت سریر شاہنشاہی گوہر اکلیل جاہ و جلالی شاہ بلند اقبال دریا نوال خورشید جمال میرساند لہ چون از نقش ناصبیہ روزگار ہوید اصمت کہ دعا یائے اجابت قرین حریان اطاعت شربت پیاہ عرش قبول مشکئین ارا یک قدس رسیدہ ہنگام آنست کہ گلشن

خزان دیدہ رونگار را از رشحات میحائے مرحمت بادشاہ سریتضا و قدر فرمان فرمائے
 اقلیم قوی و قدر سرسبزی پدید آید و کہن کاخ جہان بیا من عدل و انصاف عمارت بخش
 دلہائے ویران معموری گردید لاجرم زبان اخلاص بیان را بادائے شکریہ و سپاس کی بی
 کہ کرم بے پایان و لطف و رحمت بیکمال انشانیام جراحات خاطر ستم و زیدگان زمانہ غدار
 را بمرہم معدلت و مرحمت و ارائے جہان و ولیعہد زمان باز بستہ کشودہ بعض مطالب
 جسارت میںما پدید آںجا کہ اثرات صفائے باطن فیض موطن رفعت بخش سریر خلافت
 و ولایت چہرہ کشائی سرایرغیب و شہادت است نیز جہانتاب این معنی کہ ارتباط
 و التجائے مریدان را سخاوت اعتقاد ظاہراً با غیار غدار از روئے اضطرار بودہ بہ اختیار کہ
 در حقیقت و نفس الامر ہموارہ دست توسل و اعتصام بحبل المتین بغایت بی غایت
 در رائے جہان و مرشد جہانیاں استوار داشتہ بر ضمیر آفتاب نظیر زینت بخش تاج و
 سریر پر توانگن است درین صورت اقامت صحیح و دلائل تفصیلات بے اختیاری را تحصیل
 حاصل دانستہ و تکیہ اعتماد بر بندگی و مریدی و فدویت خود نمودہ دایمہ صادق و
 رجاے و اتق امیدوار است کہ در آن مہنگام رافت آغاز مہمنت فرجام و ایام ہجرت
 افزائے مسرت انجام کہ ما چہ لو اے کشور کشائی خلافت و جہانبا نی از افق اقبال بی
 زوال ابدی الاتصال زیندہ سریر صاحب قرانی طلوع نماید و نوبت نوازان سعادت
 از بی کوس طنطنہ سلطنت و گیتی ستانی شاہنشاہ بلند اقبال را بر بام چرخ مقرر نس بلند
 آوازہ سازند ہمت علیائے و معدلت جہان آرائے خدیو جہانیاں و آیہ رحمت عالمیان
 بر تدارک جوہر ستم و خسارت مریدان را سخاوت و توجہ فرمودہ ولایت کرناٹک کہ بصرف
 کروں لکوک و کروں تصرف درآمدہ بود و قلعہ ملک رام گیر کہ موروثی فیرویان ارثی است
 و نیز و ظلم و جور از دست تصرف بیرون رفتہ بانعام ابدی مریدان مرشد پرست مرحمت شود
 و از آنجا کہ صیحت دم پاشی و لک بخشی پادشاہ تخت ہمت و احسان بمساع جہانیاں

رسیده اگر بخشیدن دولک مقرری مرهم ناسور ستم مرید ثبات قدم و ضمیمه مرید پروری و متمم جهات مرحمت و عنایت گستری شود خود شک نیست که آوازه عدل و مروت و امتنان مرشد و مربی فدویان اخلاص سرشت تا تمام قیامت در محالفت جراید روزگار ثبت خواهد شد و بازائے این ذره پروری شاید در وقت خود از مرید مرشد پرست نیز خدمات شاکسته بتقدیم تواند رسید زبانه جبارت حد فدویان راسخ الاعتقاد نیست تا شقه نوائیه خسر و ثوابت و سیار ذرات مکونات جهان را روشن دارد و ریایات فتح و نصرت پادشاه سریر گیتی ستانی بر مفارق جهانیان سایه انگن و همائے همایون بالی خلافت جاوید را شاخسار نهال اقبال بی زوال زینت سریر صاحب قزاقی نشین باد

(۴) از جانب سلطان عبداللہ قطبشاه به پادشاه هزاره محمد داراشکوه و جهانگیر

داعی دولت خواه بذروه عرض مقدس نواب قدسی القاب جهانبانی میرساند - که نشان سعادت نشان فرخنده عنوان که درین ایام میمنت فرجام محبوب سیادت و نجابت پناه معالی و دستگاه میر محمد طاهر تانزد فدوی ارادت سرشت خنده بود در ساعی که سریر آریان انجمن افلاک از نیر سعادتش نورانی توانند شد پر تو و وصول بر ساحت احوال عقیدت مال مریدان صافی اعتقاد انداخته از ورود آن طغرائے عاطفت و منشور مکرمت سرمفاخرت بادج کیوان سود آداب و تسلیمات بتقدیم میرساند و چون مضمون عنایت مشحونش محتوی بر شرافت عواطف نافعناهی و منظوی بر ظهور جلال عنایات اعلی حضرت خلافت پناهی بود باعث از دیار سوخ بندگی فدوی راسخ الاعتقاد گردیده مبانی عبودیت و ارادت مندی که بنا نهاده تأییدات ازلی و توفیقات لم یزلی است زیاده از آنچه بامداد خاصه زبان شنا گذار بموقف عرض توان در آورده استحکام پذیرفت صاحب و قبله جهانیان سلامت مرقوم قلم عنایت رقم نشیان عطار و کشیم شده

بود که پیش این بنده معترف بعجز و تصور که در حقیقت نمونه بدیه مور بود از عنایت حقارت
 و عدم لیاقت یکچندی منظور الیتادہای در گاہ سلیمانی نہ شد و بعد از چند روز بار یا فہمائے
 در گاہ خلایق پناہ بمقتضائے ذرہ پروری و مرحمت گستری بنده فدوی را بہ سعادت قبول
 تحفہ محقر بن الامثال ممتاز و سرفراز ساختند برائے عالم آرائے قبلہ جہانیاں کہ گنجینہ تحت
 حقان کائنات و مخزن جواہر معارف و زارت کمونات است روشن و ہویہ است
 کہ میدان صافی اعتقاد را تحفہ کہ لیاقت نثار بار گاہ آسمان جاہ خلیفۃ اللہی تواند داشت
 جو ہر گران بہائے اخلاص و بندگیست و دست مکننت و قدرت فدویان بہ تحف و
 ہدایے کہ لائق و قابل پیشکش بندگان در گاہ شاہنشاہی کہ مجموع نفائس عالم در نظر ہمت
 گدوون شکوہش فی الحقیقہ اعتبار برگ کاہی ندارد بودہ باشد نیرسد نہایت چون
 میدان در سر اعتقاد را لازم است کہ بوسیلہ ارسال محقر پیش کشی تحفہ اراد مندی و خلوص
 عقیدت خود را معرض عرض راہ یافتگان در گاہ مرشد و قبلہ حقیقی در آورده انشاء اللہ تعالیٰ
 میامن توجہات علیائے صاحب عالم و عالمیان بتدارک این تقصیر و تخص تحفہ لائقہ
 نہایت سعی و جہد بہ تقدیم خواہد رسانیدہ واقع در کیش اراد مندان درست اعتقاد
 کد ام سعادت و دولت بہتر ازین خواہد بود کہ تحفہ کہ منظور انظار عاطفت و مرحمت
 سایہ الطاف حضرت پروردگار و مقبول بندگان در گاہ خلافت انتصار تواند شد بسا عدت
 بخت بلند و طالع ارجمند یافت شود و بذریعہ این خدمت سعادت اندوز میرد صافی
 اعتقاد مورد عنایات گوناگون خلیفہ حضرت یحییٰ گردیدہ سرافتخار و مہابات با وج
 کیوان رساند قبلہ دین و دنیا سلامت بندہ فدوی بکدام زبان و بیان ادائے شکر
 عنایات موفور و توجہات نامحصور بندگان در گاہ خلایق پناہ را کہ نسبت بہ مرید
 راسخ الاعتقاد درین آوان سعادت نشان بنظور رسیدہ و حکم جہان مطلع عالم مطیع بارقہ
 صدور یافتہ کہ عدالت پناہ مطابق عہد و میثاق عمل نمودہ بتقسیم ثلث و ثلثان مقرر

راضی شود و خلافت قول و پیمان را منتجع خسران خود شناسد به تقدیم تواند رسانید از تعالی
بعون عنایت بیغایت خویش سایه مرحمت حق را که واسطه امن و امان جهان و جهانیان
و رابطه رفاه حال عالم و عالمیان است تا انقراض عالم بر مفارق عالمیان عموماً و بر سر
معتقدان خصوصاً پاینده و مستدام دارد تها بیت از ناصیه اوضاع و اطوار عدالت پناه
پیدا است که طریقه عهد شکنی را از دست نخواهد داد و باقصی الغایه در التهاکے نائره فتنه
و فساد که شیوه جبلی ایشان است خواهد کوشید و چنانچه هر شسته طبعیت ایشان است که
همیشه خلافت واقع نبوده چند معروض درگاه خلافت پناه میدارد و درین ضمن کار خود را از پیش
می برده باز بواسطه دفع الوقت نبوده چند خلافت واقع بدرگاه گیتی پناه معروض خواهد داشت
برین تقدیر شک نیست که کمال مخالفت حکم نافذ علیحضرت ظل الهی که تصور آن در حوصله
جرات روزگار نمی گنجد با ایشان عاید خواهد شد و مبیا من اقبال جهان آرای مرشد و قبله
میدان صافی اعتقاد رجا و اثنی است که ازان فتنه جوئی باز صرفه بزد زباده چه بے ادبی
نماید باقی محتائق حالات از عرضداشت سیادت و نقابت پناه میر محمد طاہر معروض درگاه
جهان پناه خواهد شد بنا بر این تحفه محقری بدرگاه گیتی پناه ارسال داشت امیدوار از
عنایت که مرید پروری صاحب عالم چنانست که آن بدیه محقر را ضمیمه بشیکش مرسول شده
بوسیله مرحمت بندگان صاحب عالم از نظر کیمیا اثر بار یافتگان درگاه عرش پناه
بگذرد و مرید موروثی سعادت قبول پیش کش بین الامثال سرافراز و ممتاز گردد

(۵) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ پادشاہزادہ محمد داراشکوہ

مرید راسخ الاعتقاد کہ اخلاص و ادب بر صیغہ خاطر نگاشته
در ایات سعادت اطاعت و انقیاد و رساحت ضمیر برافراشته بعد از تقدیم شرائط بندگی
و تلمیذ سده سینہ عبودیت کہ شیوہ مریدان ازلی و معتقدان یکجہت همان تواند بود و فرہ

بوقت و در عرض مقدس عالیحضرت مکندر حشمت و ارمانت سلیمان مرتبت جمشید شوکت
 فرزند اختر برج صاحبقرانی زینده گوهر بحر سلطنت و کامرانی قوت بازو و خلافت و
 جهانداری آب گوهر جلالت و بختیاری مرجع سلاطین آفاق ملجأ خواصین بارش و
 استحقاق مطلع انوار ملک و ملکوت منظر آثارنا سوت و لاهوت مالک از مه علوم و حکم
 واقف اطوار حدوث و قدم محیط بسیط علم و عرفان گوهر دریائے تحقیق و ایقان زورق
 قلم کشف و شهود سفینه الاولیای عمان بگیان فیض وجود چهره کشائے سرار غیب و
 شهادت رونق افروز ماثر ارشاد و هدایت کثرت آراء وحدت گزین ادبم خصلت
 سلیمان تمکین ساله قدس نثر اذان و الا گوهر قطاس مستقیم ناموس اکبر برآرنده تلج و مدہیم
 فرزند لوائے خلق کریم انتخاب مجموعه قضا و قدر بسملہ آیات نبیات فتح و ظفر فرمان
 فرمائے سواد اعظم عظمت و جهان بینی ملکوت آراء اقلیم معدلت و کثیر رشتائے ناصب الویہ
 عدل و انصاف قانع بنیان جور و اعتساف امینہ اسما و صفات الہی مولد تجلیات
 نامنتہائی گوهر اکیلیل جاہ و جلال شاہ بلند اقبال دریائے نور شید ہمال ادام اللہ تعالیٰ
 ظلال اقبالہ و ابی میامن عدلہ و اجلالہ میرساند کہ چون بریدہ تحقیق مشاہد و معاین
 اگالان اقلیم خلوص عقیدت است کہ صور حقایق کونات عالم خاصہ خصایص احوال
 ارادت اشتغال مریدان راسخ دم در آئینہ ضمیر مقدس بلعات اشراقات صفوت و صفا
 و بلارق انوار تصفیہ و ضیا ساحت صوامع مقدسان ملک و ملکوت راستی و مستیز
 ساختہ باکمال وجوہ مرتسم و مصور است لاجرم عرض اسباب ویرسیدن عریض را بدرگاہ
 جهان پناہ از مقولہ تحصیل حاصل بدعاے خالی از شوائب دریا کہ وظیفہ دائمی
 مریدان یکجہت است مزید اسباب ارتفاع الویہ عظمت و جهان بینی و از ویاد مواد عروج
 بر معارج دولت و کامرانی آن رفعت بخش سریر غرض نظیر نصفست و اقبال را با القادو
 والاصال از ہمین متعالی سلطری نماید رجا و اثن است کہ آفتاب جهان تاب دولت

باہرہ و ماہ عالم افزو معدلت باہرہ آن آیہ رحمت یزدانی و سایہ لطف و مرحمت سبحانی کہ
 رشحات حیات بخش خلق عظیم و نفحات رفیع پرور عاطفت عیمیش مرہم جراحات ستم دیدگان
 زمانہ غدار و جاندار جور رسیدگان روزگار است ما القراض و ہور و اعوام و انقطاع
 سلسلہ لیالی و لیام بر مفارق جہانیاں تابان و ماہچہ نثار دلوائے جہانبا نیش بر فراز طارم
 اخضر افزو زان باد و اعادی آن دولت ابد قرین روے مرادان در آئینہ تمینات مراکز دنیا
 و بعد از انجا کہ اشتراقیات صفائے باطن قدس موطن بلندی بخش سرسعدت و ولایت
 چہرہ کشائے سراپر غیب و شہادت است نیز جہان تاب این معنی کہ ارتباط و التماس
 مریدان راسخ الاعتقاد با انبیاء و اندیش از روئے اضطرار بودہ نہ اختیار و از بدو یوم التیمز
 الی الآن بظاہر و باطن و صورت و معنی و در واقع و نفس الامر دست توسل و اعتصام بعروۃ
 الوثقائے عنایت و مرحمت و اعانت و حمایت دارائے جہان و مرشد جہانیاں محکم و
 استوار داشتہ بر ساحت قدسیہ ضمیر آفتاب نظیر زینبہ تاج و سریر پر توانگن است
 و الحمد للہ و المنہ ازان باز کہ بمفاتیح تائیدات الہی و مقالید توفیقات لم یزلی ابواب
 اطاعت موروثی و ارادت ازلی کہ سعادت کونین بفراک آن اعتصام دارد بر روئے
 بخت الرحمن مریدان درست اعتقاد باز شدہ و شاہباز عنایت و مرحمت مرشد جہانیاں
 در ہنمائے عالمیان در اوج مرید نوازی پر واز دارد ہمیشہ مشکلات اہمہ و ہجاست مشککہ
 و مقاصد کلیہ ارادت نشان در بار گاہ خلافت ابد مدت بانا علی عقدہ کشائی صاحب
 قبلہ دین و دنیا کشودہ شدہ بوسیلہ انیقہ این توجہات علیا و تلطفات والاہموارہ
 اطقہ ارادت مندان درست اعتقاد بشکر اشفاق و مراحم بیدریغ جائی حوزہ دین و
 ولت و منظر انوار لطف و مرحمت شیرین کام و رطب اللسان است بنا برین مقدمات کہ
 تاج حصول امانی و امال را متعین است تکیہ بروثوق ارادت خود و نظر بر وفور عاطفت
 مرید پوری و مرشد و رہنمائے عالمیان نمودہ و مطلب بعرض مقدس آن مکتا گہر دریائے

خلافت و جلالت میرساند و امیدوار است که بتوجهات مقربان بساط فتوت و احسان
 بدرجۀ علیائے قبول میرسد و بمیان حصول این مدعیات مرید اخلاص سرشت را
 بین الامثال سرفرازی نماید و صیت مروت و مرید پروری و ادائے نصفت و معدلت
 گستری آن افتاب جهان تاب مطلع عدل و انصاف بصورت دادن مطالب ثلاثه چهار رکن
 عالم را فرو گیرد و اولاً ولایت کز ناکم که بصرف کردن کرور و لکوک و تبصرت در آمد بود و حقیقت
 سبب این همه خرابی و خسارت و فتنه و فساد و التهاب نوا بر شورش و انقلاب که
 شاره ان عالمی را سوخت و هنوز شرارت پیشگان سعی در نو قد و برافروختن آن دارند
 و ثانیاً قلعه ام گیر که ملک موروثی مرید ارثی است و به زور ظلم و جور از دست تصرف بیرون
 رفته با نعام ابدی مرید مشربست محبت شود ثالثاً پیشکش حال داخل باقیات سنوات
 بست لک هون که یک کرور روپیه باشد مقرر و معین شد و مجموع بست لک هون
 مقرر بالتمام و اصل خزانه عامه شد از این جمله شش لک و هشت و دو هزار و چهار صد
 و بیست و هفت روپیه و چهل و چهار هزار و چهار صد و هشتاد و پنج هون و نیم را که
 سی لک روپیه باشد مستوفیان عظام در مجری دادن غریمی آورند حکم جهان مطاع
 بحر اادن آنها بطریق قرار داد از موقف معدلت و بارگاه عدالت که از صد مد و در باش
 عدل و راستی هرگز ناحق را در آن راه بنوده صادر شود و بحصول این مقاصد حسابی تا یوم
 یقوم الحساب رقوم اقدان و آیات احسان مرشد و مریدان اخلاص سرشت
 در صحائف جبرائید روزگار ثبت گردد و زیاده جبارت حد فدیوان نیست تا ما بچه لوائے
 جهانکشی خسر و ثوابت و سیار فتوات مکنونات عالم را منور دار و آیات فتح آیات
 مرشد و خدیو جهان بر مفارق جهانیان سایه افکن و شما به از اوج دولت و کامرانی را
 شاخسار قبال بنده افسر تارک مبارک جهانبا فی نشین باد

۶۱) جواب نشان از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ پادشاہ ہزارہ محمد داراشکوہ

مرید با اخلاص کہ اعتراف بہ تقصیر بے اختیاری کہ نہایت نادر و وار و زبان
ارادت اعتقاد بموقف عرض بندگان درگاہ جہان پناہ اعلیٰ حضرت جہا نانی کشورستانی سلیمان
مکافی مطلع انوار ملک و ملکوت مظہر آفتاب سوس و لاهوت مالک از مہ علوم و حکم
واقف اطوار حدوث و قدم محیط بسیط علم و عرفان گوہر دریائے تحقیق و ایقان سفینۂ
الاولیائے بحر مواج وجود زورق قلزم کشف و شہود و چہرہ کشائے سرایر غیب و شہادت
رونق افزائے ماثرار شاد و ہدایت کثرت آرائے وحدت گزین ادہم خصلت سلیمان تمکین
صفائے باطن ہدایت و امتداد اجلائے آئینہ ولایت و صفا کاشت رموز ایجاب و تکوین
تحت نشین بارگاہ حق و یقین خلاصہ قدسی نژادان والا گوہر قسطاس مستقیم ناموس اکبر پرازندہ
ساج و دیہیم فرازندہ لوائے خلق و کریم قبلاً آگاہ دلائل حق شناس کعبہ خدا پرستان عدل
اساس فرمان فرمائے سواد اعظم عظمت و کامکاری ملکوت آرائے اعلیم حمت و جہان داری
انتخاب نسخہ جامعہ قضا و قدر بسملہ سورہ فتح و ظہر مطرح انظار خداوند مطلق قوت بازوئے
جہان کشائی خلیفہ برحق ہمینی دو صد ریاض خلافت بے زوال بہینی شجر حدیقہ باہ و جلالت
میرساند کہ نشان ^{۱۲۱} عالیشان فرخندہ عنوان کہ در باب طلب والدہ ماجدہ سیادت پناہ نقابت
و ستگاہ عمدۃ النجباء نیچہ الاولیاء و سید ^{۱۲۲} پیدائش شرف صدور یافتہ بود باستقبال آن آید
دولت و اقبال سر بلند شد و موافق حکم معالی سامان و سر انجام ضروریات راہ تمدنہ العالمت
نمودہ روانہ درگاہ عرض اشتباہ خواہد ساخت و همچنین باستقبال سعادوت مال نشان ہدایت
نشان والا نشان کہ مصحوب یوسف مصر عزت خواجہ محمد یوسف ^{۱۲۳} بابرکات خاصہ مذاخرات
مرید راسخ الاعتقاد و در افراز منہ و رود یافتہ بود سر فراز و ممتاز گشتہ آداب و تسلیمات
بہ تقدیم رسانیدہ و اول ^{۱۲۴} پس سراپائے فاخرہ سرتاپائے عقیدت را بر زور افتخار و طہریات

زینت داد و در عنایت بے منتہا کہ در مطاوی آن نقوش روحانی و رقوم سعادت و دو جہانی
 شرف اندراج یافتہ بود آویزہ گوش مفاخرت مرید صادق الارادہ گردید چون عرض کردن
 اسباب تقصیرات ظاہری و در باوی النظر عند رسیست از حلیہ لیاقت قبول معرا و شکر عنایت
 بینایت در حقیقت امر رسیست از شاہ شریعہ شرح و بیان مبرا انشاء اللہ تعالیٰ متعاقب
 عرضداشت مرید مرشد پرست برو جہی کہ بزبان اداوت ادائے تہنیت و مبارک باوی کہ
 صدائے کوس شادمانی بسامع جہانیاں رساند بہ تقدیم تواند رسانید و محتوی باشد
 برو جہ تقصیرات بے اختیاری بدرگاہ جہان پناہ خواہد رسید مرشد جہانیاں سلامت از
 احجام کار فرمایان جہان ابتدائی ارشاد مرشد حقیقی بر مریدان راہ مقصود بستاند امیدوار
 چنانست کہ در دفع فساد ی کہ بتحریک فتنہ جویان اطراف صورت و وقوع یافتہ و حقیقت
 آن بقرا واقع بعرض اقدس رسیدہ نظر ہدایت و ارشاد از مریدان را سخ الا اعتقاد کہ
 در جمیع اوقات خاصہ در ایام سنوح حوادث دست توسل بعروۃ الوثقلے عنایت و
 اعانت مرشد میرور استوار دارند در رخ ز فرمایند زیادہ جسارت نہ نمود امیدوار است
 کہ تا دیدہ روزگار با غار نیر جہان افروز روشن باشد دولت شاہی بہ بلندی اقبال بہین
 ثمرہ شجرہ ریاض خلافت بے زوال تازان باد تحریر شہر شوال ۱۰۸۰ ہجری

(۶) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ پادشاہزادہ محمد دارا شکوہ

داعی دولت خواہ بعض عرض نواب قدسی القاب جہانبا فی میرساند کہ نقل فرمان
 قضا جریان کہ میامن توجہات صاحب و قبلہ جہانیاں از موقت خلافت کبریٰ بنام ناظران
 مہمات دکن در باب املادو کہ یک این مرید اخلاص سرشت شرف صدور یافتہ رسیدہ باعث
 سر بلندی و مہمات این فدوی را سخ العقیدہ گشت و بین الامثال سر مفاخرت باوج
 کبریاں سود حضرت ایزد تعالیٰ ظلال مرحمت بے منتہا و سایہ عنایت لایحسی قبلہ دین و دنیا

مکتوبات سلطین قطب شاہی

را بر مغارق جہانیاں عموماً و بر سر فدویان ارادت مند خصوصاً تا انقضای عالم پائیندہ و مخلد داراؤ
کہ زبان بیان ارادت کیشان از ادائے شکر و محبت روز افزون و عنایات گوناگون قبلہ
جہانیاں قاصر است چون برائے عالم آرائے و ضمیر بیضانیای مقرران آستان فلک روشن
و ہدیہ است کہ این مرید درست اعتقاد را در ہمہ حال تکیہ بر قصر گردون اساس محبت و حمایت
قبلہ دین و دنیا است و بغیر از ان در گاہ عالم پناہ کہ مجائے ارادت مندان راسخ الاعتقاد
است پناہی ندارد و بمساعدت طالع ارجمند و ہدایت ازل پیوند از آن باز کہ دست توسل
و امید بعروۃ الوثائق عنایت و حمایت قبلہ جہانیاں استوار کردہ غبار اختلافی بر آئینہ
اخلاص و عبودیت مرید ارادت گزین نشستہ و بعنایت الہی و تائید نامتہائی مرا سم بندگی
و آئین فدویت روز بہ روز در تضاغف است ازین جہت تکیہ بر مریدی و ارادت منشی
خود نمودہ مدعیان را بے غائلہ حجاب توسط حجاب بارگاہ فلک در گاہ بعرض مقدس
میرساند

(۸) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بادشاہ ہزادہ محمد داراشکوہ

قبلہ جہانیاں سلامت قبل ازین معروض باریافتہائے درگاہ آسمان جاہ داشتہ بود
کہ چون زمیندار تنجائے و و چہچہ باین فدوی ملتجی شدہ اند امیدوار است کہ حکم جہانمطاع
شرف صدور یابد کہ ولایت اینہا بخصۃ شلث و ثلثان کہ در عہد نامہ قید است مقرر شود و
چون تعیین حاصل است کہ عدالت پناہ بقضائے شیوہ جلی خود اطاعت حکم جہان آراہ نمودہ
خلافت واقع معروض خواہد داشت کہ ولایت این دوزمیندار از تقسیم شلث و ثلثان زیاد است
التماس چنان است کہ با فرمان جہانمطاع ایمنی نیز از بارگاہ خلافت پناہ بواسطہ تحقیق این
مقدمہ تعیین شود ہم اجرائے فرمان ہمالیون فایدہ ہم حقیقت حالات طرفین را بخاطر آوردہ
بقرر واقع معروض دارد کہ نقد عقیدت کہ ام یک تیغش و توسن ارادت کہ امین سرکش است

۲۹
 بالفعل مصطفیٰ خان باشاه زنده هفده هزار سوار و بیست و بی هزار پیاده در حدود چپچی بف اصله
 سه چهار کره و بی برابر میر حاجه و فوج این فدوی در مقام ستیزه و آذیر است نهایت چون قوت
 مقاومت و رخود نمی بیند مدد و کمک طلبیده عنقریب هفت هشت هزار سوار و دیگر سیر کردگی
 اخلاص خان با و ملحق خواهند شد چون فدوی را دست توسل بجمل المیتین عنایت و حمایت
 قبله جهانیان محکم است به میر حمله نوشته ام که با مصطفیٰ خان طریقه مدارا مسلوک
 داشته منتظر رسیدن فرمان قضا توامان و نشان سعادت نشان باشد التماس از زره پردری
 قبله معتقدان چنان است که پیش از آنکه جنگ در پیوند و فرمان جهان مطاع و نشان
 سعادت عنوان با اینی برسد تا عدالت پناه را مجال فتنه انگیزی نماند زیاده جبارت نه نموده
 (۹) جواب نشان سلطان عبدالله قطب شاه به پادشاه هنراوه هندوستان محمد داراشکوه

عرض داشت معتقد در پیش اخلاص ارادت اختصاص بعد از تشبیه مبانی عبودیت که
 بمصارفیت زمان و انقلاب دوران صرصر اختلال بقواعد موصوفه الاساس آن راه نیابد
 بموقع عرض مقدس عالیحضرت سکندر مرتبت سلیمان مکانی بانی مبانی دولت و عظمت و شوکت
 و کشورستانی مراد بخش ارادت کیشان صافی اعتقاد و رونق افروز سریر هدایت و ارشاد زیب
 اورنگ جهانبا نی مرکز دایره حق بینی و حقیقت دانی محیط بسیط لطیف و احسان مالک از مه
 بروا متنان گران مایه گوهر دریائی خلافت و کامکاری بهیمنی ثمره ریاض سلطنت و بختیاری
 خلاصه قدسی نثر ابدان والا گوهر قسطا کس مستقیم ناموس اکبر نامب رایات دین حق مطرح
 انظار عواطف خداوند مطلق انتخاب نسخه جامع قضا و قدر بسله سوره فتح و ظفر مرهم خاطر
 عقیدت کیشان فریدون حشمت دارا نشان فروغ ناصیه جهاندار ی غریبه شهر یاری
 مواو تائیدات آسمانی چراغ عالم افروز و دمان صاحبقرانی ادام الله تعالی لظلال دولته
 و سلطنته و معدله الی یوم القیام میرساند که نشان سعادت عنوان که بدستخط خاص موشع شد

در اوامی شهر محرم الحرام مصحوب جلوه داران سرکار دولت مدار زیب صدور یافته بود در زمانی که لوائی جهان کشائی سلطان سعادت سایه میمنت و فرخی بر مفارق جهانیان گسترده دولت وصول ارزانی داشت و اعلام مفاخرت و مباحات ارادت کیشان درست اعتقاد بذروه افلاک برافراشت آداب تسلیمات بتقدیر رسانیده از انجا که صور حقائق انفسی و آفاقی در آئینه حق نمائی ضمیر اقدس انعکاس پذیر است زبان خامه گوهر فشان که ترجمان اسرار غیبی آنست اسباب دیر رسیدن عرائض را بدرگاه جهان پناه که انسداد طرق و انقلاب روزگار علاوه آن شده ایمای فرموده است اگر چه باقتضای موانع صوری در ارسال عرائض تعویقی روداده اما تشکر الحمد والمسته که به بدرقه تائیدات ازلی چابک خرامان ارادت و اخلاص در مسلک باطن که شاه راه حقیقی است و از آفت انسداد و اختلال مصئون است سرگرم تردد اند و بیدیه حق بین آثار عنایت روز افزون آن مهر سپهر سلطنت و جهان بینی مشهور و محسوس شده مواد ارادت و یک رنگی و اسباب خلوص عقیدت و یکجبهتی یوما فیوما در تزیید است و بالغد و ولاصال از همین متعال اسباب ارتفاع الویه جاه و جلال آن نور حدیقه خلافت و اقبال را که رفاه حال جهانیان و انتظام امانی و امال عالمیان را تضمین است مسئلت مینماید بر طبق مثل لازم الاتمال جلوه داران سرکار فلک مقدار به اهتمام مستحفظان طرق و حدود این اخلاص کیش بمقصد رسیده مراجعت بدرگاه جهان پناه نمودند تا بیک تنند خرام خورشید و ماه در جاده امن افلاک سپارند شعثه انوار اقبال دولت و جهان بینی آن شهسوار عرصه سلطنت و کشورستانی بر مفارق جهانیان تابنده باد

جواب نشان از جانب سلطان عبداللہ قطب‌شاه به بادشاہ ہندوستان محمد دراز شکوہ
(۱۰)

مرید راسخ الارادہ بعد از تقدیم آداب عبودیت و عقیدت بموقف عرض

بندگان درگاه جهان پناه عالیحضرت جهانبانی کشورستانی سلیمان مکانی مطلع انوار ملک و ملکوت
 واقف آثار ناسوت و لاهوت مراد بخش مریدان راسخ الاعتقاد رونق افروز جهان هدایت
 و ارشاد زیب اورنگ جهانبانی مرکز وارثه حق بینی و حقیقت دانی محیط بسیط لطف
 و احسان مالک از همه بروا تنان گرانمایه گوهر دریائی خلافت و کامکاری بهین ثمره ریاض
 سلطنت و بختیاری خلاصه قدسی نژادان والا گوهر قسطاس مستقیم ناموس اکسب قبله آگاهی
 دلان حق شناس کعبه خدا ترسان عدل اساس انتخاب نسخه جامع قضا و قدر بسمله سوره
 فتح و ظفر مرهم خاطر عقیدت کیشان سکندر خصلت داران نشان مطرح انتظار عواطف خداوند
 مطلق قوت بازو جهان کشائی خلیفه برحق برارنده تاج و دیهیم فرازنده لوائی خلق کریم
 فروغ ناصیه جهاندار غره جبهه شهبازی پادشاهزاده عالیقدر والا گهر نور با صوره
 سلاطین هفت کشور مواد تائیدات آسمانی چراغ دودمان صاحبقرانی میرساند که دو قطعه
 نشان فرخنده عنوان که هر یک نشانه عاطفت و مرحمت بیکران تواند شد مصحوب رفعت
 و معالی پناه عزت و عوالی دستگاه محمد صالح بیک عز اصداریافته بود در ساعی که از سعادت
 مخلو زمانی که بهیمیت و فرخی مشحون بود با نفائس تبرکات خاصه که افتخار مریدان درست
 اعتقاد راستا جان کارخانه عاطفت و مرید نوازی با تمام رسانیده بودند فیض ورودارزانی
 داشته سرفاخرت و مهابات محقق راسخ الاراده بوصول آن آیات بنیات مرحمت بیکران
 باوج آسمان رسیده آداب تسلیمات بتقدیر رسانیده از غایت لطف و مرحمت که در ذات
 مقدس مراد بخش جهانیان مجبول و مقطور است شمه از عواطف و مراحم بے پایان و نبذی
 از مراتب مرید نوازی که نسبت به مریدان صافی اعتقاد بمنشئه ظهور رسیده بودند بدرگاه خلافت
 پناه آنها فرموده بودند بزبان قلم مرحمت رقم نشیان عالیشان جاری شده بود بارش این
 عواطف بیدریغ که نظر بوثوق اخلاص و عقیدت خود کرده همیشه از بندگان آن درگاه
 آسمانجاہ متوقع و مامول است مراسم شکر و سیاسی مریدانه بتقدیر رسانید حضرت عزت

جلت الآوه سایه مرحمت و ظلال عاطفت آن بهین دوحه ریاض خلافت راسا انقراض و هبوط
 و اعوام بر سر مریدان حقیقی پائیده دارد که شمول عنایت بیدرغیش بر دور و نزدیک یکسان
 است و آفتاب عاطفت بے پایانش در همه حال بر احوال مریدان از انجا
 که همگی همست علیائے صاحب عالم و عالمیان همواره با صلاح حال مریدان و حصول امانی
 و آمال متقدمان مصروف است مرقوم کلک عنایت سلک شده بود که اگر با مستصواب
 و استدعائے این مرید راسخ الاخلاص حقیقت ساخت بدرگاه خلافت پناه فرشته باشد
 اثر زودتر و بهتر خواهد بود بخشید برائے جهان آرا که آئینه صور حقائق انفسی و آفاقی
 است صورت این معنی بزیاتر و جوی صورت و چهره ناست که هرگاه عرض مطالب از سواب
 اعراض مبرا باشد دل نشین تر است و پیرایه قبول و اجابت زود می تواند یافت خاصه هنگامی
 که زمانه از هجوم عرضگویان خالی نباشد بنا برین درین مدت با وجود حدوث سوانحی که زبان
 را تاب برداشت آن نباشد بلا حظه آنکه مبادا عنایات جلی و مرحمت فطری آن مرشد حقیقی
 با غراض محمول شود و حقیقت حالات و کیفیت ساخت را بخدمت سراسر سعادت صاحب
 عالم عرضداشت نکرد و در وقوع حوادث خود را باین عطیه تسلی ساخته که بذریعہ انیقہ
 مناسبات صوری و معنوی حقیقت احوال مریدان صافی نیست بے توسط زبان قلم نامحرم
 بر آئینه ضمیر حق نمائے صاحب عالم و عالمیان انطباع پذیر است مرشد و مربی جهان نیان
 سلامت بر عالمیان روشن و هویدا و بر ضمیر مقدس قبله دین و دنیا لایح و چهره کساء است
 که از آن باز که آباء و اجداد این فدوی به هدایت از لی دست توسل و اعتصام بجل المتین
 عنایت و مرحمت و دو دمان سعادت بنیان اعلیٰ حضرت خلافت پناهی استوار داشته الی الآن
 که میراث بندگی و اطاعت این مرید درست اعتقاد رسیده بغیر از شیوہ انقیاد و عبودیت
 و فرمانبرداری امر دیگر را مجال عبور در خاطر بندگان ارادت سرشت نبوده و خدمات و بندگی
 و جانفشانی که والد بنده فدوی در راه اطاعت و اخلاص و عقیدت علی حضرت خلافت پناهی

تقدیر میرسانیده و مر اسم جانپاری و فدویت که ازین مرید صافی اعتقاد نسبت به بندگان
 درگاه جهان پناه خلیفه الهی تقدیر میرسیده و میرسد بر عالمیان ظاهر است و جو داین مراتب
 چیزی رو میدید که از چه رودستی حوادث از دامن احوال پر طلال مریدان یک رنگ کوتاه
 نمی شود و بصیرت ارادت و بندگی معتقدان صافی طوئیت بقرار واقع بر مراتب منیر مقدس
 خلیفه الهی که بغیر از خورشید طلعتان صدق و راستی را دران مجال خطور نیست جلوه ظهور
 نمی دهد و با واثق است که میامن تو جهات ظاهری و باطنی مراد بخش عامه مریدان حقیقی و
 بندگی و عبودیت این مرید که بغیر از بندگان درگاه خلافت پناه معین و حامی ندارد در خاطر
 اقدس ظلال رحمت الهی چهره نماگر دوزیاده چه نگاشته رود

(۱۱) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ محمد وارا شکوہ و لہ عہد شاہ جہان

بجز عرض نواب قدسی القاب جهان بینی کشور ستانی میرساند که عنایت بنده پرور
 و مرحمت سعادت گستر که درین ایام نجستہ انجام از بندگان درگاه خلافت و عتبہ بوسان
 بارگاه معدلت بوسیله عنایت و حمایت صاحب عالم و عالمیان در بارہ این مرید درست
 اعتقاد بارگہ ظهور یافته التماس فساد اساس عدالت پناه در باب کیفیت تحصیل باقی
 پیشکش نموده بود بدربار قبول نرسیده و ملائکہ الصد حسب الحکم جهان آرا آنرا تب جلیله را کہ
 از جلائل اسباب سرفرازی بنده فدوی است باخصائص عنایات و تو جهات صاحب و
 قبلہ جهانیان کہ نسبت باین ارادت مند شرف ظهور یافته مفصل نوشته بود باعث زیادتى
 امید این بنده امیدوار کہ در جمیع اطوار التماس و استکابہ رنگا ہی دارد کہ غبار ساحت قدس
 مما حش تو تیاے دیدہ حق و راستی است گردید الحمد للہ کہ برہنہ نے سعادت ازلی
 دست تسل این مرید اخلاص کیش بذیل مرحمت و تربیت مربی و مرشدی استوار است
 کہ بمینت آثار مرحمتش مکائد و مخادع ارباب مزاد و اسحاب فساد را بحال تاثیر نیست

این مرید معتقد را آن قوت ناطقه کجاست که ادائے شکر هزار یک از توجّهات و بنده نوازی که از بندگان بارگاه معدلت و اجلال در باره فدویان با وجود کمال تقصیرات و تبذیر نارسیدن خدمات شائسته شرف ظهور یافته و می یابد تواند کرد بے شائبه زمانه سازی که اکثر غرضدان زمان را از آن گریزی نیست این همه عنایت و مرحمت را که از عتبه بوسان درگاه خلافت نسبت به کمترین بندگان فدوی سمت ظهور و صورت و قوع می یابد از اثر توجّه و حمایت صاحب عالم و عالمیان که در جمیع مواد شامل حال و کافال امالی این معتقد است میداند و چون در ضمیر مقدس صاحبزاده جهانیاں صورت این معنی که عدالت پناه از آن باز که بنده را در داعیه مخالفت با خود متفق نتوانست ساخت کم عداوت این معتقد درست اعتقاد را بر میان بسته هر وقت بدست آویز مکیدنی اسباب فتنه و فساد می آورده انطباع پذیرفته امیدوار است که بے شیوه عنایت گستری و طریقه انیقّه بنده پروری همیشه منظور نظر عاطفت و حمایت صاحب قبله جهانیاں بوده از صدمه دور باش توجّهات عالم آرا سخنان مکیدت بیان عدالت پناه در درگاه عرض اشتباه بار نیابد للّٰه الحمد والمثنه که حقیقت وصول باقی پیشکش مقرری هم که آزاد دست آویز فتنه انگیزی خود ساخته بوجب فرد جدا گانه که ملا عبد الصمد از نظر انور متصدیان سرکار فیض آثار خواهد گذرانید معروض رائے عالم آرائے صاحب و قبله جهانیاں خواهد شد چنانچه پیوسته تحقائے صدق و کذب اقوال عدالت پناه در درگاه عرش جاه بروشن ترین وجهی ظاهر شده قبله دین و دنیا سلامت از آنجا که ناگزیر مرتبه بندگی و اخلاص است که هر چند وقت فدویان وسیله ارسال حقیر پیشکشی جوهر عقیدت و اراوت خود را بمعرض عرض در آمده غرض تحفه محقری بخد مت باریافته رائے درگاه صاحب عالم و عالمیان ارسال داشته امیدوار است که بقول آن بنده فدوی را مر بلند سازند. ط

والا مرتبت متعالی منزلت کیونان رفعت خورشید افاضت آسمان حشمت ستاره حشم
 سکندر سریر فریدون علم مہر سپہر عظمت و اقبال بدر بلند قدر سائے سلطنت و اجلال
 فرمان روائے دولت اِنَّا مَكْنَنَّا فرمان پذیر طاعت اِعْدَلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی
 مصدر فتوحات سرمدی منظر الطاف انیزدی ثمرہ شجرہ سلطنت عظمیٰ نقادہ دودمان خلافت
 کبریٰ زینت بخش اورنگ سلطنت و شہریاری زیب افزائے سریر معدلت و کامکاری
 گردون وقار عالمیان مدار غرہ جہت عظمت و کشورستانی چراغ خاندان عظیم الشان گوگانی
 زور بازوئے بختیاری فروغ پیشانی جہانماری فرید و نجاہ جمشید دستگاہ پادشاہزادہ
 عالمقدار والا گہر نور دیدہ سلاطین ہفت کشور اجرى احکام نصفہ و معدلت علی اصحائف
 الشہور والا عوام و ادام ایام اقبالہ و اجلالہ تراوت الیالی والا یام از درگاہ مواہب
 العطیات جل شانہ و عظم سلطانہ مثلت نمودہ بمسامع جاہ و جلال میرساند کہ نشان
 عالیشان مرحمت عنوان مکرمت بنیان محتوی بر عنایات و توجہات خاص الخاص
 و تشکّل بر پریش و تغفیر فریدی باختصاص کہ مصحوب عزت و رفعت پناہ محمدت
 و کمالات دستگاہ احمد بیگ نامزد فرمودہ بودند در ساعتی مشخون بسعادت گوناگون
 و حصول فیض شمول فرمودہ باعث مزید اعتبار و افتخار و وسیلہ امیدواری و سر فرازی
 گردید و عین مراتب عالیہ ہدایت و ارشاد کہ از نیابت رافت و اشفاق و کمال عطوفت
 و حکام انلاق و بنا بر رعایت حقوق بندگی قدیمی کہ بر ذمہ ہمت والا ہمت سلاطین
 معدلت آئین لازم است سیما خانوادہ قدیم الارادہ مرحوم مغفوری کہ اباعن جد
 و سالی و سبب آنکہ دودمان عظیم الشان خلافت توانا مان بودہ اندانچہ در مادہ انجام کوز
 خاطر شہنشاہ عالم کہ توجہ الشفقہ علی خلق اللہ است فرمودہ در باب آنکہ مرید
 خودی کی از خدمت ان خود را در انجا بفریستند بعضی مقدمات دیگر کہ بتقریر عزت
 و دستگاہ مشارالہ حوالہ رفتہ بود از سعادت اطلاع بران مراتب جلیلہ خصوصاً بر اعمنی

شکرت که مرید موروثی اطاعت خصال را بشرف محرمیت و ارجاع بچنین خدمت سرفراز
فرموده بودند و ثوق و امیدواری تمام بمرحم عالیہ و مکارم متعالیہ بهم رسانیده سیادت و
نجابت پناه معتمد صلاح اندیش مزاجدان میر میران که حسن ظن بفهمیدگی اصلاح اندیش
او حاصل بود روانه انصوب گردانیده تاکید و مبالغه نموده که انشاء الله تعالیٰ فرزندان
عدالت پناه مرحوم را بشرايط مواعظ و نصح و لوازم هدايت و ارشاد مطلع و آگاه گردانیده
زود مراجعت کند اگر چنانچه بدلاست توفیق و رہنمونی بخت بقا و ثبات دولت و خیریت
حال و مال خود را منظور داشته متوسل بذات مقدس صفات ملکی طکات آن قبله و کعبه
مرادات گردیده بشراہ بندگی و نیکو خدمتی درآیند زہے مساعدت طالع و معاضرت
بخت و الا نیتجه آن خواهند یافت مجملًا فدوی اطاعت کیش خود انچه در ہر باب حکم عالی
شرف نفاذ و یا بد مطیع و منقاد است چون باقی احوال انشاء الله تعالیٰ بعد ازین مفصل
عرضداشت نموده خواهد شد زیاده حد خود ندید امید کہ کو اکب مو اکب سلطنت و عظمت
کامگاری و یو اقیست مراتب معدلت و نصفت و نجاتیاری تا بنده و پائندہ مخلد و مستدام
باد بہ تحہ و آلہ و اصحابہ خیر الاصحاب و الاء اولاد بالنون والصاد۔ ۵

جواب ان از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ پادشاہزادہ محمد اوزنگ زیب

مرید موروثی در گاہ جهان پناہ کہ آیات بنیات اخلاص و ارادت
بر صحیفہ خاطر عقیدت ما برنگاشته در آیات بنیات انقیاد و اطاعت در میدان ضمیر
اعتقاد پذیر برافراشته بعد از تسویہ صفوف دعائی کہ بدرقہ صفائی طویت و خلوص
نیت ملازم تسخیر و دارالملک اجابت شدہ الویہ بشارت در ساحت صوامع متکینین
ارائک قدس برافراز و بزبان صراغت و ابتهال بموقف عرض مقدس قوہ باصرہ
دولت جاوید طراز غرہ ناصیہ سلطنت ابدان باز تازہ نہالی جوئبار بہت ۱۰۰ احلال

نوبادہ ریاض نصفت و اقبال قوت النظر خلافت و جہان بینی مسترت الصدہ غفلت و کشورستانی
نور حدقہ معدلت و شہر یاری نور حدیقہ سلطنت و کامکاری گرامی گوہر دریائے لطف و احسان
درخشندہ اختر آسمان برو امتنان جوان نخت خورشید سریر جہان ارائے روشن ضمیر شاہزادہ
والا قدر عالی گہر خلاصہ قدسی نثر اداں ہفت کشور صاحب زادہ عالم و عالمیان ادام اللہ
تعالیٰ میامن ایام سلطنتہ و معدلتہ و نصفتہ الی یوم الآن کہ آستان نصرت و فیروزیش
آمادہ و ابواب فتح و بہر روزی بروئے عزم جہان کشای کشادہ باد میرساند کہ
حرز بازوئے دولت و اقبال و کتابہ پیشطاق سعادت و افضال یعنی مثل خورشید
مثالی و توفیق لازم الاتثال کہ بدستخط خاص عنایت اختصاص موشح شدہ و بمودائے
انی عبد اللہ اتانی الکتاب از عرش مرحمت بے پایان شرف نزول یافتہ بود
در سماعتی کہ طنطنہ کوس سلطان سعادت جہان را فرو گرفتہ بود دولت و درود ارزانی
داشتہ در گردن جان و دل حائل کردم چون آثار عنایت بیغایت از مطالع آن
آیات رحمت یزدانی طالع و انوار مرحمت بے نہایت از مقاطع آن با صدق الہامات
زمانی لایع بود سر مفاخرت مرید راسخ الایمان تقدیر آسمان سود و از رواج روح پرور
غنائی تہائے گوناگون کہ در مطاوی آن گلہ ستہ ریاض عاطفت شرف اندراج یافتہ
بود گلشن بصد ارادت نشان صافی طویت بتازگی نظارت یافت از غایت لطف و
رحمت نامحسور کہ ذات مقدس بان محبول و مفطور است بشئم از سدا بیر صائبہ و نتیجہ
افکار ثنائیہ کہ از ان بیغایت جوان و بتدبیر پریا یہ تہویر یافتہ در باب قید محمد سعید کہ
بہ بس اند محبوس باد ایمانی فرمودہ بودند چون ادائے شکریا این عطیہ کہ از عطیات
مجددہ الہی است از حیظہ قدرت کام و زبان بشری بیرون است لاجرم عنان
کلام بصوب دعا دوام جاہ و جلال و استنداعائے حصول اسباب فتح و نصرت آن
بہین شرف حدیقہ دولت و اقبال معطوف و اشتہار نسب مینماید رجا و اثن است کہ

چنانچہ بر زبان قلم اعجاز مستم که مواد الهامات غیبی و ترجان فتوحات لاریبی است
جاری شده قادر ذوالجلال این لطیفه را بمقتضائے رائے صائب در آئین جهانداري
بر تمامی اسباب کشور ستانی مقدم بود مقدمه فتوحات و طلیعه تائیدات ساخته ظفر
و فیروزی قرین روزگار فرخنده آثار اولیائے دولت ابد طراز گرد بدمنه العیم و لطفه
الحسیم حامی و مرشد مریدان راسخ المعتقد سلامت از انجا که خاطر مقدس باستحصال
مطالب معتقدان فدوی متوجه است مرید مرشد پرست را بجمع داشتن خاطر ارشاد
فرموده بودند از ان باز که همین همایون بال سعادت و حمایت آن مهر سپهر غمت و اجلال
بر تارک مفاخرت مریدان اخلاص سرشت سایه گسترده از جمیع جهات خاطر ارادت
قرین مطمئن است "چه غم دیوار امت را که دارد چون تو پشتیبان" لیکن از خبر وحشت
اثر نهضت ریات جاه و جلال بصوب نزد اچندان تفرقه و توزع بخاطر ارادتمندان
بهجوم آورده که تسلی و اطمینان را در ان محال خطور نموده امیدوارانه همین عنایات متعال
و کریم ذوالجلال چنان است که هر جانب که رو آری چو تقدیر کاتب را شود نصرت
عنان گیر بر ضمیر منیر که چون آئینه سکندر و جام جهان ناست مانند آفتاب روشن است
که تا این حدود از غبار مرکب آن روشنی بخش دیده سعادت و اقبال زیب و زینت
داشت هر گونه مقصدی که ارادت کیشان را رو نمیداد همان لمحہ توسط آن واسطه العقد
سلسله لطف و مرحمت بعرض اقدس مرشد مری جهانیان صاحب عالم عالمیان میرسد
از انجا که تابش نور خورشید بر دور و نزدیک یکسان است امیدوار است که بهر
مسافت حجاب مقاصد مریدان نشود بصارت و بر لایست عالم

بهستور سایه حمایت و عنایت از مفاخری معتقدان باز دارند چون از غایت اشفاق
دوره پروری حکم بار سال و جود مجراد ادنی صادر شده یادداشت آنچه که بدفعات اصل
خزانہ عامه شده و تا حال متصدیان سرکار فلک اقتدار مجرا داده اند پیش سیادت

ونقابت پناه عمدۃ الامام میر نصیح الدین محمد فرستاده شد کہ بنظر انور بگذارند باقی حقائق را
سیادت پناه مومی الیہ بعرض مقدس خواہد رسانید زیادہ جسارت صدمیدان مرشد پرست
نیست تا پرتو شفق لوائے خورشید جهان منور است سایہ چتر دولت بی زوال آن رونق
بخش اقلیم سلطنت و اقبال بر مفارق میدان تابندہ و پایندہ بادہ

(۱۵) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ یاد شاہزادہ اورنگ زیب

داعی دولتخواہ کہ آیات بنیات عبودیت و انقیاد بموداعے اتی عبد اللہ
اتانی الکتاب کتابہ پیشطاق بخت بلند و سورہ اخلاص دار نصرت حزر بازوے طالع
ار جند دوست بعد از زینت وزیب اورنگ سلطان دعائے کہ غبار موکب اجلالش
سرمد دیدہ نقابت تواند بود و طاعت نشان عالم قدس باستقبال آن اکتساب سعادت
توانند نمود بعرض اقدس نواب قدسی القاب جہانباہی کشورستانی کہ لفظ طلیعہ
مقدمہ البیش مقدم ہمایونش صدائے کوس بشارت و شادمانی بگوش جہانیاں رساندہ
میرساند کہ دارندہ جہان و حیات بخش جہانیاں کہ باز آوردن عمر دورہ بقدرت خاصہ او
باز بستہ میدان کہ از آن بار کہ شعبہ باز ایام ابواب محرومی بروئے روزگار فدویان
باز کردہ و شہباز بخت از آشیان دکہن پرواز نمودہ و ہمائے ہمایون بال عنایت قبلہ
جہانیاں سایہ مرحمت از سر نو شتگان آفتاب حوادث باز گرفتہ بعد ازین از رو پیرامون
خاطر فدویان میگذشت کہ چمن برائے بہارستان قضا و قدر یکبار دیگر از چغہ سارفصل
و عنایت خویش آب رفته را بجوئے بخت دکہن باز آرد و از خاک آستان قبلہ داستان
چہرہ امید محرومان را آبروی بخشد حمد الہ ثم حمد الہ کہ دعائے بے ریائی ارادت مندان
را سخ العقیدہ معزاجات اقران یافت و پرتو آفتاب جہان تاب عافیت قبلہ جہانیاں
برساحت ارادت خیر این دیار تافت و ماہ رایت اقبال کعبہ امل از افق این مملکت

مکتوبات سلاطین قطبشاہی

طالع شدہ کو کب طالع مریدان از مطلع تا بید طلوع نمود و نفس مراد نیاز مند ان در آئینہ امید صورت بست و دست قدرت قضا و قدر ابواب مرحمت بروئے الہی این حوالی کشادہ از انجا کہ از تابش صبح استدلال بطلوع خورشید انور می توان نمود از لمعان انوار عاطفت و ذرہ پروری حضرت خلیفۃ الہی روشن میشود کہ نظر بر فہام حال و استحصال آمال ساکنان این ملک دو یار نمودہ بندگان قدیم را کہ خود کردہ است ظلالی ظلال مرحمت آیہ رحمت الہی اند مجدداً در سایہ معدلت قبلہ جہانیاں آسودہ و مرفہ ساختہ اند چون خدمتی کہ یارائی این عطایائے جلیلہ در معرض ظہور توان آورد بغیر از کردنی ہائے دعا در دست مکننت و قدرت فدویان نیست امیدوار چنانست کہ عرصہ گیتی تا انقراض عالم جو لا نگاہ سمند خوشخرام دولت و اقبال بے زوال پادشاہ دین پناہ کہ دل آگاہش ہمیشہ مہبط انوار مہر ارحم بیکران و خاطر الہام پذیریش ہموارہ متوجہ انتظام امال عالمیان است با ذقبلہ دین و دنیا سلامت چون از روئے حقیقت سعادت معاودت مرتبی جہانیاں بصوب صوبہ دہکن در نظر فدویان فرجی است بعد از شدت لاجرم فضیلت پناہ ملائکہ^{۱۹} راجع اللہ را کہ فیما بین منسوبان این مرید دست اخلاص موفور اعتماد و حسن ظن خدمت گذاری امتیاز دارد با محقر پیش کشی روانہ در گاہ جہانیاں پناہ نمود کہ بزبان ارادت فدویان شرائط تہنیت و مبارکبادی مقدم ہمایون کہ طراز بھجت ہائے گوناگون است بتقدیر میرساند زیادہ چہ بے ادبی نماید تا احد بندگان اجرائے علوی انتظام امور عالم سفلی را کہ بسہر کو اکب و حرکات سیارات راجع میدارند آفتاب جہانگرہ دولت و اقبال آن قبلہ مقیلان از مطلع تا مید و افق تا بید طالع و لامع باد بر ب العبادۃ

(۱۶) جواب از جانب سلطان عبداللہ قطبشاہ بہ پادشاہ ہزادہ محمد اورنگزیب

مرید را سخ الاعتقاد و معتقد ارادت اختصاص بعد از تقدیم لوازم اطاعت
بم اسم انقیاد کہ مسلک مستقیم معتقدان صافی اعتقاد است بموقف عرض مقدس عالی حضرت

سکندر مرتبت فریدون جنت جشید منزلت سلیمان مکانی زیب اورنگ سلطنت و جهان بینی
 ماه عالم افزوز فلک عظمت و کشور ستانی فرمان فرمائے سواد اعظم شوکت و اقبال سریر آرائے
 اقلیم وسیع نصفت و اجلال زمیندہ گوہر دریائے خلافت کبریٰ فرزندہ اختر سلسلے سلطنت
 عظمیٰ دومہ برودمند ریاض دولت و کامکاری محیط بسیط معدلت و بختیاری سلالہ خواقین
 والا گہر قسطنطین مستقیم ناموس اکبر فرزند غ ناصیہ جهاننداری غرہ جہہ شہریاری تر ازندہ تاج و
 نہہیم فرزندہ لوائے خلق کریم انتخاب مجموعہ قضا و قدر سبلہ سورہ فتح و ظفر مہبط تائیدات
 آسمانی چراغ جهان افزوز دودمان صاحب قرانی کہ نصرت و فیروزی ہموارہ ملازم رکاب
 ظفر انتسابش باد میرساند کہ نشان سعادت نشان و مثال خورشید مثال کہ در اواسط
 ربیع الثانی نامزد این اخلاص کیش شدہ بود در ساعتی کہ ربیع روزگار از نسیم سعادتش
 در اہتزاز آید دولت و ورود و سعادت وصول ارزانی داشتہ آداب و تسلیمات بتقدیر میرسانید
 و از رواج عنایت بیخایت کہ از ہتب آن نقوش روحانی کہ حرز بازوئے مہمات تواند بود
 وزیدہ مشام اخلاص و ارادت عطر آگین شد از غایت مرید نوازی زبان خامد گوہر نشان
 باثر سعادت کہ ثمرہ ریاض توہجات آن منظر آثار عاطفت و مرحمت است ایامی فرمودہ
 بودند لہذا الحمد و المنة کہ نہال اخلاص و ارادت درست مریدان را سخ دم و معتقدان
 ثابت قدم بر الی چشمہ سار تائیدات یزدانی چنان بارور شدہ کہ بمقتضائے عنایت
 فطری و رحمت جہلی سفاکش مریدم رشد پرست را یکد گیمی نویسنہ چون ادائے شکر
 مہم بہت عظمیٰ از احاطہ قوت کام و زبان بشری بیرون است بقدم بحر بطی این وادی
 بے پایان نمودن و ناظہ ارادت و اخلاص را بدعائے از ویاد اسباب جہان کشائی و
 مزید مورد ملک آرائی رطب اللہمان ساختن اولے میخاید رجا واثق است کہ شیوہ مرید
 پروری و شمع مرمت گستری ہموارہ مطمح نظر حق بین بودہ دیدہ امید و امال جہانیان از
 شمعہ ماہچہ لوائی جہان کشائی آن منظر عنایات گوناگون روشن و حدیقہ رجائے عالمیان

از نسائیم اقبال بے زوال آن مطلع آفتاب عالم تاب جاہ و جلال عزت افزائے گلشن باد
بر رب العباد بحر مت النون والصاد۔ ط

جواب نشان از جانب حضرت والدہ سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ صبیئہ

(۱۷) شاہ جهان بادشاہ ہندوستان

بعد از تلشیم سہ سینہ کورنش و تسلیم و تقبیل عقبہ علیہ تحن و تعظیم از خصیص مراغت
بلادہ عرض مقدسہ خدمہ حور اسرشت نواب قدسی القاب قمر کاب خورشید نقائی علیا جناب
زہرہ احتجاب عفت قباب پردہ نشین تنق خلانت غلطی خلوت گزین ہوداج سلطنت کبری
بلیقیس سریر عصمت و لطافت مریم سہ اوقات حشمت و پراہمی بانوے پردگیان استار
غنیات سبحانی مظفہ اشعہ انوار عطایائے یزدانی ملکہ جهان و جہانیان معظمہ محذرات حور انشان
مرسدہ عفت و بزرگواری درۃ التاج تارک عظمت و جہان آرائی سلسلہ مکررات جلیاب
دین و دولت اسوہ مستورات حجب سعادت و مکرمات موسسہ قواعد علیا عدل و احسان
مہمدہ مراسم تعالیہ برداقتان زیور جملہ نشینان مقصورات الطاف چلشم پردگیان شرف
عفات زینت رخسارہ طقت بمین ناموس الدنیا و دین میرساند کہ نشان سعادت بنیان
کہ از موقت علیائے مرحمت بے پایان نامزد این معتقد شدہ بود در ساعتی کہ زیور سعادتش
زیب چہرہ پردگیان تنق سماوی تواند بود سعادت دادہ ارزانی داشتہ فرق مہمات
ارادت مندان را باوج افلاک رسانید و باعث سر بلندی دو چہانی گردید چون عرایس
مضامین آن طغرائے سعادت ترمین بحلیہ غنیات گوناگون ارائش یافتہ زہرہ جہنیان
شہستان عنایت علیا از غایت ذر و پروری دوزہ را بخورشیدی نوازش شدہ مودہ بودند
سر مفاخرت و سر بلندی باوج کیوان بودہ آداب و تسلیمات بتقدیر رسانیدہ زہے سعادت
موری کہ بقوت اخلاص و عقیدت منظور عافیت سعادت پشروہ دارائے سلیمان شکوہ گردد

رسوخ فدویت و اعتقاد فرزند ارادت مندر صورت المیعنی که در آئینه حقائق نمائے ضمیر
 مقدس بندگان اعلیٰ حضرت سلیمان مکانی ظلال مرحمت کبریائی سبحانی نقش پذیر نغده ویلی
 است استوار و بر بانی است روشن مانند آفتاب جهان تاب در نصف النهار رجا و اوثق
 است که میامن تو جهات عالیہ نواب خورشید نقاب حقیقت خلوص ارادت فرزند
 عقیدت مند مطابق واقع معروف باریا فتهائے درگاه عرش اشتباه شاهنشاہ سلیمان
 بارگاہ گرد و بر عالمیان ظاہر است کہ وقتیکہ فرزند ارادت پیوند بہ سعادت این قسم نوارشی
 کہ طراز مباحات خواقین روزگار است استعداد نیافتہ بود بر ہنونی اطاعت و انقیاد کہ
 سر بسر دولت روز افزون ارادت کیشان است ہمیشہ بحبل المتین عنایت عالم آرائے
 اعلیٰ حضرت خاقانی سلیمان مکانی توسل جستہ از آفتاب حوادث روزگار بغیر از ظل ظلیل
 سایہ مرحمت پروردگار پناہی نداشت حالاکہ میامن مساعدت بخت بلند و معاضدت طالع
 از جہند خورشید ذرہ پروری از مشرق عنایت عالم افروز شاہنشاہی بر ساحت امال فدویان
 تماندہ تارک افتخار ارادت کیشان بین الامثال باوج آسمان رسیدہ است پیدا است کہ
 وثوق عقیدت و اخلاص فرزند ی درجہ درجہ خواہد بود چون پردگیان سراوقات عنایت علیا
 گوشہ نشینان نہانخانہ اخلاص و اعتقاد را بزبور مرحمت نوازش فرمودہ تبرک یکجہت بازو بند
 مرصع و یک جوڑی پہنچی مرصع سرفراز ساختہ بودند سرفتخار و سر بلندی باوج آسمان شدہ
 ادب سلیمات بتقدیمیر سانیہ تا گوش و گردن پردگیان تمتق افلاک بہیا کل مرصع ماہ و
 خورشید مجلی است زیور عنایات علیائے نواب خورشید نقاب قمر کاب زیب امال عالمیان باؤ

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ علی عادل شاہ بادشاہ بیجا پور
 (۱۸)

تا انوار نواب از گردش روزگار حادث و جہانیان ناپائیدار محل مکارہ و حوادث
 است ہموارہ ذات قدسی صفات عالی حضرت سلیمان منزلت سکندر مرتبت مسریدون

فرج‌شید منظر پادشاه جوان بخت کامگار شهریار کیوان و قارگردون اقتدار زیب‌سمریه
سلطنت و کامگاری رونق بخش تسلیم معدلت و بختیاری المختص به عنایت الله سلطان
علی عادل شاه از آلام و نوائب و مکاره و حوادث و مصائب محروس و مصئون بوده بر سریر
دولت و سلطنت مستقر باشند بعد از اهدائے شریز و دعواتی که بصقیل صدق و صفازنگ
کلفت آلام از آئینه خوار دانندگان اطوار روزگار بمیدار تواند دور مشهود ضمیر بیضا نظیر
میدارد که از عرضداشت افادت پناه افاضت دستگامه حاجی نصیر^{۵۳} حاجی هیرکاره
بوضوح پیوست که ناظم امور خیر و صلاح کافل محام رسد و فلح خیر خواه عموم خلایق مطرح
انظار عنایات حضرت خالق مشمول رحمت و غفران ملک احد^{۵۴} جان مبرور مغفور خان محمد
بے آگاهی و اطلاع آن مطلع انوار سعادت بقتل رسیده از استماع این مقدمه بائمه
چندان الم و محنت و در پیشگاه خاطر حق بین راه یافت که دست تقریر بادیاال شرع و
بیان آن نمی تواند رسید فی الواقع این قسم دو لتخواهی که در مدت حیات بغیر از طریق مرصیه
اخلاص و کیرنگی و طلال نگی سپرده باشد بے گمان سر از نقاب هلاک کشد جائے هزار گونه تافت
و تحسّر است لکن از انجا که هیچ فردی از افراد موجودات از قید مصائب زیسته و دلهائے
همگی مخلوقات از تیغ جفائے زمانه غدا ناپائدار مجرد و خسته است در هنگام حدوث
ین و قانع محنت اندوز و آوان این وقوع سواخ جانسوز بغیر از رضا بقضائے ربانی
تن در دادن بقضایائے آسمانی چاره مقصور نیست و نیز از عرائض حاجب و هر کاره چنان
لاهر شد که آن منظر آثار سعادت و کامگاری چند روز است که بسبب این نازله غم افرا که
حسب تقدیر بیگمان روداده از خور و خواب بازمانده همگی اوقات شریفه را بحزن و اندوه
سوگواری میگذرانند استماع این خبر محنت اثر خود موجب افزونی آلام خاطر محنت قرین
دید هر چند نظر ببنکی ذات و ستودگی صفات خاتم حوم مبرور غوده گنجائش دارد که این
لم با دستگیر خاطر قدر دانان شود اما چون بر ضمیر منیر لاسح و هویدا است که این مراتب هر چند

بے اختیار نیست درین نشاہ نفعی برسیدگان جهان جاویدان میرساند طریقہ دانان باطوار
 جهان بے مدار مقتضی آنست کہ منہاج مستقیم شکیبی واصطبار از دست نداده بخرات و
 مہراتی کہ موجب ترویج روح آن بہرورتواند شد اشتغال فرماید اللہ تعالیٰ آن ہنر
 جو بہار دولت و کامرانی را از تند باد حوادث و آلام روزگار ناپایدار مصنون داشته درین
 واقعہ صبر جمیل و ثواب جزیل کرامت کناد بخت علی و اولادہ الامجاد۔ **اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ**
 از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ ہمیشہ او بریصاحب **زوجہ سلطان محمد عادل شاہ بجا پور**
 (۱۹)

نواب تسمہ رکاب خورشید احتجاب علیا حضرت زہرہ منزلت زہرہ رفعت مریم خصلت
 رابعہ سیرت جلیلۃ الذات کریمۃ الصفات قدسہ السمات زبدہ مخدرات حلہائے حدارت
 و طہارت قدوہ ستورات جملہ عفت و زہادت چراغ شبستان عظمت و اجلال بانوے
 حریم عصمت و اقبال ہمیشہ معظیہ مکرمہ تنفقہ دامت میامن ایام عفت ہا و عظمت ہا و
 اجلال ہا الی یوم القیام باقی عطوفات و اکمل توجہات خاطر اشرف مخصوص بودہ معلوم
 دارند کہ بر کافہ مخصوصان و نزدیکان آن درگاہ والا علی الخصوص بران حذر معلیٰ نیک ظاہر
 نیست کہ توجہات ظاہر و باطنی و اظہار مراسم عاطفت و تربیت عالی حضرت سکندر منزلت
 جنت مکانی فردوس آشیانی برادر بہرور و مغفور انار اللہ برمانہ در سایہ امارت و ایالت پناہ
 وزارت و بسالت دستگاہ خلاصہ خواہین نامدار نقاوہ امراء عالیقدر افضل ارادت
 نشان اخلاص کیش اکمل فدویان عقیدت اندیش خانوالا شان عالی مکان افضل خان
 بچہ مرتبہ و کد ام پایہ و درجہ بود و فدویت و جانفشانی و ارادت مندی و حلال نعلی خان
 والا مکان چہ در زمان حیات برادر مغفور بہرور و چہ درین ہنگام شورش فرجام بچہ شاہ است
 در نیصورت سزاوار حق شناسی و غایان قدردانی کہ در آئین دلاسا و تالیف قلوب سپاہ
 و سردار از اجل ہماست مدعی آنست کہ چنانچہ خان والا قدر رفیع مکان ہموارہ خود کردہ

عاطفت و مرحمت برادر مغضور بوده بود فوراً اعتماد و اعتقاد از سایر امرأ منفرد و مست از بود
 همچنین نوعی مشمول عواطف و مراحم عالیحضرت سلیمان مکانی برادر و اما اگر و آن زیب جملہ
 عفت و عاطفت گردد که بدستور سابق بین الامثال ممتاز و مستثنی بوده بداند که در مراتب
 قدر دانی فرو گذارشی نمی شود و وجه حسن خدمات او مثمر حصول امانی و امان است ۛ

(۲۰) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ غمہ او کہ در ایران بوده

علیاحضرت مریم خصلت رابعہ سیرت جلیلۃ الذات مرضیۃ الصفات قدسیہ اسماء
 زیب جملہ نجابت و لطافت زیور سادات نزاہت و خدات زبدہ مستورات طہمائے
 عفت سلالہ محذرات حریم عصمت خدیجۃ الزمانی بلقیس مکانی دامت میامن برکاتہا و
 عفتہا با تم دعوات زکیات و تفقادات عطوفت آیات اختصاص یافته و خاطر ملکوت ناظر
 اشرف اعلیٰ را متوجہ خیریت احوال و ملتفت حصول امانی و امان خود دانستہ معلوم دارند کہ
 چون نسبت توسل و ارادت مریدان را سخ الاعتقاد بہ دودمان خلافت بنیان اعلیٰحضرت
 سلیمان مرتبت سکندر منزلت بہرام صولت بادشاہ حجاج ملائک سپاہ فلک بارگاہ اعدل
 خواقین روزگار اعظم سلاطین عالی تبار معمار کارخانہ دولت و دین خلاصہ دودمان عالی نشان
 و کرامت بنیان طہرین و طاہرین جہان بینی و کشورستانی صاحبقرانی شاہ عباس الصفوی
 الموسوی الحسینی بہادر خان خلد ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ بر عالمیان ظاہر
 است و معتقدان را از تاب آفتاب حوادث تغیر استطلاع بطلال مرحمت و حمایت نشان
 آن آستان سعادت نشان ملجاء دیگر نیست مرکز خاطر چنانست کہ چون شاہ جهان پادشاہ
 ہند باغوالے میر محمد سعید نگرام و قارہ عہد و یتاق را بر طاق نیان گذاشتہ با ما بر سر پر خاش
 است و با آنکہ در سال گذشتہ چنانچہ مسموع آن زبدہ محذرات شدہ خواہد بود پسہ خود محمد
 اورنگ زیب را با سی ہزار سوار بر سرافراستادہ از نہیب و غارت حیدرآباد فرو گذارشت

نکرده اسباب هم سی چهل هزار سوار دیگر بسر کردگی سلطان اورنگ زیب و میر محمد سعید بعزم تسخیر دکن فرستاده از آنجا که از هیچ جانب ما را امید ادوی و معاونتی نیست اگر خدا نخواسته کار بر ما تنگ شود روی التجا بدرگاه جهان پناه خاقانی سلیمان مکانی خواهیم آورد و باید آن عصمت قباب بعض مقدس رسانده چنانچه در زمان سعادت عنوان شاه جنت مکان علیین آشیان شاه صفی ^{۳۳} آثارش در بهانه نیز شرایط احتیاط بعمل آمده بود و فرمان بتاکید و تودعین بنام کپتان ^{۳۴} و لکنده و انگریز ^{۳۵} صادر گرد و مصحوب متمدنی نزد ما بفرستند که هرگاه روانه آنصوب شویم در جمیع ابواب نوعی لوازم مساعی و ادوات بظهور رسانند که سالمًا غائبه ساحل امن و امان تو انیم رسید البتة البتة درین باب نهایت سعی بجای آرد که از غایت احتیاط لازم وقت افتاده است و دیگر معلوم آن قدوه بممان بوده باشد که در سال گذشته مصحوب محمد صابری ^{۳۶} لازم سرکار پانصد هون جهت قلع کار بر رسم ارمغان برآوردن جنس معهوده شیرازی الاصل فرستاده بودیم از آن باز خبری از او نه رسیده باید در وقت مناسب بعض مقدس رسانده بدستور سابق رقم دوازده هزار قرآن از آن جنس معلوم که در هر موسم می آورده باشند بگذرانند و نیز چون قدری مشرود بطوس خوب فرد اول ضرور است از هر جا توانند بهم رسانده دهند و اگر احتیاج افتد بخدمت باریافتهای درگاه جهان پناه معروض داشته از قسم خوب که اطباء سرکار فلک اقتدار به پسندند طلبیده بفرستند زیاده اطناب نرفت پیوسته از احوال خیر مال اطلاع داده خاطر اشرف را متوجه حصول مقاصد خود دانستند.

تحریراً بتایخ اوائل شهر جمادی الاول ۱۰۶۷ هجری نبوی ۵

(۲۱) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ عمتہ او کہ در ایران بوده

بعد از ابلاغ دعائے کہ در حجر تربیت پردگیان مرادق محبت و اخلاص پرورش یافته بر فراز سریر بلند پایہ اجابت رسیدہ باشد مشہود خاطر محرمان مریم عفت و عصمت آنکہ

چون رابطه اعتقاد و اخلاص و نسبت توسل و اختصاص ارادت کیشان این سلسله بر دو دمان ولایت نشان اعلیٰ حضرت سلیمان مکان داراحشمت سکندر نشان پادشاه جم جابه که از قدیم الایام لے اللان بر عالم و عالمیان روشن و هویدا است متقننی و مستدعی آنست که این خلاص مندرج همواره بوسایل رسل و رسائل و ارسال تحف و هدایا که لائق آن بارگاه والا تواند بود جهر بلند قیمت اعتقاد و ارادت خود را در طبق عرض گذاشته از مشکوٰۃ خواطر قدسیه مقربان آن درگاه عرش پناه اقتباس انوار عنایت و اعانت میکرده باشند لکن چون بنا بر تسلط و اقتدار دشمنان قوی دست که از دور و نزدیک در کمین بهانه جوئی نشسته اند صورت یافتن این معنی بحسب ظاهر و علانیه از حیرت قدرت و امکان ارادتمندان برون است لاجرم بمقتضای مالا یدرک کلمه لایترک کلمه موازی ده هزاره یون اسباب از امتعه و اتمشه و منسوقات این دیار مصحوب غفران مآب شیخ محمد خاتون که فیما بین منسوبان این درگاه بزیاد اعتبار و اعتماد منفرد و ممتاز و از محرمان راز این نیازمند درگاه به نیاز بود نمود که بعد از آنکه توفیق زیارت حرمین با حراز دولت تقبیل عتبه خلافت شرف امتیاز یافته بوسیله گذرانیدن آن اسباب برو جی که احدی اطلاع نیابد حقیقت اخلاص و ارادتمندی معتقدان را با سایر خصوصیات این دیار که زبان قلم محرم اظهار آن مراتب نیست بعضی نزدیکان آن درگاه فلک بارگاه رسامند چون مشارالیه اسباب مرسوله را با اکثر اموال که همراه داشت از راه بندر محلی ^{۱۹} پشن روانه بندر مبارک ^{۲۰} عباسی نموده خود روانه بندر می شد و در آن مکان بجوار رحمت حق پیوست استدعاء از آن مشفق چنانست که اسباب به طوره را که و کلاک شیخ مرحوم ^{۲۱} علیّه امانت نگاه داشته اند از آنها باز یافت نموده در وقت مناسب از نظر انور بندگان اعلیٰ حضرت خاتمانی گذرانیده شرح احوال و احوال این ملک در سوخ عقیدت و وثوق ارادت معتقدان بقرار واقع معروض باریافتگان درگاه عرش اشتباه دارند و معذرت تقصیر است را که به سبب موانع مسطوره سر شده باین

ہیں خواہند خواست زیادہ چہ نوکر نیر خامہ گرد۔ ۵۔

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بنام صبیہ میر نعمت اللہ کہ در ایران بوده (۲۲)

فرمان ہمایون از دیوان غنایت مشحون عطاقت مقرون چنان شرف صدور یافت کہ عصمت آب عفت قباب مریم سیرت رابعہ سریت زبدہ محذرات جلاب ہمارت اسوہ مستورات سرادق خدایت سیدہ جلیدہ صبیہ عقیقہ غفران پناہ میر نعمت اللہ توجہا خسروانہ اختصاص یافتہ و خاطر عطاقت ماثر ذاب ہمایون را کفیل حصول امانی و امان خود شناختہ بداند کہ عرضہ داشت آن عفت قباب را کہ مشتمل بود بر آنکہ بار یافتگان بارگاہ عرش اشتباہ علیحضرت خاقانی صاحب قرانی مریدان صافی طوہیت را در طلب حکمت و خداقت پناہ حکیم محمد تقی و یادگیری از حکمت پڑوہان کہ در سلک حکمائے معتبر بارگاہ سلیمانی شرف السلاک دارند مختار ساختہ انداز نظر انور گذشت و مساعی جمیلہ آن جلیدہ جلد عفت در معرض استحسان درآمد از انجا کہ غنا بہت و مرحمت و شفقت و مرید نوازی مرشد کامل در جمیع اطوار شامل حال مریدان درست اعتقاد است کمالی ظہور دارد کہ در باب ہر یک از حکمائے ارسطو منش کہ در بارگاہ خلافت بذریعہ حدس و خداقت بشرف قرین و منزلت اختصاص یافتہ اند طلب شود حکم نافذ فرستادن او از موقت عواطف جہان آرائے مرشد ولی نعمت جہانیان صادر خواہد شد نہایت چون نزدیکان این درگاہ بسبابہ تجربہ کہ از جلالی اسباب اعتماد است شناسائی نبض حدس و خداقت دیدہ نجبا و خلاصہ حکما عمدہ ارباب فطرت و فطانت قدوہ اصحاب حدس و کیا ست حکیم مرزا ابوالفتح شیرازی کہ یک چند در سلک مزاج دانان محفل ہمایون مسلک بود خدہ اندی باید کہ آن عصمت قباب چنانچہ آداب دانی اورا سز دور وقت مناسب اولاد دعائے صدق سیمائے مزید اخلاص کمیش را بخیر مت فیض موہبت مرشد حقیقی عرض نماید و بعد از ان معرض دارد کہ چون حکمت پناہ

حکیم ابوالقاسم مشارالیه بمقتضای روابط سابق و مواعید صادق مکرمه عرض مبنی بر تصمیم عزیمت خود باین صوب ارسال داشته و خاطر اشرف متوجه آمدن اوست باین جانب و بنابر این و داعی متصدیان سرکار عالی مبلغ چهار صد تومان بجهت خیرج راه حکمت پناه مشارالیه در اینجا تحویل حق نظر ^{مجلس} جوهری نموده اند که در دار السلطنه ^{اصفهان} کسان او مبلغ مذکور را حواله گماشتگان حکمت و صداقت پناه نمایند اگر از موقت عنایت بے غایت مرشد و ولی نعمت جهانیان حکم جہاں مطاع عالم مطیع شرف اصدار یابد که حکمت و صداقت مآب مومی الیه را مجال الخلل و اہمال نداده درین موسم روانہ این صوب نمایند مرستی خواهد بود و خاص کہ خرید باخذ من را بصدد و رآن شرف اختصاص بخشیده اند و شفقتی ممتاز از سایر اشفاق شایه نشاء آفاق کہ بہ جد و جہد آن عاقلہ عقیفہ متواتر و متوالی از مکانی قوت بمظاہر فعل رسیده درین صورت در باب صورت یافتن ایعنی مرغوب زیاده از این مبالغہ فرمودن را تحصیل حاصل دانستہ حصول این مدعا را بہ سعی و اہتمام آن نتیجہ نقبائے کرام حوالہ نمودیم می باید تو جہات اشرف را پیوستہ شامل حال و کافل امانی و امال خود دانستہ عرض ایشان محبوب تر کیفیت احوال خود متواتر بدرگاہ معلیٰ میرسیدہ باشد تحریر فی شہر جمادی الثانی سنہ ۱۰۸۰ ہجری نبوی ۵

(۲۳) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مرزا عبد الصمد

در وقتیکہ بطریق حجابت پیش پادشاہ ہندوستان شاہجہان بفتہ بود

افادت و افاضت پناہ حشمت و اقبال دستگاہ زبده مخلصان حقیقت آگاہ
عمدہ العلماء و الفضلاء مرزا عبد الصمد معلوم نمایند عرضداشتی کہ بعد از ملازمت تمام سعادت
بندگان درگاہ نواب قدسی القاب جہان بینی کشورستانی سکندر فطنت دانش پشروہ سلیمان

حشمت و اراشکوه زیب اورنگ دولت و کامرانی زینت اندوز معدلت صاحبقرانی مراد بخش
طوائف بنی آدم قدر قدرت ملائک حشم و لعل خلائفت جاوید طراز خورشید رائے ذرہ نواز
ہمین صورت آئینہ جمالی مطلق ہمین دودہ ریاض اجلال خلیفہ برحق روانہ نموده بودند رسید
چنانچہ از غنایات لاهصری و توجہات بے منتہائی ان موقوف عاطفت صاحب و قبلہ جهانیان
نسبت باین فدوی بارقہ ظہور یافتہ مفصل نوشتہ بودند و بوضوح انجا میدہ باعث ہزارگونہ
امیدواری و سرفرازی این ارادتمند گردید زبان شناکدار از ادائے شکر و سپاس توجہات
و بندہ پروری صاحب قبلہ جهانیان کہ ہمیشہ در بارہ این عقیدت کیش درست اخلاص
بظہور رسیدہ و میرسد عاجز و قاصر است خاصہ عنایت خاصی کہ در حقیقت بحثل اعتبار
و نسب نامہ افتخار سلسلہ این مرید معتقد خواهد بود و بوسیلہ جمیلہ این نسبت سعادت تربیت
سرفراخت این راسخ الاعتقاد بین الاضلال والاقران باوج آسمان خواهد سود از قریب
بندہ پروری مجدد ابرز بان گوہر نشان صاحب و قبلہ عالم و عالمیان جاری شدہ و آن دولت
حسب الحکم جهان آرام قوم نموده بودند بیان ستایش آن از حیرت قدرت خامہ زبان فدویان
بیرون است ہر چند مویر ضعیف را بہ تحقی کہ لیاقت در گاہ سلیمانی داشتہ باشد دست دل
نمیست و سرانجام سامانی کہ لائق بارگاہ نواب قدسی القاب جهانیان تواند بود اندازہ
یہیج کس نے لکن چون حفظ مراتب نام و ناموس ناگزیر حالت معتقدان در گاہ آسمانجاہ
است بہ تخصیص این مرید درست اعتقاد کہ بوسیلہ جمیلہ این نسبت سعادت بخش اگر
از اقبال مندان جهان تفوق جوید رواست و اگر بدولت این سرفرازی بانانداران
عالم دعوی اختیار نماید بجاست بنابرین ہنگی خاطر اخلاص سرشت ان مرید سرپرست
مصرف آنست کہ تار سیدن ہو کام سعادت فرجانی کہ نظر کردہ یدمہ سراوقات عزت
قابلیت خدمت مجربان خلوت سر رائے خلافت تو اند یافت بقدر مقدور در تہیہ سامان
و ضروریات این ہم لازم الہتمام شرائط جہد و کوشش بتقدیم رسد التماس از برہمان

حزیم عاطفت و پرستاران شہستان مرحمت قبلہ جہانیاں کہ آداب و رسوم بندہ پروری
آئینی است در شان سعادت نشان بندگان ایشان آن است کہ بمقتضائے مضمون
کل امر مہوون باوقا تھا صورت این معنی کہ معنی صورت عنایت و ذرہ پروری صاحب
مری باید دانست بوقت خود در آئینہ حقیقت نمائے خاطر مقدس قبلہ دین و دنیا جلوه
نہور نماید تا ہم سر انجام آن کار سعادت مدار بر وجہ شائستہ با تمام رسد و ہم منظورہ
خدمتگذاران حور امیر شہت قابلیت خدمت پر دگیان دولت سرانے خلافت ہم رساند۔

(۲۴) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبد الصمد ویر الملک

افادت و افاضت پناہ حنمت و اجلال دستگاہ عمدہ اخلاص کیشان حقیقت آگاہ
زبدۃ العلماء قدوة الفضلاء معلوم نمایند عرض داشتی کہ بعد از متوجہ شدن رایت جاہ و
جلال بدولت و اقبال طرف کثیر خیرت مثال و توقف نمودن بندگان در گاہ صاحب و
قبلہ جہانیاں در دار السرور لاہور روانہ نموده بودند رسید و حقیقت پیغام چند کہ عدالت پناہ
بہ تعرض میرزا فتح اللہ حوالہ نموده و مرزائے مشارالہ آن پیغام ہا را بعرض اقدس بار یافتہ
کہ یاس حق اساس رسانیدہ و بندگان در گاہ خلافت پناہ بمقتضائے عدالت و غورری
کہ سر رشته طبع اقدس عقبہ بوسان آستان مقدس است حکم فرمودہ اند کہ ان دولت خواہ
جواب امر اتب را بعرض رساند ہنگی بوضوح انجام میدزہے جرات و جسارت کہ عدالت پناہ
در عرض مراتب خلافت واقع و نابود گوی دارد واقع در درگاہ ہی کہ نقش حق درستی کتابہ
پیش طاق الوان بعدل بنیالیش باشد سچی را کہ خلافت آن بر عالمیان ظاہر و عہد نامہا
بر کذب آن ناطق باشند چون تو ان بعرض رسانید ہمہ حال کہ قول عدالت پناہ
را ہمین دلیل اسعد وانی کہ باوجود شرط و عہدی کہ در باب کندی کوتہ نموده و نقل آن
عہد نامہ را آن دولتخواہ از نظر حق بینی کہ ارکان دولت ابد قرین گذرانیدہ خواہد بود

پیغام نموده که کندیکوت را مابارضا و اطلاع او به تصرف در آورديم کليه اينست که چون
 عدالت پناه تيقن ميدانند که مابوجب قرار داد ثلث و ثلثان ثلث خود را از خواهم
 طلبيد چنانکه او ثلثان خود را از ما نقد گرفته هر چند وقت خلاف واقعي را دست آورفته و
 فساد مي سازد و برائے دفع الوقت مطالعة واقعي ما اين قسم گفتگورا که کذب آن بر عالميان
 ظاهراست بعرض حجاب بارگاه صداقت پناه ميرساند الحمد للہ و المنه که مراعات دعوی ما
 و عدالت پناه بدرگاه حق پناهی حواله شده که صورت کذب و صدق و نفس حق و باطل
 در آئینه ضمير بندگانش ظاهرو هویدا است و تتمه ششکيش مقرر ي که تحصيل آن را عدالت پناه
 عمده اسباب فتنه انگيزي خود ساخته مکرر بعرض اقدس رسانيده بود بجهان الله که بتوجه و
 عنایات صاحب و قبله عالم و عالميان اکثر آن درين اوقات و اصل خزانه عامره شد
 و قلیلی که مانده همدرين زدوي عائد خزانه چيان سرکار فیض آثار خواهد شد و آنکه عدالت پناه
 همیشه زبان شکوه و شکايت ميرجمه ماکشوده اند هرگاه ايشان پاس شان و شوکت خود را
 نگاه نداشته آخر مارا طرف خود دانند ما را درين صورت چه بايد کردن و آنکه ان افاضت پنا
 کار آگاه از گلشن بهار خاطر فیض مظاهر صاحب جهان و جهانيان نسبت باين فدوي
 استشمام را بچه سو و مزاجی نموده اند چه گوئيم که از خار خار اين خبر خيريت اثر بر ما چه گذشته
 و ميگذرد و حاشا که تند باد افسون و وسوسه ارباب عرض ساحت قدس مساحت ضمير اقدس
 قبله جهانيان را غبار آلود تواند ساخت از انجا که فدوي در شاهراه اطاعت و انقياد
 ثبات قدم است راه تنفر خود نمي برد بايد که ان دولت خواه خيراندیش از نزد يکان بارگاه
 فلک شکوه تحقيق اين مراتب را که از چه روی صورت و وقوع يافته بکند و حقيقت را بسرعت
 سرعیه عرضه داشت نمايد تا در اصلاح ان مراتب کوشش بعمل آيد. ٥

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبد الصمد دبیر المملکت

(۲۵۱) افاضت و افادت پناہ عزت و کمالات دستگاہ عمدہ معتمدان عقیدت اندیش زبده دولتحوایان اخلاص کیش قدوة العلماء و الفضلاء مولانا عبد الصمد معلوم نمایند عرضہ داشتی کہ درینو لاروانہ نموده بودند رسید و حقیقت احکام مطاع و اوامر لازم الاتباع کہ نواب مستطاب عمدة الملکی سعد اللہ خان مع سائر القابہ حسب حکم جهان آریان دولت خواہ اظہار فرمودہ بودند و ان دولتحواہ مراتب علیہ را مفصل نوشتہ بودند ہمگی مفہوم و معلوم گردید۔ الحمد للہ و المنة کہ راہ نمایان تائیدات از بی چراغ ہدایت در راہ اعتقاد و بندگی این فدوی افروختہ اند کہ قدر نعمت عنایت و مرحمت مرشد و ولی نعمت خود را کہ از اجل نعمائے و آلائے حضرت پروردگار است بقرار واقع میدانیم انعام فرمودن دولک ہون واجبی نعمائے توجہات و مرحمت و ذرہ پروری مرشد جهانیان ذرہ و بدرجہ قبول ترسیدن التماس عدالت پناہ ازان بحر بیکران قطرہ ایست این فدوی را قدرت و قوت آن کجاست کہ ادائے شکر ہزار یک از عنایات و مراحم خسر و آنہ کہ ہمیشہ از موقف عاطفت بندہ پروری بندگان در گاہ خلایق پناہ مرشد حقیقی نسبت بہ کترین فدویان با وجود کمال تقصیرات و بتقدیم نارسانیدن خدمات شائستہ سمت ظہور و صورت وقوع یافتہ و می یا بد تو اند کرد الحمد للہ کہ حقیقت احوال ہر یک از بندگان مطیع و عاصی و خصوصیات اوضاع ادانی و اقاصی بر مرآت ضمیر بیضا تنویر بندگان خلیفہ برحق صورت انطباع پذیرفتہ از انجا کہ عدالت پناہ بہ افروختن نائرہ فتنہ و فساد و برافرختن رایات خلافت و عناد مقطور و مجہول است بہر چند وقت برائے فتنہ جوئی مقدمات فساد آمیز تر بیت میدہد و الا امثالی ما بندگان فدوی را کہ سعادت دارین خود را بر مناجائی و خوشنودی صاحب و مرشد عالمیان منوط میدانیم و بغیر از عجز بندگی و فخر فرمان برداری دست آویزی ندارم

قدرت و یارای آن کجاست که خلاف حکم نافذ ظلال مرحمت کبریای ایزدی که با احکام
 قضاء و قدر توأم و با او امر و نواهی الهی هدم است در خاطر گذرانیده اسباب خسران
 و نکال دین و دنیا برائے خود فراهم آوریم و در ارسالی پیش کش مقرری که ادائے آن
 در شریعت بندگی و اخلاص از سائر واجبات اہم و واجب است اہمال نسائیم
 آن دو تنخواہ می باید بموجب فرد جدا گانہ بعرض بندگان در گاہ خلایق پناہ رسانند کہ از
 تاریخی کہ نواب ستطاب شائستہ خان^{علیہ السلام} بہ صوبہ دکن تشریف آورده اند تا حال فلان مبلغ
 بدفعات واصل خزانہ عامہ شد و باقی ہم بعنایت الہی و بعون مرحمت ظل اللہی
 تمارسیدان این نوشتہ عاید مقصودیان سرکار فیض آثار خواهد شد و آنکہ عدالت پناہ
 عرضہ داشتند نموده کہ مبلغی از وجہ مصالحہ از ایشان طلب دارم و در ادائے آن تعلل
 نہ نمایند بیا خوب شد کہ مصدر این گفتگو ایشان شدند حقیقت این مقدمہ برین
 نوع است کہ وقتیکہ میان ما و عدالت پناہ عہد و شرط شد کہ ہرچہ از کرناٹک از
 مال و ملک و سائر غنائم و جواہر و نقد و اخیالی و غیرہ ما بہ تصرف عسکرین در آید
 دو ثلث از عدالت پناہ باشد و یک ثلث از مالکی کہ بہ تصرف ما درآمده بود و ثلثان
 خود را بہ نقدی قرار داده پارہ را گرفت چنانچہ حقیقت ان از نقل صلحنامہ کہ فرستادہ
 ایم ظاہر خواهد شد و آنچه از ملک و مال کرناٹک بہ تصرف در آورده نہ از ملک و نہ از
 مال تقسیم نمادہ ہر گاہ او تقسیم ملک و مال کرناٹک را بموجب عہد و شرط بابد ہر ماہ وجہ
 مصالحہ آنچه مانده باشد با و خواهیم داد ملک کہ عدالت پناہ گرفته و بالفعل در تصرف ایشان
 است خود احتیاج ثبوت ندارد و آنچه از جواہر و اخیالی و نقد و سائر اجناس و اموالی
 بہ تصرف او درآمده باشد اثبات آنہا در عہدہ ما کذب و افتراء علی عدالت پناہ را دلیل
 بہتر ازین نیست کہ ملک کہ در کرناٹک بہ تصرف ما درآمده بود ثلثان آن را بقصد مصالحہ
 نمود اگر مالی کہ نقد و جنس و جواہر بدست لشکری آمد حصہ خود را بطریق اولی جواز است

گرفت باری الحمد للہ کہ مراعہ ما وعدالت پناہ بدرگاہی حوالہ شدہ کہ ضمیر مقدس بندگانش
 آئینہ صورت حق و باطل است طرفہ حالی است کہ بانکہ عدالت پناہ مورد چندین عنایت
 و مرحمت کہ ہرگز بیچک از امثال و اقران اورا میسر نشده شدہ و مارشک بنی بریم و ابوالحال
 مارشک میسر دواز غایت حسد عرض کردن مراتب خلاف واقع را ہمیشہ شعار خود ساختہ
 اگر او بدیدہ انصاف نظر بمراتب عنایات و توجہات کہ از بندگان در گاہ گیتی پناہ نسبت با
 واقع شدہ می انداخت و قدر آن نعمت عظمی کہ با وجود آنکہ ہنر لک ہون کہ ہر سال نقد
 میداد و روجہ انعام او مقرر شدہ پانزدہ لک ہون دیگر از ملک تہیہ نظام با و مرحمت فرمودہ
 اندومی شناخت بس ازین گفتگوئے حسد آمیز خواہست بست و انچہ او بصیغہ پیش کش
 بدرگاہ گیتی پناہ فرستادہ حاصل یک فصل ملک بے نظام و انچہ نقد میدادہ نمی شود و آنکہ
 از موقف مرحمت بے پایان حکم و لازم الاتباع شرف صدور یافتہ کہ تبارک تقصیرات گذشتہ
 جو اہر بلند قیمت و چہار زنجیر فیل کہ ہر یک بہ یک لک ارزش داشتہ باشد و روجہ پیشکش
 روانہ در گاہ جہاں پناہ باید نمود باعث حیرت و اضطراب و سرسنگی این فدوی شد کہ
 در پیشگاہ خاطر اقدس عقبہ بوسان آستانی کہ کعبہ امال رستان است صورت امینی چون
 راہ یافتہ باشد کہ خدایان و بے سعادتیاں این ارادت کیش بدرجہ رسیدہ کہ با وجود قدرت
 و دست رسی و اوسال تحف لایق کہ پسند خاطر بندگان در گاہ عرش پناہ تواند بود اہتمام
 می دارد فی الواقع ہر گاہ عنایت و مرحمت و بندہ پروری مرشد در مالہ فدوی بر تہ باشد کہ
 انچہ از تحف و ابخاس بصیغہ پیش کش بدرگاہ خلافت پناہ فرستادہ میشود بمقتضائے
 مراسم خسروانہ و روجہ پیشکش مقرری مجرانی شود چہ احتمال دارد کہ خیالی محال نگاہ داشتن
 انچہ دست کمنت و قدری بندہ پروری بان رسد در خاطر ارادت سرشت عبور تواند کرد
 بخاک پاک پائے مبارک بندگان خلیفہ الہی کہ تو تباہ دیدہ اخلاص بین میدان ہر پرست
 است قسم کہ ارزش یک لک روپیہ یا نصف آن یا ثلث آن داشتہ باشد در سرکار

اینجانب وجود ندارد بر بندگان درگاه جهان پناه ظاهر است که درین ملک فی الحال
فیل خوب بهم نمیرسد و فیل که از زیر بادات تجارت می آرند از آن قبیل نیست که ارزش
یک لک روپیه داشته باشد نهایت چون وظیفه صدق و بندگی و درست ارادت آنست
که در تقدیم خدمات لایق بر امثال و اقران فایق آید خلاصه اوقات در تفحص و تحس تحت
و هدایائی که منظور نظر کمیّا اثر بندگان درگاه جهان پناه تواند شد صرف می نماید امیدوار
است که بعد بخت بلند جواهر بلند قیمتی که بوسید پیش کشی آن قدر قیمت بندگی در افزایش
تواند بود بهم رسانیده روانه درگاه گیتی پناه نماید بالفعل بمقتضای فرمان برداری فیل و غیره
روانه نمود از نظر کمیّا اثر بگذرانند شاید بدرجه قبول درگاه والا رسد - ۵

(۲۶) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبد الصمد

مرزا عبد الصمد معہ سائر القابہ بدانند کہ عرضہ داشتی کہ در نیولا روانہ نموده بودند و پدر
مضمون عرضہ داشت عدالت پناہ کہ بدرگاہ صاحب عالم و عالمیان ارسال کردہ و ادعا
نمودہ کہ اینجانب ہر سال بطریق مقرری بایشان چیزی میدادہ و آن دو لتخواہ این مراتب
را حسب الامر بندگان صاحب زادہ جہانیاں مفصل معروض داشتہ بود بوضوح پیوست
حیرت رو میدہد کہ عدالت پناہ دران درگاہ حق پناہ کہ ساحت قدس معاضت از آلائش
غبار خلافت منزہ است چون جرئت بغرض این قسم دعاوی و تہمت ہائی کہ در هیچ وقت
از اوقات صورت و وقوع نہ داشتہ می نماید اولاً ثانی لوح محفوظ کہ بعین اعتبار حفظہ
عرش مجید منظور و ملحوظ است بر صدق و کذب این مدعا گواہی است عادل و بنیہ ایست
کمال چہ در آن دستور العمل حق بین و مقتدائی بحکم نافذ ظلال مرحمت حضرت سبحانی مرقوم
و مسطور است کہ اگر عدالت پناہ نسبت باین فدوی خواہد بخوی از انجا زیادتی نماید تادیب
و تنبیہ او بر ذمہ شخنے عدالت خلیفہ زمان و نگاہبان جہانیاں لازم بود و چون ہرگاہ عدالت پناہ

بمقتضائے عادت خود کہ بعناد و افساد منظور است بساط منازعہ و مناقشہ فروچیدہ
در قطع و فصل آن حکم جهان آرائی فرمان فرمائی جهان حکم بودہ اگر در عرض مدت چندین سالہ
ازین مقولہ سخنی مذکور می شد شک نیست کہ حقیقت آن بعرض اقدس عقبہ بوسان
آستان قبلہ راستان و بار یا فہمائے درگاہ صاحب زادہ جهان و جہانیان خواہست رسید
و با کیفیت قرار و مدار و منشاء تقبیل آن در یکی از عہد نامہ اما کہ در نیمدت مرۃ بعد اخری
در باب فیما بین اینجانب و عدالت پناہ صورت تحریر یافتہ و نقل ہمہ آہنادر نزد آن دولخواہ
است مذکور خواہد بود و قطع نظر از این مراتب کہ ہر یک از انہا بر لئے کذب قول عدالت پناہ
حجتی است قاطع مریدی کہ رقوم اطاعت و بندگی فرمان فرمائی جهان نقش ناصیہ بخت
بلند است بہ نسبتی کدام رتبہ از مراتب اعتبارات من و ذلت قبول و مشکش مقررری عدالت
پناہ نتیجہ نقیض مطلوب است اگر گاہی ایشان ہدیہ برائے اینجانب فرستادہ اینجانب
بہج بہ تحفہ یاد بود ایشان کرد کلیہ این است کہ چون عدالت پناہ در سوابق ایام میدانست
کہ بدون موافقت و مراقت اینجانب تاب مقاومت رایل کہ بغایت قوی بودند از او
بقرار ثلث و ثلثان مارا در امتناع ملک کرنا ملک و استیصال رایل و زمینداران با خود شریک
و متفق ساخت حالاکہ رایل و اکثر زمینداران کرنا ملک بعون عنایت الہی و بمیان تو جہات
عالم آرائی حضرت الہی متصل شدہ و در عرض ثلثان خود از اینجانب نقد گرفتہ میخواستند باین
ہتہا متمسک شدہ حصہ ثلث مارا نہ بد و ازین غافل است کہ کار فرما با ان جہان تقدیر
مرا فہ و محاکمہ ما و ایشان را بدرگاہ شاہنشاہی حوالہ نمودہ اند کہ در ریاض عدل و انصاف
ہنال خلافت با و در نیست در خاطر مقدس بندگانش حقیقت و میل را بہیچ نہ گذرے
ہنادہ و نگار دہ ۵

(۲۷) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبد الصمد

افاضت و افادت پناہ عزت و کمالات دستگاہ زبدہ مخلصان حقیقت آگاہ
 عمدة الفضلاء و العلماء معلوم نمایند کہ چون از اطوار پیدا است کہ بخدمت شاہزادہ عالم
 و عالمیان سلطان معظم عریضہ نوشتن و ہنگامہ ارتباط را گرم داشتن مرضی خاطر انور صاحبزادہ
 جهان و جہانیان سلطان جیونیست از اینہمتہ بخدمت شاہزادہ عالمیان عریضہ نوشتہ
 عرض مدعا را دریافت و آداب دانی آن افادت پناہ حقیقت آگاہ حوالہ فرمودیم بقسمیکہ
 حقیقت حالات و اظہار اخلاص و ارادت و بچہتی مارا بنوعی کہ دل نشین شاہزادہ عالی گہر
 شود و از بسچ مرمو ہم مفسدہ نباشد بعرض ایشان خواهند رسانید و حقایق حالات و
 اخبارات انخدود را بقرار واقع تحقیق نمودہ عرضہ داشت خواهند کرد و زود رسیدن اخبارات
 واقعی آنصوب را لازم وقت خواهند شمرد۔ ۵

(۲۸) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ مولانا عبد الصمد دبیر الملک

افادت و افاضت پناہ حشمت و اجلال دستگاہ محامد و معالی اکتناہ زبدہ مخلصان
 دولت خواہ نقادہ ارادت نشان حقیقت آگاہ عمدة العلماء و الفضلاء مولانا عبد الصمد
 معلوم نمایند کہ صفا بخش ریاض دولت و اجلال صاحبزادہ فلک قدر بلند اقبال از روی
 لطفت و مرحمتی کہ حروف ساعاش فہرست اوراق روزگار را سہر جلد دوم روضۃ الصفا
 طلب فرمودہ اند حسب الامر و الاقدار کتاب مسطور نزد ان اقبال پناہ فرستادہ شدی باید
 کہ در وقت مناسب از نظر انور نسخہ جامعہ عظمت و اقبال منتخب مجموعہ شوکت و اجلال
 صاحبزادہ جہانیان برسانند شاید بامر از نظر انور آن نظریافتہ تائیدات تا متنہای
 منظور عاطفت الہی بسعادت افتخار و مباهات مستعد شویم۔ ۵

(۲۹) از جانب سلطان عبداللہ قطب‌شاه بہ میر فصیح الدین

کہ بعنوان حجابت پیش‌شاه جہاں بادشاہ بود

فرمان ہمایون شرف صدور یافت انکہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و معالی دستگاہ عمدہ معتمدان دولتخواہ السید الامجد امیر فصیح الدین محمد توجہات خاطر اشرف مستظهر و مستوثق بودہ بدانکہ نشان فرخندہ عنوان و تبرک سعادت نشان کہ از درگاہ فلک بارگاہ نواب قدسی القاب جہانباہی کشورستانی مصحوب رفعت و عوالی پناہ ابوشجاع نامزد این فدوی شدہ بود در ساعت سعادت افروز پر تو وصول بر تارک مفارقت عقیدتندان انداخت آداب تسلیمات بتقدیر رسانید و فور عنایت عالم آرا کہ از فحوائے سعادت افزای آن طغرایی دولت جاوید مستفاد بود موجب از دیار سوخ عقیدت و ارادت گردید مبانی اعتقاد کہ بنا نہادہ دست تائید از لی است بیشتر از بیشتر ارتصاص و استحکام پذیریت و فرمایش کہ و کلامے سرکار عالی متعالی بموجب تفصیل جداگانہ فرمودہ بودند سرانجام آن را باعث سرفرازی دانستہ بعالمان ^{اعلیٰ} بندر حکم شد کہ شرائط وقت و اہتمام بتقدیر رسانیدہ اسباب را بروجی کہ مرغوب و پسندیدہ خاطر قدسی مناظر بندگان صاحب عالم و عالمیان تواند شد مستعد نمایند سیادت پناہ چون بر ہمنوی قاید توفیقات لم یزلی این اخلاصمند را بغیر از درگاہ جہان پناہ صاحب عالم و عالمیان طبعائی و پناہی نیست از این رو عقیدت و ارادت خود را نسبت بسایر بندگان زیادہ میدانیم درین صورت اگر توجہ جہان آرائی قبلہ عالم و عالمیان چنانچہ در جمیع مراتب ذرہ پروری شامل حال معتقدان است در رجوع این قسم خدمات نیز کفیل احوال فدویان شدہ بے وساطت غیر ی باقدام خدمت ہرگونہ فرمایشی کہ پسندیدہ خاطر مقدس باشد سر بلند سازند ہر آئینہ باعث و زیادتی امید و افتخار

ین فدوی خواهد شد چه بندگان که از درگاه آسمان جاه باین خدمات مامور می شوند نمی شود که طلب چند پیش نهاد خاطر خود نسازند و آخر بنا خوشی برسانند و پر خاش جوئی را عمده مطالب بدانند. ۵

۱۳۰ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر فصیح الدین

سیادت پناہ بعد از روانہ شدن شما مشرودہ مقدم سعادت توام ز بنورہ گوہر دریائے خلافت کہ عرصہ جهان را از نیت بخشیدہ اند سا معہ افروز معتقدان شدہ میخواستم در آنوقت وسیلہ ارسال پیش کشی شرائط تہنیت و مبارک باد بتقد میرسانیم چون سیادت پناہ بر ابوالقاسم بسرعت روانہ درگاہ والا شد و حصول این مقصد شریف در آن ہنگام دست بہم داد متعاقب ہدیہ تہنیت مقدم در صدف سعادت و کامگاری را بزودی رسیدہ دانند یادہ چہ ارقام رود ۵

۱۳۱ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر فصیح الدین

معلوم ان سیادت و نقابت پناہ عزت و نجابت دستگاہ محمد و معالی اکستناہ غادہ مخلصان بلا اشتباہ خلاصہ حقیقت نشان قدیمی قدودہ دولتیخواہان صمیمی عمدۃ الاما جد الاعیان بودہ باشد کہ عرضہ داشتی کہ درینو لا روانہ درگاہ معلی نمودہ بودند از نظر انور گذشتہ تکلمات بانقل فرمان قضا جریان کہ بنام ناظمان ہما ت صوبہ دکن در باب امداد و کمک ان فدوی اخلاص سررشت از موقف خلافت عظمی شرف صدور یافتہ و حقیقات عنایت بجایت کہ از جانب بندگان قدسی مکان صاحب عالم و عالمیان نسبت باین فدوی بارقہ ہور یافتہ مفصل بوضوح پیوست باعث ازدیاد عقیدت مندی این راسخ الاخلاص ردید باد شاہ علی الاطلاق ظلال مراحم بے فتنائی و توجہات علیائے صاحب جہان و

جهانیان را تا انقضای عالم بر مفارق مریدان معتقد مخلد دارد که زبان بیان فدیویان در ادائے شکر و سپاس عنایت گوناگون و مرحمت از حد افزون قبله جهانیان قاصر است چون بر رائے عالم آرای صاحب عالم و عالمیان روشن باد که این مرید درست اخلاص را در همه حال تکیه بر قصه رشید عنایت و مرحمت صاحب دین و دنیا است و بغیر از آن درگاه آسمان بخانه که مامن اخلاص کی نشان است ملجا و پناهی ندارد و از آن باز که مساعادت بخت برهنه منافی هدایت ازل پیوند دست تو سل بعروۃ الوثقائے حمایت و عنایت قبله جهانیان استوار کرده بر عالمیان ظاهر است که غبار اختلافی بر چهره اخلاص و بندگی فدیویان نشسته و آئین ارادت مندی و رسوم اخلاص منشی روز بروز در تزیید و تضاعف است بنا بر این نظر بر اخلاص و عقیدت خود نموده مدعیان رابے شائبه حجابی بوساطت حجاب بارگاه جهان پناه بعرض مقدس میرسانند می باید که آن سیادت پناه مطالب را برو جی که مرقوم خامه اہتمام شده معروض درگاه آسمان بخانه دارند بر آن زبده دولت خواهان پسندیده خدمت معلوم است که اصل مطلب آنست که فرمان قضا جریان و نشان سعادت عنوان شرف صدور غرور و دیاد که ولایت دروہ جنبی و دروہ تنجی و رکه به پناه مادر آمده اند بخصه ثلث و ثلثان که در عہد نامه قید شده مقرر شود و چون شک نیست که عدالت پناه چنانچه شیوہ جتلی اوست اطاعت حکم جہاں مطاع نہ نموده خلاف واقع معروض خواهد داشت که ولایت این دوزمیندار زیادہ از تقسیم ثلث و ثلثان است باید کہ بعرض مقدس رسانیدہ با فرمان جہاں مطاع دواثین تعین شوند یکی برائے عدالت پناه و دیگری جہت این جانب با فرمانی بنام میر محمد طاهر شرف صدریاد کہ ہم اجرائے حکم والا قدر نمایند و ہم بحقیقت این مقدمہ رسیدہ کیفیت مناقشہ را با سایر خصوصیات حالات طرفین بخاطر آورده بقرار واقع بعرض مقرران آستان قبلہ داستان رسانند تا حقیقت ظاہر شود کہ نقد عقیدت کدام تمام عیار و خالص ارادت کہ قبول درگاه مرحمت را سزاوار است و مکرر درین باب بیان سیادت پناه علم شدہ

که باید که فرمان قضا جریان و نشان سعادت نشان یا امینی از درگاه جهان پناه تعین شود
تا اجرائی حکم جهان مطلع نماید و بالفعل مصطفی خان با شانزده هفده هزار سوار و بیست
سی هزار پیاده بمفاصله سه چهار کرواهی در حدود جنجی برابر میر حمله بستینزو آویند درآمده و چون
قوت مقاومت در خود نمی بیند مدد طلبیده عدالت پناه اخلاص خان را با هشت و نهم هزار
سوار به مدد فرستاده عنقریب بمصطفی خان ملحق خواهد شد چون دست توسل ما بحبل المیتین
عنایت و حمایت صاحب عالم و عالمیان محکم است به میر حمله فرموده ایم که بمصطفی خان
طریقه مواسار سلوک داشته منتظر رسیدن فرمان جهان مطاع و نشان فرخنده عنوان باشد
باید که آن سیادت پناه نوعی سعی نماید که فرمان قضا جریان و نشان والا قدر بایمن زود برسد
که همگی تلاش و سعی ایشان مصروفست که این دوزمیندار را از تصرف ما بیرون برند و ما مکرر
این مراتب را به میر محمد طاهر گفته ایم و او بدرگاه آسمان بجا معروض داشته معلوم نیست که
سبب دیر رسیدن فرمان هایون و نشان سعادت عنوان چه چیز است ۵

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بنام حاجی نصیر احاجب پیش عادل شاه بود (۳۲)

فرمان جهان مطاع آفتاب شعاع واجب الاتباع از دیوان هایون سلطنت مشحون
چنان شرف نفاذ و عزرا صداریافت که فضیلت و افادت پناه حقیقت و افاضت دستگاه
عزت و محمدی اکتنان طایف مطاف فضل و کمال زایر حریم عز و افضال زبده فضلاد
علما حاجی الحرمین الشریفین المتقین حاجی نصیر بصوف توجهات شامانه عز اختصاص و شرف
امتیاز یافته بداند عرضه داشتی که درین دلا بدرگاه معلی ارسال داشته بودند که نقادہ خوانین
بلند مکان رفیع القدر عظیم الشان خان محمد از روئے یکا نگلی گله لمی فرمودند که فرامنی که درین
ایام بنام ما صادر شده تغییری نسبت باز منہ دارد در محل طغرا واقع شده می باید آن مستند
حقیقت آگاه جواب این مقدمه را به میزان دریافت خود بخجده چنان خاطر نشان خان

مکتوبات سلاطین قطب شاهی

الاشان نمایند که هرگاه مراتب اخلاص منشی و دولتمخواهی خان عالی مکان یونما فیوما در تزیید مدارج توجہات و عاطفت مانسبت بایشان آناً فاناً در تصانعت باشد اراده تغیر سلوک تبدیل اطوار سابق را کجا مجال عبور در ضمیر اقدس تواند بود همانا این منظره از اینجا ناشی شده شد که چون گاه بی در بعضی از فرامین مطلب بسیار اندراج می یابد از محلی طغرا که همیشه در برابر سطر هم کشیده می شود تا سطر اول کمتر بنظر درمی آید و هرگاه مطلب کمتر مندرج شود برعکس و حقیقت منی بعد از موازنه فرامین سابق و حال ظاهر خواهد شد که در همگی فرامین سابق و حال طغرا در مقابل سطر نهم نوشته شده و نیز از روی احتیاط معروض داشته بود که آنچه از وقایع شنیده می شود را از اعرضه داشت نماید ملاحظه دارد که مبادا ثانی الحال خلافت آن ظاهر گردد و اگر به محسوس نیدن وقایع را معروض نداریم آنست که مطلب ضروری العرض بدون شود و هر دو صورت جب خجالت و انفعال است باید که آن معتد بعد از آنکه بقدر شرائط تفحص بجا آورده شد آنچه بشنود عرضه داشت کند اگر ثانی الحال خلافت آن ظاهر شود چون لوازم خدمت خود را با آورد باعث خجالت او نخواهد شد - ۵

۳۲ از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا

فرمان جہاں مطاع خورشید شعاع از دیوان ہمایون سلطنت مشخون چنان شرف صدور عز و ودیافت کہ فضیلت و افادت پناہ عزت و افاضت و ستگاہ زیب کار شناسان یقینت آگاہ عمدۃ الفضلاء و العلماء بوده باشد حاج حرمی فطنت و ذکا حاجی نصیرا بوفور جہات خاطر انور اشرف اختصاص یافتہ بدانند کہ چند روز قبل از این فرمانی محتوی بر شرح نیست حرکت نامہ پنجار سدی جوہر کند نول بنام آن عمدہ دولتمخواہان شرف اصدار یافتہ بود کہ یہ حقیقت این مقدمہ ناخوش فتنہ آمیز را کہ آشکار عداوت و نفاق از آن ہوید است بحرف من علی حضرت سلیمان منزلت برادر عالی گہر برساند تا حالی اثری از این مطلب ظاہر نشد

زیرا که شیطننت و فساد او روز بروز در تزايد است و اصلاً ازین امر ناشایست دست باز
 نمی دارد و از وخامت و ندامت این کار اندیشه نمی کند چنانچه چند روز قبل ازین فرمان
 معلی مشتل بر نصیحت او که شاید بر رکاکت این حرکت پله برده از این فساد انگیزی باز آید
 بنام او صادر شده بود و قطعاً متنبه نشده در جواب عرض داشت کرد که مقدم دیدن چون فرار نموده
 به پسر و نکت ^{۹۱} رسید می متوسل شده از این جهت لشکری به آن طرف فرستاده ام و حال آنکه
 مقدمی که اذنا مبرده رعیت قدیم ولایت ماست حاصل چون حبشی کند نول بهره از مال
 اندیشی ندارد و به این قسم معاذیر ناموجه متسک شده در فساد و فتنه جوئی مصراست هر چند
 این معامله در بادی النظر سهل می نماید اما چون در حقیقت متضمن خلل بای عظیم است و باعث
 آن خواهد شد که دشمنان قوی دست که منتظر این طور بهنگامه اند ازین صورت استنباط مخالفت
 و معاندت طرفین نموده در اراده آن مصمم شوند بنا بر این می باید که آن معتدود و لتخواه چنانچه
 سخندانان کار آگاه را بنزد این معنی را با قول لایقه خاطر نشان و دل نشان نزد یکان محفل قدسی
 شمائل عالی حضرت سلیمان مکانی کرده فساد و خللی را که از این کار عداوت تدار متوار خواهد شد
 به وجهی که سر بی اثری بر آن مترتب تواند شد در خدمت بندگان برادر و والا گهر معروض دارد
 و این مطلب را اتم اعظم جمیع مطالب دانسته نوعی شرایط سعی و اهتمام بتقدیم رساند که
 از آن لازم الاتباع بنام سدی جوهر صادر گشت مصحوب یکی از معتمدان آن درگاه گیتی پناه
 که او را اولاً به نصائح سودمند و بعد از آن به وعده و تهدید ازین ناعاقبت اندیش
 باز تواند آورد پیش رو فرستند فی الواقع در چنین وقتی که قوی دستان از دور و نزدیک
 منتظر فرصت اند و در کمین غدر نشسته اند با نستی طریق الفت و اتحاد و راه مستقیم
 یگانگی و موافقت نوعی مسلوک باشد که واقع طلبان استشمام رایحه بیگانگی فیما بین
 غسوبان این دود و لتخاند نتوانند کرد چه جائی آنکه بوی از مخالفت و معاندت نشنوند
 و درین اوقات بواسطه لطافتی نائره مفست فتنه انگیزان اگر امداد قوی و فعلی از جانب

بندگان برادر عالی گهر بمنقشه ظهور برسد خود در نظر اهل عالم اظهار آثار عداوت و نفاق چه صورت خواهد داشت حاصل از چندین جهت که به ادنی تا قلی صلاح و فساد آن بر همه کس ظاهر است ضرر و لازم و واجب و محتتم است که عالی حضرت سلیمان مرتبت که ضمیر انورش آئینه ایست حق نما که صور حقایق انفسی و آفاقی در آن متصور و منعکس است جنبشی ناعاقبت اندیش را بزجر و تهدید ازین حرکت فتنه خیز که برائے دشمنان منصوبه ایست بزرگ باز دارند و این معامله را سهل و اندک ندانند و نوعی توبه و عاطفت برودی دارند که سدی جوهر بوجاهت مال از اراده خود آگاه شده منعقد شود و کومال مفسد گوشمالی که باعث عبرت مفسدان دیگر گردد بیا بدین باب تاکید عظیم و قدغن تمام دانسته بر حکم فرمان معلی رود. هـ

(۳۴) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاه به حاجی نصیر

حاجی نصیر امیر القابہ بدانند باید که بر رسیدن فرمان معلی به ملازمت بندگان رفیع مکان عالی حضرت سلیمان منزلت سکندر مرتبت برادر والا گهر که گوهر ذات قدیمی صفاتش از مکارم آلام صوری و معنوی محروس باد استعدا یافته از جانب اشرف همایون بروشی که صحت بخش مزاج آداب طرز شناسان تواند شد مراسم پیشش بتقدیم رسانیده معروض دارند که از خبر وحشت اثر عارضه که بحسب تقدیر چند روزی عارض ذات مقدس بوده چندان الم و نگرانی قرین خاطر اشرف واقع شد که شرح آن بطور باطنی بخدا الحمد للہ و المنة که شروه صحت وجود مقدس برادر والا گهر که گزند روزگار هرگز بنیاد تدارک کلفتها نمود و آنچه بد بود گذشت و آلام و محن نصیب اعدا و بداند ایشان دولت ابد طراز گردید و همچنین از جانب نواب فلک احتجاب علیا حضرت مریم سیرت خدیجه سریری بقیس مکانی والدة معظمه مکرّمه دامن میامن ایام عظمتها و اجلاها لازم پیشش بجا آورده معروض دارند که از شنیدن خبر کلفت اثر چندان الم و دلگیری در حریم خاطر قدسیه ایشان راه یافته بود که شرح آن از حیز تقریر و بیان بیرون

است و همیشه محبت ذات قدسی صفات عالیحضرت سلیمان منزلت را که موجب اختتام مسره و شادگامی است از شانی حقیقی مسئلت می نمودند و مبلغ پانصد هون که نزد آن افادت پنا رسول شده برسم تصدق از جانب والده معظمه از نظر انور عالیحضرت برادر عالی گهر بگذرانند و دقیقه از دقائق پریش و شرح آلامی که از استماع این خبر محنت اندوز بخاطر اشرد همایون و والد و مکرمه معظمه راه یافته فرو گذاشت بکنند والسلام - ۵

(۳۵) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا

معلوم آن افادت پناه افانست دستگاہ محامد و معالی اکتناہ زبده مخلصان بلا شتہ قدوہ حقیقت نشان دولخواہ عمدۃ الفضلاء والعلماء بوده باشد کہ می باید بعد از رسیدن این فصل با تخیر بہ ملازمت عالیحضرت سلیمان منزلت سکندر مرتبت دار احشمت فریدون شوکت و کسری معدلت برادر والا گهر و علیا حضرت مریم خصلت رابعہ سیرت بلقیس مکانی حدیجۃ الزماہ ہمشیرہ معظمہ مکرّمہ دامت میامن ایام عطیہ فتہا و اجلاہا سرفراز شدہ معروض دارند کہ چون ہزار درگرو وقت خود اسعت و کشایش ہر تہمتی بزمانی خاص باز بستہ است درین وقت کہ شیرازہ عالم نور شرارت شریر بدینت بصر صر قہر منتقم حقیقی فرو نشستہ و گلزار ارادت از خس و خاشاک قتنہ اندیشان پاک و مصفا شدہ وقت آنست کہ برائے ضبط کردن ملک کرناٹک و نظم و نسق آن ولایت فکر براصلی بکنیم و چون بمقتضائے یگانگی و یکتا دلی ازید و این دو دولت خانہ پایدار الی الآن ہموارہ ہمت و معاملات این دو دولت خانہ کہ بہ یدہ تحقیق بہ ترتیب آسمان اتحاد اند و در معنی خیال دوئی را مجال خطور در خاطر ما نیست و بنودہ است بہ معاہدت و مظاہرت یک دیگر صورت انتظام یافتہ ازین جہت در باب بدست آوردن ملک کرناٹک و استحصال این مطالب کہ از چندین جہت عمدہ ترین مقامہ و ارب طرفین است چشم داشت امداد و معاونت بہر بخوی کہ در خاطر راست اندیش

مکتوبات سلاطین قلع شاهی

ایشان بصواب اقرب باشد از برادر والا گهر داریم چون در نظر حق بین خداوندان خداوند آرا می
صائرفواید و منافی که بر ضبط و تصرف نمودن ولایت که نالک مترتب و مضاریه و مفاسد قی
که بر این حال کردن این معنی متفرع است از آن ظاهر تر است که احتیاج بدلائل و براین
تواند داشت خیالی بخاطر رسیده که تقدیم این مقدمه بر سایر مطالب ضروریه اولی و انطب
است حاصل چون بدیده تحقیق نفع و ضرر و خیر و شر و نیک و بد هر یک ازین دو دولت خانه
بدیگری راجع است آنچه ما را هر وقت در باب مصلح و خیریت این دو سلسله علیه بخاطر رسیده
و میرسد بی شائبه بیگانگی و غایله جوئی و خودواری برادر والا گهر و همشیره قدسیه السیر نوشته
ومی نویسیم و همه وقت ایشان را از مافی الضمیر و مرکوز است خاطر اشرف مطلع و آگاه
می ساخته اگر درین باب نوعی دیگر در خاطر راست اندیش ایشان مقرر و متکمن شده باشد
ما را از حقیقت آن آگاه سازند تا بنائے کار را بر آن گذاشته مطابق آن بعمل آوریم غرض
می باید که آن معتمد کار دان تمامی این مراتب را به شرح و بسط تمام بعرض ایشان رسانیده
بوجه دلنشین معروض دارند که در باب متصرف شدن ملک کرنا ملک از ایشان توقع و چشمداشت
معاونت و امداد داریم و آنچه در جواب این مقدمات به فرمائید حقیقت را مفصلاً عرض داشته
نمایند - ۛ

(۳۶) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میر سید حسن حاجب

سیادت پناه عزت و محمدی دستگاہ دو لتخواہ موقن میر سید حسن بہ توجہات خاطر
عطوفت ناظر اختصاص یافته بداند عرض داشتی کہ درین ولار و انہ در گاہ والا نموده بودند
از نظر عالی گذشت و آنچه در ہر باب موفقت داشتہ بودند ہنگی بوضوح پیوست باید آن معتمد
بدانند کہ دانندہ آثار و اطوار کما ہی متعلق باخلاق کریمہ الہی نہ بزر سریر سعادت و کامکاری
محمود فلک ہدایت و بختیاری سر و سر فراز جو بہار شوکت و اقبال آفتاب جہان تاب

جهان عظمت و اجلال جو ہر فرد خزینه بادشاہی در یکتائے گنجینہ شاہنشاہی ستون چار دیوار
 قوت و مروت قاعدہ استوار رواج دین و دولت گو ہر محیط برواق اتمان مرکز دائرہ جود
 و احسان ہبسط تاکیدات آسمانی نواب قدسی القاب جہان بینی کشورستانی مرشد و مربی
 جہانیان کہ رائے عالم آراء و منیر حق نہا بالمش سرب از چشمہ کشف و کرامات و حنا طر
 پاکش مفتاح البواب مشکلات است صورت و اوقات نادیر بنظر حق بین مشاہدہ فرمودہ
 التماس آن معتمد را در باب معاف فرمودن زکوٰۃ قبول کردہ بودند و در حقیقت انچہ در دل
 ما بودہ بزبان گو ہر نشان آورده اند بلکہ از زبان ما حالی شقاوت مالی مفسد ناحق شناس
 را بیان کردہ اند درین صورت مکابره و مبالغہ آن معتمد در باب معافی زکوٰۃ بموقع واقع نہ شدہ
 و در واقع صورت ہمانست کہ بتلقین طہمان غیب در خاطر مقدس بندگان صاحب عالم کہ
 آئینہ ایست حق نما پر تو افکنندہ کہ در زجر و توبیخ شقی کہ طریق کفران نعمت را بقدم
 غوایت ہمبودہ و حقوق تربیت و رعایت چندین سال را بر طاق نسیان و پائے فتنہ
 در وادی عصیان گذاشتہ باید کوشید چون بمفصلہ ہدایت از پئے صفات باطن فیض مراد
 مرشد جہانیان بدرجہ ایست کہ مرکوزات خاطر ارادت شان را بہ مجرد ارادہ اظہار یا قیام
 وظیفہ دریافت آن معتمد دولت خواہ آنست کہ در وقت مناسب بعرض اقدس رسانند کہ
 چون ارادت مندان را در جمیع اوقات خاصہ در ہنگام وقوع سواخ بغیر از ان دگاہ لمجائی
 نیست توقع داریم کہ در دفع و دفع این سانحہ فتنہ خیز کہ باغوائے مفتنان اطراف افسا
 آن آنا غانا نہ تزیید است رای ازین و خاطر حق بین را کہ در حقیقت میمند و میرہ نصرت
 و ضروری است ہادی راہ مریدان ساختہ حکم فرمایند کہ اصلاح این مقدمہ را کہ مفدہ
 اہمال آن بر عالمیان معلوم و تہیہ تعبیش باعث آنست کہ ناصیہ اعتبار را بنائے جس
 بدافع بدنامی موسوم گردید بچہ طریق باید کرد از آنجا کہ در اخلاص کدہ خاطر خود حمایت و حمیت
 صاحب عالم را برائے العین مشاہدہ فرمودہ ایم قبل ازین ہم برین منط سخن چند از خصائص

این معاملہ بہ محرم بارگاہ عزت میرزا محمد مومن پیغام کرده بودیم کہ در خلوت خاص بعرض مرشد
جہانیاں رسانندہ جوابی کہ کلید مقاصد مریدان تواند شد حاصل نماید متوقع ایم کہ نظر بہ
کم فرصتی ہائے فتنہ جویان کہ دیدہ عاقبت بین و خورد مال اندیش نہ دارند فرمودہ دریائی
ز فاجر حقیقت حامی مریدان حقیقی نوعی بتلاطم در آید کہ بہ نسیم رشخہ ازان شست و شوی
خص و خاشاک کے کہ ریختہ دست افساد مفتنان است میسر شود ہر چند حقوق عنایت
و مرحمت صاحب عالم و عالمیان ازان زیاد است کہ خیال تدارک آزاد خاطر مریدان
مجال عبور تواند بود اما باین حال امیدوار ہستیم کہ در وقت خود بارائے امداد و معاونتی کہ
از جانب بندگان مُرتبی و مرشد جہانیاں بہ ظاہر و باطن در قلع مادہ این فساد بہ ظہور رسد
از فدیایان نیز بستیری ایشار مال و جان خدمات شائستہ بتقدیم تواند رسید و آنکہ
در باب کم بودن قیمت ہفت زنجیر فیل معروض داشتہ بودند چہ جائی مضایقہ است
ہر گاہ از روئے عقیدت و اخلاص ایشار نقد و جان را در راہ بندگی شرف روزگار خود دانیم
دہ دوازده ہزار روپیہ را خود چہ قدر خواہد بود کہ در میزان اعتبار سنجیدہ شود خاصہ وقتیکہ
بحرائے خدمت ارادت فشان منظور نظر میروم مرشد جہانیاں بودہ مطلب اصلی این باشد
کہ بوسیلہ مناسبت قیمت اشیاء پیش کش مقتدان پسند خاطر اقدس مقربان بارگاہ
خلافت شود ہر چہ درین باب بہ خاطر مقدس صاحب عالم رسیدہ عین صلاح است۔ ۸

(۱۳۷) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بنام حاجی محمد شفیع ^{۹۴} مکمل

میر محمد سعید میر حلیۃ الملک کہ در ایران بود

حاجی محمد شفیع بتوجہات خاطر قدر شناس اشرف اقدس مستظہر و امیدوار بودہ بداند
کہ چون ہنگی توجہ اشرف اعلیٰ بہ ترتیب و رعایت ارباب فضل و ہنر و مکائے دانش و مصروف

است و طبع همایون اکثر اوقات خجسته به صحبت اطباء حکمت آثار راغب و مایل و همواره
 مسائل طبّی و دلائل حکمی طراز محفل قدسی شامل است خاطر انور پیوسته چون متعلق آنست که
 چندی از حکمائے صاحب رائے و اطباء حکمت آرائی ملازم سرکار عالی بوده در ظلال
 عاطفت بیدریغ کامیاب مطالب خویش باشند خاصه درین وقت که حکمت و حذاقت پنا
 حکیم کریمارایام کهولت دریافته اراده وطن مالوت دارد و حکیم نامداری که در قانون حکمت
 و فنون طبی نعم البدل او تواند بود و در مراتب معالجات حدس و حذاقت معتمد علیه باشد
 درین دیار نیست بنا بر این بان دولت خواه موثق که از ناصیه اخلاصش نقش حسن خدمات
 هویدا است حکم می شود که چون صیت فصل و آوازه حکمت هر یک از حکمائے نامدار و افاضل
 روزگار که ملازم رکاب سعادت انتساب عالیحضرت سکندر حشمت خاقانی سلیمان بکافی اند
 و هر کدام بقدر قابلیت و استعداد خود از جلال ملزاحم خسروانه بهره و راند سامعه افروز
 مجلسیان حضور انور شده خاطر اشرف بنابر اعتماد ارادت و اخلاص مورد وثق که نسبت
 بخاندان عرش بنیان خلافت و امامت دارد و همیشه بذریعہ اعتقاد راسخ هر گونه استدعائے
 که از آن درگاه آسمانجا به نموده بمحصل آن کامیاب گشته خواهش آن شده که مجلس
 عالی به دریافت صحبت لازم المسرت یکی ازان حکمائے عالی مقدار زینت یا بد می باید
 حقیقت این مقدمات را بر وجهی نتیج مقصود تواند بود بوسیله التفات و توجه نواب
 مستطاب عالمیان مآب اعتماد الدوله الخاقانیه که معاقده مقاصد عموم جهانیان بانامل
 عاطفت عقد کشایش کشوده در شجاعت سرچشمه لطف عالم آرایش غبار اشکال از
 چهره امل عالمیان زدوده بعرض اقدس رسانیده نوعی مساعی جمیله در انصرام این
 خدمت که خاطر اقدس باهتمام آن متعلق است بتقدیم رسانیده که در موسم آئنده یکی از آن
 اطلبائے نامدار که رخصت یافتن او از درگاه گیتی پناه به سهولت اقرب باشد روانه
 این صوب شود چون منسوبان این طرف نیز فی الحقیقه در اعداد بنده گان درگاه جهان پناه

مکتوبات سلاطین قطب شاہی

معدود اندن ظن غالب آئست کہ اگر خاطر حکمت (فروز نواب عالمیان مآب بصورت دادن
این معنی توبہ فرمودہ حقیقت در وقت خود بعرض اقدس رسید معنی این صورت در آید آئینہ مرام
جلوہ ظهور خواهد نمود چون از نبض ارادت صحیح المزاج خود استنباط حصول این مقصود
فرمودہ ایم زیادہ برین احتیاج بہ مبالغہ نمیدانیم۔ ۛ

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ بہلول خان^{۹۹} و عبد الرحیم خان اُمراء بیجاپور
(۳۸)

امارت و ایالت پناہان وزارت و جلالت دستگاہان حشمت و شوکت انتہایان
فروزین آسمان دولت و امتنان نیرین فلک ابہت و اجلال کفیتن میزان عز و علا
صفیتن عرصہ مجد و امتلا تیغ دودم نیام شہامت و کامگاری دودیدہ روشن تہور
و نامداری قلب و جناح جنودیکت ادلی و یگانگی میمنہ و میسرہ سپہ فیروزی و فرزانت
خانوالاشان لازم التکریم بہلول خان و عبد الرحیم خان بصورت توجہات خاص الخاص
والوقت تملطقات لازم الاختصاص خاطر فیض مظاہر اخروہ مخصوص و مہیج بودہ بدانند
فرمان جہان مطاع آفتاب شعاع واجب الاتباع از دیوان ہمایون سلطنت مشحون
چنان شرف صدور یافت کہ رفعت پناہ عزت و سعادت دستگاہ معتمد موتمن
فتح اللہ بیگ حوالدار بندر محبلی پٹن توجہات شاہانہ سرفراز گشتہ آن امارت پناہان
مزاسطور را کہ نزد ایشان می رسد با پنجنہزار سوار زینت دادہ و رطل خود امن دہند
و چہ و شکایات کلیہ کہ خلف او انتقال کردہ بہ بخشند زیادہ چہ نوک ریز خامہ اتحاد
را تہ گرد۔ ۛ

عقدنامه که حسب کم نواب اشرف اعلیٰ اقدس سلطان عبداللہ قطب شاہ^{۱۲۴}
(۳۹)

در وقت تزوینج صبیہ سلطان مسطور با چراغ دودمان دولت نامداری
میرزا ابوالحسن دام اقبالہ^{۱۲۵}

عزیزین شکیں نقاب سخن که در حجر عصمت متکین ارا یک قدس و مقدسان صوامع
انس پرورش یافته لایق و سزاوار حجلہ قدسیہ سپاس و ستایش شاہنشاہی است که
تقاضای حکمہ حکمتش برائے القائے موجودات نہات سفل را بصدائق نقدین ماہ و ہر کہ
راج دار الخلافہ قدرت کاملہ او بند در سلک ازدواج ابائی علوم انتظام داده و دابہ لطف
و مرحمتش بنات مکرمان بنات را کہ دوشیزگان سرادق غیب اند در ہند زردین آئین بصد
آب و تاب تربیت نموده ستاری کہ در سراپردہ سیر عفاف ملکوتش قدم خیالی غرہ محرم
وزنان بلقائے خطبا در وصف پردگیان عفت کدہ جبر و تش یکم است مسوری کہ قافاضی
و سادہ رفیع ستیش زبان با عون امتزاج عناصر نہ کشاد چہرہ بندی ہیولہ در مشیمہ خاک
صورت نیست تعالیٰ شأنہ عن وصف الواصفین و عقد لای بعون و محامد و نقد خزان
در ریخ و مناقب سزا از واسطہ للعقد سلسلہ رسالت و جلالت کہ حور افشان حجرات
مقدسات حق و یقین نجو استگاری مجلس آریان قصر ابداع نامزد حامیان خورہ دین
مبیش شدہ اند شریعت النبوی کہ اعضاں شجرہ طیبتہ نسل کریم الاصلش از زلال جوہار
مصاہرت و دامادی شرف دودمان حضرت ابراہیم ابوالحسن علیہما صلوٰۃ اللہ الملک
العلیٰ العظیم مٹو بار و رگشتہ صلی اللہ علیہا و آلہا المعضومین اما بعد برضایہ
خورشید ماثر چہرہ کشایان مخدرات تحقق حقایق کہ بزم آریان عشرت کدہ کوین مستورات
خیام مقاصدینی و پردیگان جلاب مارب یقینی را بزبان کلک رفا متشان عقد لیستہ

و نقاب رخسار ہر گونہ مطلبی بسر انگشت تحقیق شان کشودہ اندر حجاب ازبات محجب
و محتفی نخواہد بود کہ خداوندیگانہ کہ از خویش و پیوند بیگانہ است بمقتضائے کلام قدس
نظام خویش کہ فَا نَكُونُوا مِثْلَ الْكُوفِرِينَ الْيَسَاءَ بَقَائِ سلسلہ بنی نوع انسان تمماً
طبقہ علیہ سلاطین نامدار و خواقین ذوی الاقتدار را کہ انتظام جہام کافہ کائنات بہ وجود
اقدس انسان متوسط است بتناکح و تولد باز بستہ بناؤ علیہ علی ہذا علی حضرت شاہنشاہی
منظر قدرت الہی زیب چہرہ جہان بینی بانی مبنی کشورستانی انتخاب مجموعہ قضا و قدر
مقدمہ جنود فتح و ظفر خلاصہ نتایج عناصر و اجرام سلالہ امتزاج لیلی و ایام چشم جہان
وجود اقبال خالی رخسار خلافت و اجلال کام بخش عامہ جہانیان خاقان سکندر نشان
نواب اشرف اقدس خداوند ملکہ و سلطانہ صبیہ جلیبہ اعیانی خود علیا حضرت مریم سیرت
رابعہ صلت خدیجہ سریرت ملکہ قدسی ملکات مالکہ سماوی برکات زمیندہ سدادق
سلطنت و خلافت قیداقہ جملہ عظمت و جلالت بانوے حرم سرارے دولت نقاب گزین
ہودج عظمت چراغ شبستان آگاہی زیور دودمان شاہنشاہی المسمات
و اجلالہا را بنا بر قرب قرابت و انحصار در رشت بصدق شصت ہزار ہون سیورائی
راسخ دار السلطنہ حیدر آباد حمیت عن الفتن و الفساد۔ فرد۔ بروزی کہ دولت برومند بودہ
نظر بسنار وار پیوند بود۔ در سلک ازدواج ثمرہ شجرہ دولت و اقبال نتیجہ طیبہ سلسلہ
عظمت و اجلال اختر نور افزاے برج کامکاری گوہر گران پہلے صدف بختیاری مطرح
اشعہ عنایات الہی مطمح نظر تربیت شاہنشاہی خلف دودمان سلاطین نامدار شرف
خاندان خواقین ذوی الاقتدار المشمول بعنایتہ الملک المہتمن مرزا ابوالحسن دام اقبالہ کہ
نسب شریفیش بہ سلسلہ واسطہ بہ پادشاہ جم جاہ غفران پناہ سلطان ابراہیم قطب شاہ
انارشد برہانہ می رسد انتظام دادند و بندگان منبع المکان مقتدرے طوائف انام مرتضائے
ممالک اسلام افلاطون منش ارسطو بنیش کاشف اسرار علوم و حکم واقف اطوار حدوث

و قدّم حکیم الملک با خدام والا مقام افادت و افاضت پناه حثمت و اقبال دستگاه عمده
 مقر بان بارگاه جهان پناه زنده معتقدان پیشگاه فلک جاه و بیر الملک مولانا عبد الصمد
 بوکالت طرفین در حضور نواب مستطاب والا جناب اختر برج سیادت و افاضت و فضل
 گوهر درج سعادت و نجابت و اقبال جامع خصایل شریفه روحانی مستجمع اخلاق مرضیه
 انسانی مقتدی به اجداد الامجاد علماً و عملاً المختدی با آیه الاسعاده اسماء المشمول
 بعواطف الاحد السرد میرزا نظام الدین احمد و جناب سیادت و اقبال پناه نجابت
 و اجلال دستگاه دارالهام سلطنت کبری دستور العمل وزارت برائے صواب مناسبت
 اعتماد الدوله البهیة السلطنة اعتضاد الخلافة التنیة النخاقانیة عمده نجابی نیک سیرت خلیل
 شاهی سید مظفر و شریعت و افاضت پناه افعی القضاة شیخ عبدالنسی الجفنی و سایر
 مخصوصان محفل قدسی شمایل و مجلسیان حضور غلده مثل خطبه نکاح به قانون شریعت غراء
 مصطفوی خوانده به تلقین کلمات ایجاب و قبول اقدام نمودند و حضار مجلس عالی زبان
 تهنیت و مبارک بادی کشوده تا طمان مناظم غیب و الهام مناسب مقام باین ابیات
 سرت آیات تکلم فرمودند۔

رباعی

جنتا عقدی که عقد ملک را داد انتظام جنتا عهدی که و شد رونق عالم تمام
 تا دران بزم هایون گوهر افشانی کند آسمان از بد و فطرت پر جواهر داشت جام
 امید به فیض جشن آریان دار السور تا مید آسمانی که عهد این موصلت هایون و عقد این
 موانست میمنت مقرون بر کافه محرمان بارگاه جهان پناه نجسته و میمون باد۔
 تحریر آئی التاریخ شهر رجب المرجب سنه ۱۳۸۷ هجری مقدسه۔

وقف نامہ کہ از جانب سلطان عبداللہ قطبشاہ بہ میر محمد سعید حملۃ المملکت کہ
در وقت سر لشکری چندویہ از ولایت کرناٹک وقف عتبات عالیات
نمودہ تولیت را بنام خود و اولاد خود مقرر داشتہ بود۔

سپاس بقیاس و ستایش عالی اساس مالک الملکی راجل شانہ و عظم برہانہ سندرکہ ذات
سعید شاہنشاہ سریر رسالت را در تسخیر کونین مظفر و منصور ساختہ و اوقت اسرار ملک و ملکوت
گردانید و والی ولایت و امامت و عترت طاہرہ انحضرت را کہ برج آسمان ہدایت اند بطناً
بعد بطن تا انقراض عالم بتولیت بقلع مقدسہ عصمت و کرامت از سایہ اُمم شرف امتیاز
بخشید علیہم صلوٰۃ اللہ الملک المجید انا بعد برواقفان موافقت ملک و ملت و مالکان ممالک
دین و دولت کہ بقلع معمورہ سعادت ازلی وقف اعمال حسنہ ایشان شدہ و ملکیت مزروعہ
ہدایت لم یزلی باقطع افعال رضیہ ایشان مغفوض و مقرر گشتہ لاسج و ہویدا خواہد شد کہ
طغراکشان مناشیر دیوان قضا و قدر بحکم توقیع رفیع انی عبداللہ اتانی الکتاب کتابہ
افاء حال عبداللہ را بر پیشطاق ایوان والا بنیان نیت خیر طویت ما نقش نمودہ و والیان ممالک
توفیق و تائید ولایت و پذیر و لای پادشاہ سریر خلافت و ولایت و اہلاک سعادت خیر
حب ائمہ اطہار را کہ ہر یک قطب ملک عصمت و کرامت اند بہ تملیک و توظیف عقیدہ
راسخہ ما مقرر و معین فرمودہ اند و سکنان عتبات عالیات عنایت ایزدی و زورار و روضات
مقدسات توفیقات صدی ما را متحق دولت تکمیل و شایستہ سعادت نقلد انتظام
احوال عموم بر ایما تخصیص ارباب صلاح و استحقاق دانستہ اند لاجرم بہ اقتضائے سنت
سنتیہ و سنجیہ مرضیہ اسلاف کرام و ابائے عظام ہمگی نیت حق بنیان کلب آستان علی
ولی اللہ سلطان عبداللہ قطب شاہ معروف و متعلق آنست کہ مستحقہ ملا و امصار

ہر دیار خاصہ متوطنان اماکن مُشترکہ علی الخصوص ساکنان عتبات عالیات و مجاوران
 نجف اشرف اقدس اعلیٰ علی ساکنہا من التحیات علیہا و ازکیہا از وجوہ حیرات
 و اوقاف و سایر مبررات بخط او فرو نصیب اشتغال مستفیض و بہرہ مند بودہ بہ فراغ
 مال و جمعیت خاطر بہ سعادت عبادت و شرف طاعت حضرت متعال جلّت نعماءہ مستعد
 و مشرف باشند بناؤ علیہ ہذا درین ہنگام نصرت انجام کہ بہ امداد جیوش تائیدات ملک
 عالم و بہمین استمداد جنود مجددہ ارواح حضرت آئیمہ ہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام اکثر بقاع
 و قلاع ممالک کفرستان کرنا ملک بجزوہ تصرف این نیاز مند درگاہ الہی در آمدہ اسلام
 اسلام در دیار کفار ضلالت فرجام ارتفاع یافت و خورشید جہان تاب دین مبین
 سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ الی یوم الدین از اُفق مساعی مجاہدان فیروزی شکار و غازیان
 نصرت آثار بزماحت ممالک کفرہ تافت و مساکن و مراکز اصنام اشقیائے لئام معابد
 و مساجد ہائے اسلام و ایمان گردیدہ رواج دین مطہر و ملت از ہر درین کفر آباد
 انتشار پذیرفت بہ قطعہ دیہہ راستی (.....) از جملہ ولایات متصرفہ کہ در تحت
 (.....) ولایت واقع است بمیخہ صحیحہ شرعیہ وقف سکنہ و مجاورین مومنین کر بلائے علی
 و نجف اشرف علی ساکنہا الف التحیۃ و الثنا فرمودیم و چون تسخیر ولایات و بقلع مذکورہ
 از ماثر طیلہ و مساعی جمیلہ و اہتمام نصرت فرجام جملۃ الملکی میر محمد سعید مع القابہ کہ ذات
 سعیدش مہبط تائیدات آسمانی و مصدر انوار خیر و دولتخواہی است صورت وقوع یافتہ
 تولیت اوقاف قرآئے مزبورہ را با جمیع توابع و مزارع آنہا جملۃ الملکی معظم الیہ دادہ شد
 اولاد و اعقاب ایشان بطناً بعد بطن بر سبیل استمرار و استقرار مفوض نمودیم کہ ہمگی
 محصولات محال مزبورہ را اخذ نمودہ بسکّان عتبات مقدسہ مسطورہ برسانند سبیل اولاد
 کامکار و احفاد نامدار و اخلاف فیروزی شکار کہ بعون عنایت ایزد متعال نسل بعد نسل
 سر بر آرائے دولت این سلسلہ علیہ خواهند بود انکہ در تشنید مبانی خیر و فلاح کوشیدہ

استمرار و استقرار و تعین و تولیت را بر وجه مقرر از متممات جهات میراث دانسته اصلاً
اختلال را در میان قواعد آن راه ندهند و دست تغلب حکام متغلبه را کوتاه داشته از تنقیض
و تصرف آن اجتناب و احتراز لازم نمایند. ۱۱۲

فرمانی که از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ در باب تعیین دوازده تومان
تبریزی و طیفه بجهت میرزا رضی دانش تخلص مشروط آنکه در آستانہ مقدسہ
امام ثامن^{۱۱۳} ضامن علیہ التختیۃ و الثناء بنیابت اشرف اعلیٰ صبح و شام زیارت
میکرده باشند

شکر و سپاس قدسی اساس معبودی را که قبه عرش رضا و ارادتش مطاف قدسیان
ملاء اعلیٰ است و بقعہ عرش و قضا و قدرش ملتئم اخبار مسکن خطہ غیر او در درو و دشنا شمار قد
منور مقدسہ مطہر بادشاہ سریر عرش نظیر رسالت کہ نابیان مشاہد مشرفہ دین مینیش روح آسمان
ہدایت و خلافت از یاد و بعد بر منمایر فیض مظاہر زائرین روضہ منورہ تأیید کہ در آستان
ملائک پاسبان مسکت الہربہ و طیفہ نقد و لائے آئمہ اثنا عشر علیہم صلوٰۃ اللہ الملک الاکبر
موظف و علی الدوام بہ زیارت سده سینہ دین از ہر مستعد و مشرف اند در پردہ اتیاب و جلباب
احتجاب محتفی و محبوب نخواہد بود کہ چون در بدو ایجاد و فطرت ایادی یہدی الیہ لنورہ
من یشامع محبت عترت حضرت خیر البشر و چراغ نویدی نور افزائے آئمہ اثنا عشر
در شبستان خاطر قدسی مظاہر ما برافروختہ و دست تأیید آسمانی ما چہ لوائے و لائے چہار^{۱۱۴}دہ
معصوم کہ ماہ شب چہار دہ از ان اقتباس نور تواند کرد در ساحت ضمیر منیر ما برافروختہ
لاجرم بمقتضائے آنکہ "در جہان ما را جناب آل حیدر التجاست" ہلکی نیت حق طویت
مصرف آنست کہ کافہ اولاد حضرت سید المرسلین و عامۃ ذریۃ طیبہ امیر المؤمنین امام المقتین

صلوة الله عليهم الی یوم الدین در همه دیار و بلاد خاصه در اماکن مشرفه علی سالکین الهی
 و الثناء و بفرغ بال و رفاه حال به وظایف طاعت و عبادت قیام و اقدام می نموده باشند
 بنا برین درین هنگام نجسته فرجام که طایف مطایف سیادت و نقابت و زایر سده سینه
 سعادت و نجابت مجاور بقعه متبرکه سخن طرازی معتکف صومعه قدسیه نکتته پیردازی مالک
 اطوار رضیه پیش میرزا رضی دانش بشمول عواطف خسروانه سرفراز شده بواسطت مقربان
 بارگاه سلطنت ابد پیوند معروض داشت که دیرگاه است که تمنائے حصول این سعادت
 در روضه خاطر هدایت ما ترا و مجاور است که به بدرقه تائید الهی بقبیل آستان عرش نشان
 ملائک پاسبان مشهد منور سلطان سریر ارتضا بادشاه کشور اجتناب محرم سراق اسرار مبداء
 و معاد کاشف غوامض آثار تکوین و ایجاد سرور سینه رسول چراغ دیده قبول زبده عترت
 خیر البشر شمع عالم افروز شبستان شبیر و شبر امامی که رو بند خاک درخش را خلایق بمشکان
 ملک به شهر حجه الوری استعداد یافته در آن عتبه مقدسه مظهره که رفت و روی غبار فرش
 عرش مرتبه اش را جاروب شعاع نور شیدان نور در خور است معتکف گشته بقیه عمر را به اقدام
 مراسم زیارات و سایر عبادات مصروف دارد و در ایام متبرکه مظان اجابت دعوات صدق
 آیات است به دعائے ازدیاد عمر و دولت ابد طراز اشتعال نموده هر صبح و شام که هنگام
 ورود متکین اراکیک قدس است در آن مکان مقدس به نیابت اشرف اقدس بوظایف
 زیارت که در میزان اعمال موازنه حج اکبر است قیام می نموده باشند بناء علی هذا از موقف
 عنایت بیدرغ حکم لازم الاتباع بارقه صدور یافت که مبلغ دوازده تومان تبریزی رایج
 ممالک محروسه ایران فروس نشان از ابتداء سلسله هجری مقدسه در وجه و نظیفه سیادت
 و نجابت پناه مشارالیه مقرر داشته و کلائے سرکار فیض آثار معدلت دار بطریق استمرار
 از خزانه عامه دار السلطنه حیدرآباد سال به سال در آن مکان عرش مثال باد میرسانیده
 باشند تا به فراغ بال و رفاه حال بوظایف دعا و زیارات اقدام نمایند.

از جانب سلطان عبداللہ قطب‌شاہ در باب و کالت میر سید میر بحرانی کہ از طرف
نواب مرزا نظام الدین احمد داماد سلطان مذکور وکیل ضبط املاک ایشان شدہ

وکیل حقیقی کہ نظام دین احمدی را بہ کفالت کنیل اسرار مبداء و معاد وکیل کارخانہ بکونین
و ایجاد سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ منوط ساختہ و وراثت رسل را صلوة اللہ علیہم بذوات
کاملہ علمائے دین و عالمان معالم صدق و یقین مخصوص گردانید ذات قدسی صفات نواب
مستطاب خلیفہ انور راء العظام سلطان العلماء الکرام مع سایر القابہ را کہ با ان استحقاق مالک
از مہ حصول مقاصد و مرام خواص و عوام و وسیلہ جلیلہ انظام مہام کافہ انام اند پیوستہ
بر مسند دولت و کامرانی متکمن دارد و بر راء مملکت آرائی کہ نایب مناب و حی و قایم مقام
الہام است نیز ایمیعی باہر قہ ظهور خواہد داشت کہ اخلاص موروثی و اختصاص و ہی کہ
ارادت مندان دولتخانہ را با سلسلہ علیہ عالی حضرت خاقانی سلیمان مکانی از مبادی طلوع
صبح عالم افروز خلافت و جہان بینی متحقق است اقتضاء آن دارد کہ سرابستان موالات
معنوی و بہارستان مضافات باطنی از چہتمہ ساز متعارفات صوری و انوم و عادات
ظاہری کہ خلاصہ آن ارسال رسل و رسائل است ہموارہ سبز و شاداب با خد لا جرم با وجود
چندین موانع و عوائق کہ حقیقت آن در نظر حق بین آن نسخہ جامعہ دانش و بینش از شرح
و بیان مستغنی است خاطر حق اندیش پیوستہ جویان آنست کہ بہ تصرفات شایستہ کہ
رفع توہم و بد منطگیہائے بہانہ جویان قوی دست تواند بود طریق طریقہ و داد جہلی و اتحاد
فطری بقدم ارادت مسلوک شدہ منصوب کہہ رسوم اختصاص را فتح البابی پدید آید بنا بر این
چون درین ہنگام خبر رسید کہ عمدہ سادات عظام قدوہ نقبلے کرام میر معز الدین محمد از این
منزل ذلت بعزت گاہ قدس و روضہ رضوان انتقال نمودہ و بغیر از حطیم کعبہ سعادت چراغ

حریم ہدایت نتیجہ مشیمہ عظمت و برتری گوہر معدن حشمت و نیک اختر ی سلالہ خاندان کبریت
 و اجلال خلاصہ و درمان افاضت و انضال نظام بخش مدارس علم و عرفان رونق افروز معارج
 فضل و ایقان مشمول تائیدات نامتناہی منظور الطاف بے منتہائی الہی غرہ ناصیہ صلاح
 و سداد بقیہ سلسلہ فیض و رشاد مطمح انظار عواطف سرمدی فرزندان سعادت پیوند میرزا نظام الدین
 احمد کہ مکفل تولیت اوقاف و مرتکب ضبط متخلفان مرحومی تواند شدند اردو تمامت املاک
 و موقوفات و متروکات مرحومی معطل و موقوف مانده صورت معنی در آئینہ حق نامے خاطر اشرف
 جلوہ ظهور نمود کہ بہ این مقرب کی از محرمان محفل قرب و منزلت رابصفت صلاح و سداد
 و بہ من فضل و رشاد موسوم و موصوف باشند بہ درگاہ خلایق پناہ فرستادہ درین ضمن ہنگامہ
 افزا زبزم یکجہتی کہ از جہات مشتی مشر تو جہات عالی حضرت سلیمان منزلت تواند شود کہ از این
 جہت نقادہ سادات عظام خلاصہ فضلائے کرام مشرق اشمین فضل و عرفان مجمع البحرین
 علم و ایقان موجبہ جرافات و افاضت مبلغ گوہر سعادت و ہدایت کاشف رموز آسمانی
 واقف علوم ربانی سید محمد بحرانی را کہ بہ توجہ بحار فتون علم و نتیجہ اصناف ادب و رسوم
 از سایر محرمان حضور اشرف سمت تفوق و تقدم دادہ و طبع ہمایون را در دارالعلم صحبت
 فیاضیش بہرہ تمام حاصل بود بعلت دوام استفادہ و استلذ از روحانی تصور و وی ایشان
 از حضور انور بہرہ بسیار وجہ کرد سراپردہ خاطر قدر شناسی را نہ داشت و تجویز جدائی ہا
 از ہیچ راہ در پیشگاہ ضمیر حق پذیر مجال عبور نمی یافت نائب مناب فرزندان جہند نمودہ
 برائے بند و بست این کار تعین فرمودیم تا ہم بظاہر در ضبط و ربط اوقاف و املاک مدیرہ
 و سایر متروکات مرحومی چنانچہ لازمہ دریافت دانایان معاملہ فہم اسبت شرایط سعی
 و اہتمام بظہور آورد و ہم بہ باطن رونق افروز مراسم علیائے اتحاد و زینت اندوز مراتب
 والائی اختصاص و و دادہ بودہ در تشیید مبانی ارادت مساعی جمیلہ بجائے می آورده باشد
 اکنون از آن اعتقاد خلافت عظمی توقع داریم کہ حقیقت این مراتب را بروہی ملائم

طور عقیدت و مناسب مدارج اخلاص تواند بود بعرض اشرف اقدس رسانیده و در انظام
 آن چنان توجیه نمایند که فرمان معلنی اشرف صدور یابد که میراث مرحومي از اوقات و املاک و غیره
 چه آنچه در دار الفیض^۱ و توالع آن و چه آنچه در مواضع دیگر واقع است تمامت را به تصرف
 سیادت و افاضت پناه که به موجب وکالت نامه شرعی وکیل مستقل صاحب اختیار فرزند
 ارجمند است دهند و همگی اُمناء و مستاجران که بعضی از ایشان متقلب اند بے دخل نمایند
 و چون بحسب اشتراط وقت تولیت اوقات منحصر در فرزند سیست به اقتضائ اختیار
 سیادت و نقابت پناه تولیت موقوفات و مدرسه را بنام فرزند سعادت پیوند بان سرزندگان
 ایشان که در مکتبه معظمه توطن دارند مقرر دارند باین وسیله توطن قدیم خود آمده در معموری
 و محافظت املاک توانند کوشید و هر گونه کار و مهمتی که سیادت و افاضت پناه را از رونق
 کفایت و صرفه در باب املاک و اوقات متعلکات مرحومي با مواد دیگر به حسب اقتضائ
 وقت رود در انجام آن نهایت سعی مبذول خواهند داشت و چون بر عالمیان واضح
 و هویدا است که همگی خاطر فیض مظاہر آن منظر قدر دانی که بیدیه تحقیق معیار جوهر فصل
 و محکم نقد افضال است به اعتلائے شان ارباب علم و اصحاب مجد خاصه خاصان محفل
 عز و اعزاز که احترام ایشان مثمر انبساط خاطر ما تواند شد مصروف است اگر در باب سیادت
 و افاضت پناه بطور رسمیات روزگار حرفی به زبان قلم جاری سازیم از قبل تحویل حاصل
 خواهد بود حاصل از همه جهت توجہات آن مجد دجهات نیک اندیش را عمده و سایل
 نظم و نسق این معامله دانسته سیادت پناه و افاضت دستگاه مومی الیه را روانه درگاه
 خلافت پناه نمودیم - ۵

(۲۳) جواب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ نواب

شائستہ خان بجہت بقایائے پیش کش حیدر آباد

بادشاہ حقیقی کہ نعم مراحم بے دریغ شائستہ خان احسان او در کیفیات افعال
و اعمال متفق و مختلف کتاب برائین رواق معدلت راسخ البیان اوست پیوستہ ممالک
وفاق و ولاد آفاق موالات و صفار ا بذات قدسی صفات نواب مستطاب الملکی مع القابہ
معمور داشتہ بر مسند دولت و کامرانی و وساد حشمت و شادمانی کامیاب مطالب
دو جہانی گرداناد بعد از اہدائے دعائی کہ بہ اہتمام ضوابط جہت مندئی نقد اخلاصش بجزائے
اجابت رسیدہ شائستہ قبول خادمان بارگاہ قدس تواند بود مشہود ضمیر خورشید نظیر
و مکشوف خاطر اکسیر تاثیر کہ مخزن نقود نیک اندیشی و صداقت کیشی است می گرداند کہ
مفاوضہ خلعت فرجام و مراسلہ صداقت انجام کہ در رنصایح ارجمند وزیر مواعظ سعادت
پیوندیش آویزہ گوش ہوش ہوشمندان عاقبت بین و معتقدان اخلاص گزین تواند شد
در ساعتی خجستہ فیض وصول کہ وصول باقیات خورشیدی و بہجت را بہترین وسیلہ بود
ارزانی داشت و آنچه در مطاوی آن سجل لطف و مکرمت رقم زدہ کلک اشفاق و الطاف
شدہ بود بسمع عقیدت اصفا نمود از انجا کہ ہمگی نیت حق طوبیت آن واسطہ انتظام بہام
انام بہ مقتضائے سوابق اتحاد و لواحق عطوفت و وداد کہ موروثی خاندان آن قدوہ اعظم
والا بنیان است در ترقیہ حال و خیریت مآل معتقدان مصر و فست از روئے نصیحت در باب
رسانیدن بقایائے پیش کش کہ ہر آئینہ موجب خورشیدی و خوشنودی باریافتگان سده
خلافت و سد ابواب معاندت و اصحاب مکیدت خواہد بود مبالغہ فرمودند بر رائے عالم
آرائے آن مفتاح خزائن دولت و کامگاری پوشیدہ نیست کہ از شر ایہ مواہب الہی

مکتوبات سلاطین قطب شاہی

کہ بہ بدرقہ آگاہی نصیب این مرید اخلاص سرشت شدہ آنست کہ سعادت رضا جوئی و دولت
فرمانبرداری عتبہ بوسان بارگاہ خلایق پناہ را در مکافن خدایع ارباب خلاصہ و سائل
رستگاری می شمرد و درین صورت صوری اہمال و مسامحہ در اقدام خدامان و تخصیص در ارسال
پیش کش چگونہ در مرآت عقیدت و ارادت مندان چہرہ نماند شد بہ میامن توجہات آن
کافی مصالح جہور خلایق تا حال دو ستہ لک ہون از جملہ بقایائے پیش کش بخرانہ عامرہ رسانیدہ
الحال ہم دو لک ہون فرستادہ شد باقی ہم بہ عنایت ایزد تعالیٰ و ہمت توجہات آن
ملک آرا عنقریب عاید خزانہ عامرہ خواہد شد و آنچه از کیفیت التماس عدالت پناہ از
بار یافتگان و نگاہ خلافت و معدلت مرقوم خامہ اتحاد و دوستی شدہ بود بر آن نظر حقیقت
و حقیقت ظاہر است کہ عناد و فساد عدالت پناہ نسبت بہ ارادت کیشان امروز نیست
و تیرہ و لان فتنہ جورا مصباح صلاح روزی نے از آن بار کہ این عاقبت بین را در مواضع
مخالفت موافق ندید بساط عناد و فساد فرو چید و ہر وقت از نہال پے بد خلافت کہ در جوئی بار
خاطرش سر کشیدہ ٹری می چید۔

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ نجابت خان از نبار شاہ نعمت اللہ ولی^{۱۲۲}
(۲۴)

و دادار جهان و دارندہ جہانیاں کہ صوبہ ملکیت ایجاد و قدرت بنظم و نسق حکمت کاملہ
اش معمور است ہموارہ دارائے نیکوے صفات خجستہ ہمای نواب مستطاب والا جناب
امارت و ایالت پناہ نجابت و جلالت دستگاہ گرامی خلعت خانوادہ دولت و اقبال شرف
دودمان والا بنیان عظمت و اجلال شہر خ حشمت ابراہیم و قار سلیمان قدر عالی تبارہ سلالہ
سللہ ابہت و نامداری ریاض سعادت و کامگاری رکن رفیع القدر سموات مکان مطرح
انظار عاطفت خلیفہ زمان واسطہ انتظام ہمام حدود و ثغور ملکیت و لکشی صداقت و
دوستی ساختہ کامیاب دولت نظامین و کامروائے سعادت دایرین کناد بعد از اہلئے ہدیہ

دعوات محبت آیات مرفوع رائے خلت اقتضائی گرداند کہ چون بہ نظر تحقیق از عطایائے
 جزیلہ حق عزوجل و عنایات جلیلہ و اہب مواہب دین و دوی آنست کہ سرحد تعلیم
 خواطر جہانیان با شمار مضییہ نیک نشان روزگار و اطوار قدسیہ سعادت کیشان عالی تبار
 زیب وزینت یا بدلہ جرم آرائش یافتن این قرب و جوار بزیور مقدم شریف آن خلاصہ والا
 نردان کامگار کہ در حقیقت از عطایائے مجددہ الہی است فراوان انبساط و ابتہاج قرین
 خاطر قدر شناسان تعلیم مودت گردید و موجب ادائے سپاس و اہب العطا باشد
 ماحول چنان و برجوان کہ ہموارہ بر مدارج علیائے ترقیات صاعد و تائیدات دایرین دولت
 و اقبالش را مساعد باد رجا و ااثق است کہ مراسم محمودہ ہمسایگی کہ مراعات آن از اجل
 جلال انتظام احوال ملک و ملل است چنان بر فراز ظہور آید کہ بوساطت نیک منش و
 و شملیل مرضیہ آن گرامی خلف خانوادہ مکرمیت و احتشام حقیقت فدویت مریدان
 راسخہ الاعتقاد بہ قرار واقع معروض مقربان بارگاہ خلافت شود و ابواب مصداقت
 و مواہبت نوعی مفتوح گردد کہ بی شائبہ یگانگی نواز شود ہمسایگی بہ ظہور رسد۔

(۴۵) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ میرزا کافی

کافی المہمات آن سزاوار نوازش شائشا ہی چاشنی بخش خان ایوان نعمت الہی
 قدس اصابت و اقبال اصیل خانوادہ حشمت و اجلال نجیب الطرفین دودمان شوکت و
 احتشام فردغ یزین آسمان مجدد و احترام نواب نوازش خان را پیوستہ در سایہ تربیت
 و عاطفت علیحضرت نعل سبحانی خلیفۃ الرحمانی کامیاب مطالب دو جہانی و آزاد و طراز
 سرینہ پایہ افلاک کہ رسالت کاملہ مستد آرا پائی تخت لولاک را واسطہ انتظام حوالی جمہور
 انام ساختہ اسلامیان را بہ سعادت اطاعت از سایہ برگزیدہ سایہ بلند پایہ ہدایت و ارشاد
 بر مفارق آفاق ظلیل گستر گرداناد و گلہ ستہ بہارستان صد اقت معنوی کہ طراز مابطہ صوری

مکتوبات سلاطین قلع شاهی

را شائسته و در خور توانست مصحوب عزت دستگاه یادگار بیک در بهترین وقت مشام
موالات را معطر ساخت از آنجا که نسبت مصادقت و مرابطت سلسله جلیل آن نهال برومند
ریاض نجابت و نامداری موروثی است چشم داشت چنانست که چنانچه شمه رضیه خصلت
مرضیه نجبائے عالی تبار را سر در احیای سنت سنیہ اجداد عظام را وجه سجیة ستوده ساخته همواره
بر شحات کلک صداقت نگار گذارد دوستی ما را سر سبز داشته باشند و به اقتضای آثار جمیلہ
آبائے کرام و درگاه خلافت پناه سر رشته مراسم حفظ الغیب را از دست نہ دهند و در نگاہداشت
قواعد متین دوستی فرو گذاشت نکنند همیشه بشمول عواطف بے دریغ شاہنشاہی مسرور
و متہجج بوده شاد کام باشند۔

فرمان کہ بجهت سیادت پناه میر محمد علی^{۱۲۳} در وقت روانہ شدن مکہ معظمہ
(۳۶)

فرمان جہاں مطاع خورشید شعلہ لازم الاتباع از دیوان ہمایون خلافت مشحون
سعادت مقرون چنان بارہ صد و درو شمعشہ ظہور یافت کہ عامہ مستحفظان طرق متجربان آگاہ
و نگہبانان راہ و عاملان و متصدیان و مباشران مہمات بندر مبارک محلی پٹن بشمول عواطف
خسر و آنہ عز اخقصاص یافتہ بدانند کہ چون قافلہ سالار منازل دلکشائی تکیوں و ایجاد ہمیشہ
زمام ناقہ اقبال لایزال ما را بصوب قبلہ تائید و کعبہ توفیق معطوف و مصروف دارد و لاجرم
ہمگی نیت خیر طویت ما کہ در مشعر ضمیر انور از محرمان میقات توفیقات ازلی است متوجہ
آنست کہ بیون را بر آن حریم دین حضرت سید المرسلین و طائفان مطاف ماثر حضرت
ایہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین بہ تفصیل طبقہ جلیلہ سادات کہ حطیم کعبہ رسالت و محراب
قبلہ امامت اند استطاعت طاعت و مکت عبادت یافتہ بہ زیارت حریم توفیق و
تائید تزیید و موفق باشند بنا بر این چون سیادت پناه ہدایت دستگاه سر دفتر جریدہ اخلاص
علی قدیم الخدمت میر محمد علی کہ چندین سال بہ تفویض خدمت سر دفتری کہ از عمدہ خدمات

سرکار فلک اقتدار است سرفراز و حسن بصیرت و کفایت بین الاقتران متفرد و ممتاز بود
 براہنہائی بدرقہ مراحل امن و اللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً احرام
 زیارت حریم شریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً بستہ التماس رخصت از درگاہ آسمانجاہ نمود
 و نیز چون مطلب اصلی او آنست کہ بعد از ادائے مناسک حج و تمتع یافتن از ادراک
 باقی افعال و ارکان طواف بیت اللہ الحرام و زیارت آستان عرش سائی روضہ منورہ
 حضرت سید الانام در عقبہ سدرہ مرتبہ نجف اشرف و سائر مشاہد مشرفہ و اماکن مقدسہ علی
 ساکنہا الف الف تحیتہ اختیار مجاوری نمودہ خلاصہ نقبۂ عمر را در ہر صبح و شام صرف دعائی
 از دیاد عمر و دولت ابد پیوند نماید اورا از حضور انور مخلص ساختیم باید کہ میرمشار الیہ را با اہل
 و عیال و سائر وابستگان از غلام و کنیز کہ خورد و بزرگ مجموع سسی و شش نفر اند و تنصیب
 بستہ از متاع و باقی احوال و انفال و اثاث البیت کہ ہمراہ دارد بعلت زکوٰۃ و عشر ^{۱۲۵}
 مزاحم نہ شدہ از جمیع تکالیف معمولہ بندر مذکور معاف و مسلم دارند و در ہر باب نوعی امداد
 و اعانت نمایند کہ مرفہ الحال و فارغ البال بہ جہاز سوار شدہ در نہایت آسودگی با نسوایان
 خود روانہ این مقصد زودی و مطلب اعلیٰ شود درین باب قدغن عظیم دانستہ از فرمودہ
 تخلف و انحراف نہ ورزند۔

(تمام شد)



منشأت دبیر الملک حاج میرزا عبد العلی طالقانی نسخہ خطی کتاب خانہ عبد اللہ محترم نواب غایت جنگ بہادر و املا

ملحقات

منشاءت دبیر الملک حاجی عبدالعزیز علی طالقانی

(مکتوبات عبداللہ قطب شاہ)

مُرتَبَّحاً

سید عباس حسین

(۴۷) انقیادنامه عبداللہ قطب شاہ بہ شاہجہاں بادشاہ ہندوستان ^{۱۲۶}

تہذیب نامہ مرید موروثی نیک خواہ و مخلص فدوی بلا اشتباہ عبداللہ قطب الملک آنکہ
 چون بندگان علیحضرت خاقانی ظل سبحانی خلیفۃ الرحمان سلیمان مکانی صاحبقران ثانی
 خلد اللہ علک و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ کہ ہزار جان گرامی فدائے نام نامی ولقب
 سامی آنحضرت باد آرزوئے کرم فطری ورافت جبلی این ناحیہ محقر را بشرایط ذیل تسلماً بعد نسل
 و بطناً بعد بطن باین نیاز مند درگاہ جہان پناہ مرحمت فرمودند این مرید موروثی از صدق
 اعتقاد و وفور اخلاص تہذیب نامی نماید کہ ہموارہ در این ملک خطیبہ چہار یار با تصفا لہ چنانچہ
 اسم سامی ہر یک از آن اکابر دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین صریحاً در آن مذکور شود
 مزین بنام نامی ولقب گرامی بندگان علیحضرت خاقانی ظل سبحانی در جمیع اعیاد لا ینقطع
 میخواندہ باشد و ہرگز پیرامون روشنی کہ سابقاً میخواندہ اند نگرند و پیوستہ بہ زر سرخ
 و سفید سکہ مبارک کہ از درگاہ عالم پناہ کندہ فرستادہ اند میزدہ باشد و نیز قبول نمودم کہ از
 ابتدائی سنہ نہنہ جلوس مقدس مبلغ دو لک ہون را کہ ہشت لک روپیہ می شود و از جملہ
 چہار لک ہون بابتہ نظام الملک سال بہ سال بلا عذر و اہتمام بہ سرکار خاصہ شریفہ داخل
 سازم بدینگونہ کہ اگر بادشاہ زادہ والا کو ہر بلند اختر نظام بخش صوبہ دکن باشند بخدمت
 ایشان بفرسم والا بہر یک از عمدہ ہائے آن دولت ابد اتصال کہ پرداخت صوبہ مذکور

برای زرین او مفوض باشد بر ساسم و از هشت لک روپیه از جمله سی و دو لک روپیه که
تا آخر سده هشت بالمقطع برین نیازمند درگاه مقرر شده بود باقیمانده نیز با دو لک
هون سال به سال متصل که سده نهم جلوس مبارک باشد درگاه معلی بفرستم و آنچه تفاوت
قیمت جواهر و فیضان و اسپان و غیره موافق قیمت حضور اشرف نسبت به قیمت
گوکننده از پیش کش مال مشخص شود این مرید موروثی تعهد می نماید بلا عذر و اهل خزانه عامه
سازد و در سنوات آینده هم اگر جنسی در جمله زرشکیش فرستاده شود، همین طریق مسلوک
باشد و بعد ازین همیشه با ولیای این دولت عظمی از همیم قلب یک رنگ و موالف
و با مخالفان که اسم بی سمای میش نیستند از ته دل دشمن و مخالف باشم تا راستی رسوخ
این نیازمند به تعهدات مذکوره ظاهر و باهر گردد و حضور رفعت پناه فضایل و کمالات
دستگاه مولانا عبداللطیف بر قرآن مجید دست گذاشته قسم یاد کردم که خلاف آنچه
تعهد کرده ام از من سرزند و اگر خدا نخواسته باشد مصد خلات آن کردم اولیای دولت
قاهره در انتراع ملک من محق خواهند بود طریق عمده های دولت که صوبه دارد کن باشند
آنکه چون هم چشمان بسبب پیشقدمی این نیازمند در قبول اطاعت و بندگی درگاه جهانپناه
کر بعد اوست من جمیعاً بسته اند اگر احیاناً عادات خانیه بعد از معاد و است رایات عالیات
از کوه اندیشی و نا عاقبت بینی دست تطاول بلکه این نیازمند دراز کنند ایشان در دفع
شر آنها از من و ملک من مدد معاون باشند اگر عادات خانیه با وجود آنکه این نیازمند طلب امداد و اعانت
نماید و صوبه دکن به تغافل بگذراند و عادات خانیه به عنف و تعدی میبغی ازین نیازمند بگیری
آن مبلغ درین هشت لک روپیه بپیشکش هر سال مجری باشد این چند کلمه به سبیل حجت
نوشته شد تحریر فی التاریخ شهر ذی الحجه الحرام ۱۲۴۰ سنه هزار چهل و پنج -

(از کتاب فیاض القوانین ملا فیض خلی)

(از کتاب شاه جهان نامه محمد صالح پانی)

(۴۸) از جانب عبداللہ قطب شاہ بہ شاہ بہمال بادشاہ

عرضداشت مخلص صادق الاعتقاد و مرید موروثی فدویت نہاد عبداللہ قطب الملک
تخفہ دہائے کہ کرد بیان ملائے اعلیٰ را استقبال آن زبید و ہدیہ شنای کہ لمعات شوارق
آن بر عالم و عالمیان پر تواند و زاحات در گاہ آسمانجاہ و ابداء بارگاہ عرش اشتباہ
علی حضرت کیوان رفعت فریدون حشمت گردون بسطت سلیمان جاہ عالم پناہ ہر
رخشان سپہر سلطنت و جہان بینی ماہ درخشان آسمان خلافت و کشورستانی سلطان
سلاطین فی الآفاق خاقان خواقین العصر بالارث والا تحقاق مالک ملک اقالیم سبعہ
بالطول والعرض جالس سریرہ انا جعلناک خلیفۃ فی الارض خسر و سلیمان فرزند شیروان
داد و دارائے خورشید را سہا سکندر استعداد ناصب ریایات عالیات فتح و ظفر را رفع
اعلام نصرت فرجام سلطنت ہفت کشور معمار خانہ دولت و دین مصداق کریمہ
فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین خدایگان عرصہ عالم واسطہ امن و امانی زمرہ بنی آدم
بادشاہ سلیمان اقتدار سیما آثار افضل و اکمل خواقین روزگار ادام اللہ تعالیٰ ماثر سلطنت
و خلافت و حشمت و اقبالہ علی اصفایح الشہور و السین و امثال احکام معتدلہ و نصفہ
و ابہتہ و جلالہ فی السموات و الارضین بجاہ محمد سید الاولین و الآخرین گردانیدہ بعرض
ایستادگان مجلس خلد برین و بسجہ باریافتگان محفل فردوس قرین میرساند کہ همان توجیع
منج و گرامی فرمان جہان مطلع عالم مطیع کہ از موقت مرحمت و ذرہ پروری و مقرر عطا و عفو
و مرید نوازی بنام این فدوی صادق الارادہ شرف نفاذ یافتہ بود و در ضمن ہر حرف آن
عنایتی و در طبعی ہر سطر آن مکرمتی اندراج داشت مع لوح مبارک ہمایون و منجہ مذہب
مرحمت مشحون کہ بلا خلاف انوفج لوح محفوظ خالق بیچون و بمشا بہ سر نوشت
کائنات از وصمت تغیر و تبدیلی مصنون و مامون بود و شبیبہ بی تجہہ و نظر مبارک کہ

از برکات وصول فیض موصول آن عطیہ عظمی و میامن درود مسعود آن موہبت کبری
 محن فراق زمانی براحت وصال جاودانی تبدیل یافت و شکایت حرمان ملازمت حضور
 فایض النور بہ سعادت بقای وافر السور مبدل شد و مصحوب سیادت و عزت دستگاہ
 عمدۃ السادات الابرار و خواجہ زادہ ارسلان یافتہ بود ع - بساعتی کہ تولا کنند بان خورشید
 کالوجی المنزل من السماء و میامن درود سر اسر مسعود تارک مفاخرت و فرق مباہات این
 مرید موروثی را عرض فرسا گردانید و عنایت فیل ظفر نشان کہ بی شائبہ تکلف و عالیہ
 تصلفت تا غایت فیلی باین حسن اندام و خوشحوی و باین لطافت و ترکیب و تناسب اعضا
 و نحو منظری بنظر این فدوی در نیامده است و محتمل کہ تا حال واقع نہ شدہ باشد کہ بہ این
 مشابہ فیلی از فیلخانہ والا بہیچ یکی از مریدان ثابت الارادہ عنایت شدہ باشد مع بعضی
 تبرکات ذات البرکات کہ نمونہ طلبہ بانی جہان و رشک نفایس جہان بود فرق عزت را
 باوج دولت رسانید شکر نعم و سپاس آلا و منحصر در اعتراف بعجز و قصود می دانند چہ اگر
 خواہد کہ اداء شکر یک لطف از الطاف گوناگون و تفقہات از حد و حصر بیرون کہ در ضمن
 فرمان عالیشان عطا و عفو عنوان نسبت باین مرید صادق الاعتقاد مندرج بود نماید ساہا
 از عہدہ آن نمی تواند برآمد و اگر در مقام سپاس یک عنایت از عنایات مذکورہ در آید عمر
 نوح و امتداد زمان بان وفا نکنند

اگر ساہا عذر لطف تو خواہم
 ہماں بہ کہ آنرا بہ لطف گزرم
 برون نایم از مہدہ کماہی
 کہ ہم لطف انفراد از عذر خوہی

چون علامات طلوع آن کوکب درخشان از مشارق عاطفت و احسان بہت ظہور یافت
 علی العادۃ المستمرہ کہ لازمہ ارادت و وظیفہ بندگی این مرید موروثی است بہ افتد ام
 استکانت و خضوع استقبال کردہ بوظایف تعظیم و تکریم مراسم ادب و تعظیم تسلیم نمود
 چنانچہ شمعہ ازان شاید از عرضداشت سیادت و عزت دستگاہ مومی الیہ بر ایستادگان

پایه سریر اعلیٰ بمنصه ظهور رسیده باشد و امیدوار است که بعد از وصول مشارالیه به سعادت استلام درگاه خلایق پناه حقیقت صدق ارادت و خلوص عقیدت و انقیاد مطاعه احکام و پروای احکام لازم الاطاعت این فدوی صادق الاراده به مسامع جاه و جلال رسد و به آن وسیله مجدداً در سلک مریدان خاص و فدویان قیوم الاختصاص درآید و بعضی اشارات ذات البشارات و احکام مطاعه لازم الاطاعت که در مطاوی آن منشور اقبال شرف تحریر یافته بود به تقریر دلیپذیر سمات دولت آیات مشارالیه و عزت و فضیلت نصاب شیخ طاهر^{۱۳۲۱} که بیاوری بخت به سعادت آستان بوس آن درگاه آسمانگاه استسدا یافته مشغول مراسم معادوت نموده بگوش جان رسید و همه را سمعاً و طاعتاً از مصمم قلب تلقی قبول نموده توفیق انتحال او امر مطاعه داد و مهرباب از درگاه احدیت سایل است و فیل کجوتی که در فرمان قضا جریان درباب آن اندراج یافته که سرآمد فیلان نامی این فدوی است و فی الواقع فیل نامی جز آن نداشت بموجب اشاره و الا که در تصانعت فرمان قدر تو امان مرقوم بخط قدسی منط که بنام عمده الملک خاندوران^{۱۳۲۲} بهادر شرفصدور یافته بود و نقل آن بنظر این فدوی در آمد قبل از ورود این فرمان عالیشان روانه درگاه آسمانگاه شده است یحتمل که داخل فیلی نه معلی شده باشد با آنکه اطاعت بفعل آمده لیکن چون خالی فرستادن عرضداشت مناسب نه بود و تحفه که قابل فرستادن باشد نزد فدوی نمانده حیرت داشت که چه کند چنانچه سیادت و وکالت پناه مومی الیه بعض خواهر رسانید درین اشنا پیش بعضی تجار الماسی که بوزن الماس^{۱۳۲۳} سابق بود و در آب و رنگ آن رجحان داشت و صاحبش مدعی آنکه الماس کهنه بهم رسید اگر چه ظاهر است که لاس باین وزن هر چند که خوش آب و رنگ باشد لیاقت آن ندارد که تنها فرستاده شود ما بحکم مالایدرک کله لا یتراک کله خریده برار سال آن جبارت نمود لطف کریم و کریم عمیم نذر خواه حقارت آن خواهد شد زیاده ترک ادب نمی نماید.

ظل طلیل سلطنت و خلافت و عظمت و فرمانروای بر مغارق عالم و عالمیان پانیده باد
 (فیاض القوانين تالیف طایفین نسخہ خطی کتاب خانہ و المدحترم دام ظلہ)
 (شاہ جمال نامہ تالیف محمد صالح چاچی)

(۴۹) از جانب عبداللہ قطب شاہ بہ میر فصیح الدین

بر ان نجابت پناہ حجابت دستگاہ کہ حقایق حالات این ملک مطلع و آگاہ اند اینک
 ظاہر است کہ بمقتضائی ارادت موروئی ہموارہ امثال ادام و نواہی مرشد و خدیوہ جہانیاں
 را بہ خود لازم و واجب دانستہ دقیقہ از وقایق اطاعت و فرمانبرداری را فرود گذاشت
 نہ کردہ و نمیکنیم و خلافت رائی جہان ارائی مخصوصان در گاہ گیتی پناہ را ہرگز مجال خطور
 و عبور در خاطر گیر نگان ارادت سرشت نبودہ و نخواہد بود اولاً آنکہ در باب فرستادن
 لشکر بصوب کرناٹک تصرفہ از موقع معدلت حکم جہاں مطاع بار قہ صدور یافتہ چون
 بر عالمیان ظاہر است کہ در وقت نہضت رایات عالیات بصوب برہان پور تمامی
 مخالفان اطراف علی الخصوص جو ہر کند نول شریف و فتنہ انگیزی برداشتہ اکثر پرگنات
 و محلات کند کیوٹہ را بہ تصرف در آورده و بہ این اکتفا نہ کردہ جمعی را بہ محاصرہ کشی
 تعین نموده بملاحظہ آنکہ مباد افساد و آشوب انہا بجائی رسد کہ تدارک پذیر نہ باشد
 و بی اعتدالی انہا بلکہ قدیم نیز سرایت کند حقیقت ان مراتب را بکرات معروض
 مقربان گریاس عدالت اساکس داشتہ حسب الایما تحفظ و میانیت این ملک را از
 فساد فتنہ انگیزان اطراف و جوانب ضرور دانستہ جمعی را بمحافظت و حراست آن
 حدود تعین نموده ایم ہر گاہ از روئے و ثوق ارادت و رسوخ عقیدت و یک رنگی تمامی
 ولایات ما تعلق بہ صاحب عالم و عالمیان داشتہ باشند چہ گو نہ شوند کہ ملک کرناٹک

به تصرف کفار و متمردان ان دیار در آید و آنکه به فرستادن میر جله ارادت کیشان را تحذیر
فرموده اند بر منهایر قدسی سرایر نزدیکان محفل قدس صورت ای معنی چهره ناماست که
ارادت نشان را امید در جابغایت بی غایت و بیم و هراس از قهرمان قهر و بے توجهی
حامی و فرشد جهانیان است و الا، منشینان ادب ال عاطفت و مرحمت صاحب و قبله
دو جهانی را از میر جله که از جمله حقیقت شناسان این ملک است بکدام وجه و جبهه و
سبب شایسته اندیشند باید بود و در باب تمامی پیشکش با وجود آنکه نظر بر احسم
بیدریغ صاحب و مرشد حقیقی نموده مجرا دادن و جوه تامست و صولی را که حقیقت موصول
انها را مکرر بعرض اقدس رسانیده ایم چشمداشت داریم و به سبب اخراجات کلی که
روداده و سرانجام ان بدون فرصت متعسر است حسب الامکان در تهیه ان هستیم و
عنقریب مبلغی سرانجام خواهد یافت درین صورت بغنایت الهی کار با نجا خواهد رسید
که ان زبده حق بنیان این طور مکتوب و حشت آمیزی نوشته باشند و آنکه در باب
جهازات میر جله حکم عالم مطیع زینت صدور یافته بموجب تاکیدات که مکرر شده
یج یک از حال بندر احد نیست که بعجلت عشور اموال و اسباب میر جله که
در جهازات اوست و تعلق به سرکار عالی متعالی گرفته گفتگو نماید نهایت چون از قدیم
الایام عشور اسباب تجاری که در جهازات میر جله و غیره می باشند تعلق به بندر
داشته و در حقیقت اصل داخل بندر همین است توقع داریم که درین قاعده مستمره
ظلی روند و در اتقائی اثار حق اندیشی و نفس الامری موفق باشند.

(۵۰) از جانب عبداللہ قطب شاه به حاجی نصیرا

معلوم آن افایت پناه افاضت و سنگاه عزت و کمالات اکتناه زبده دولتخواهان
کارگاه عمده العلماء و الفضلاء بوده باشد که نقل عرضداشت وزارت و امارت پناه

سیاحی بهوسله را که بتاریخ نهم شهر ذیحجه رسیده نزدان دولتحوزه حقیقت آگاه فرستادیم
 باید بخدمت عالی حضرت سکندر منزلت برادر والا گهر و علیا حضرت مریم سیرت خدیجۃ الزمانی
 همشیره معظمه دامت میا بن اجلایهما سرفراز شده معروضدارند که مابکرات بدو نوشته
 ایم که می باید شما بدستور سابق و انقیاد و فرمان برداری صاحب قدیم خود را
 ملتزم باشید که ما شمارا بهیچوجه پناه نخواهیم داد و سرمرزه آخری بنام سنباه ^{۱۳۶} بجای فرمان صادر
 نموده ایم که دست از استمالت و ولایت هائے آنها کشیده ایشان را به فرماندهی ما
 انهارا قبول نخواهیم داد و امداد و اعانت نخواهیم نمود و عرصه داشت سنباه جی که در نیوقت
 رسیده نقیض این گفتگوست و عبارت صریح که هیچگونه تاویل را دران مجال مداخلت
 نمیتواند بود نوشته که منع حکم شده که ویرویان را قبول داد دلاسا کم و افادت پناه
 رکن الدوله العالیه اخوند ^{۱۳۷} ملا احمد بوساطت مراد علی و رلاش قول دادن آنهاست حالا باخر
 و خدا داد که کلید خزانه نیک و بد صلاح و فساد روزگار است مطارحه و مشاوره بنموده
 خوب تامل فرمائید که هرگاه درین طور امور جزو وی زلال سرچشمه و داد و فاق از آلایش
 خلاف مقصفا بناشد در وقایع عظیمه که زمانه از آن خالی نیست و دفع آن بغیر از موافقت
 و اتفاق صورت پذیر نخواهد بود و بر بنجهود و موافق چه اعتماد خواهد ماند و نهال مخالفت
 بجز افسوس و ندامت چه ثمره خواهد داد و اما را خود از نمایش این صورت با خدا نخواسته
 باشد غبار ملال و کللال بردامن یگانگی و یکتا دلی نشیند لکن چون بر عالمیان ظاهر است
 که بمقتضائی اتحاد و یکتا دلی که در ازل ازال فیما بین مسوبان این دودولتحوزه تحقیق
 پذیرفته مضرت نفاق بهر دو طرف میرسد ازین جهت اظهار این مراتب ضروری شود
 عجب است که هنوز بر دودولتحوایمان ان دوتخا نه ظاهر نه شده که دهر ویان در قول خود
 صادق نیستند و التجا انهایان در کار بے دلی نیست و آرزوی اضطراب برای نگا داشت
 خود بساط مکر و خدعه فرو چیده انتظار منصوبهائے دیگر میکشند غرض ما بدان دودولتحوزه

این قدر را به شرح و بسط تمام بعرض رسانده جواب را عرضداشتت نماید.

(۵۱) از جانب عبداللہ قطب‌شاه به حاجی نصیر

افادت پناه افاضت دستگاہ عزت و کمالات اکتناه زبدہ مخلصان بلا اشتباه
 عہدہ العلماء و الفضل حاجی نصیر معلوم نمایند بعد از رسیدن این فصل الخیر باید بہ ملازمت
 عالیحضرت سلیمان منزلت فریدون شوکت سکندر مرتبت برادر عالی گہر و علیا حضرت
 مریم خصلت بلقیس سریرات ہمیشہ معظمہ دامت میامن عطا فہا و اجلہا سر فرزند شدہ
 معروضدارند از استماع خبر نامزد فرمودن امارت و ایالت پناہ شوکت و جلالت
 دستگاہ خلاصہ خوافین نامدار نقادہ امرائے کامگار خان رفیع القدر سمو المکان
 افضل خان با سپاہ موفور بجانب کرناٹک کہ صلاح دولت ابد طراز متضمن است
 بسی انبساط و خوشحالی قرین خاطر اتحاد ماثر اشرف گردید انشاء اللہ تعالیٰ میامن
 عزم درست و نیت راسخ فتح و نصرت نصیب اولیائی دولت قاہرہ شدہ ہمگی
 مہمات و معاملات ملک کہ نظم و نسق آن از جملہ ضروریات امور سلطنت ابد قرین است
 بروجہ دلخواہ صورت انصرام خواہ دریافت و ظهور این معنی موجب تقویت ایجائی دولت
 جاوید طراز و باعث خذلان اعدای نکال اثار خواہ شد و نیز معروضدارد کہ چون
 بمقتضائے اتحاد و الائتلاف تاملی الآن متحقق است و بعون عنایت لا یمتنائی الہی
 روز بروز اثار جلیلہ این شیوہ مرضیہ در تزیید و تضاعف خواہد بود نیک و بد ہر یک
 از مفسوبان این دولت ابد مدت بدگیری عاید می شود اطوار و اوضاع سببی جوہر
 کند نول کہ دست تصرف بولایت کندی کوٹہ کنی دراز کردہ و اکثر آن ولایات را
 قابض شدہ می شود خلافت آئین یگانگی و یکتادلی است می باید ان عہدہ کار شناسان
 حقیقت آگاہ این مراتب را بطور شائستہ بعرض عالی حضرت سلیمان مکانی و علیا

حضرت خدیجه الزمانی رسانیده نوعی سعی و تلاش بتقدیم رسانند که فرمان منع سدا
مشارالیه از موقف برخاست صادر شود که از آن حرکات که در نظر بیگانگان خلافت
روشن یگانگی و اتحادی نه نماید متقاعد شود البته ازین مقدمات را بروچی که اثر ناه
بر آن مترتب گردد بعضی رسانند حقیقت را بنزدی عرض داشت نماید.

(۵۲) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیرا

معلوم آن افادت پناہ بودہ باشد کہ می باید بعد وصول این فصل الخیر بہ ملازمہ
عالی حضرت سلیمان منزلت سکندر مرتبت برادرہ والا گہر علیا حضرت مریم خصلت خدیجہ سیرت
بلقیس مکانی ہمشیرہ معظمہ دامت میامن ایام عفتہما اجلا ہا رفتہ معروض دارند کہ چون چہر
کشایان صورت قدیر و ایجاب معنی سلطنت این دو دولتخانہ والا مشاوران صورت احتی
بار نمودہ و بدو دست یگانگی و یکتادلی ابواب مقاصد را بر روی مسوبان این دولت
پائدار کشودہ اند ازین دوست کہ چون بدیدہ تحقیق مشاہدہ میفرمایم نیک و بد و لغو
و خیر و شر و صلاح و فساد ہر یک ازین دو دولتخانہ بدیگری راجع است درین صورت
ناگزیر مزینہ راست اندیشی آنست کہ سررشتہ اتحاد را استوار داشتہ توابعی از خصوصہ
حالات ہمہ یک مطلع باشیم و اخبارات اطراف و جوانب کہ ہر یک از مسوبان این
دولتخانہ برسد و دیگری را آگاہ سازند آنچه درین مدت بسمع اشرف رسیدہ خود بلا توجہ
انہا نمودہ ایم اگر درین ایام از اطراف اخباری کہ فردعی از صدق و تحقیق داشتہ باش
باید ما را مطلع سازند و ان قاعدہ مرضیہ و شیوہ ستودہ کہ در استحکام قواعد یگانگی و استمر
ضوابط یکتادلی دخل عظیم دارد در جمیع اطوار می باید منظور نظر دور بین و ملحوظ خاطر حق گزار
عالی حضرت سلیمان مکانی و علیا حضرت خدیجہ الزمانی باشد عرض ان حقیقت آگاہ
باید این مراتب را بروجہ مسطور بعضی میرساندہ جواب آنرا زود عرض داشت نماید.

(۵۳) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی نصیر

معلوم آن افادت پناہ نصیلت و دستگاہ عزت و معالی اکتاہ قدودہ افاضت
 نشان کارگاہ عمدۃ الفضلاء و اسوۃ العلماء بودہ باشد کہ عرضداشت ان افادت پناہ
 درینولاروانہ درگاہ والا پناہ نمودہ بود بر ملازمت کیدن باعالی حضرت سلیمان منزلت
 برادر عالی گہر و بعضی از خصوصیات آن مجلس منور از نظر انور بگذشتہ مضمون ان بوضوح
 پیوست انچہ عالی حضرت سلیمان مکانی درباب دیر رسیدن مراسلات اتحاد آمیز انہار
 فرمودہ اند محقق اندچہ شیوہ یگانگی اقتضائی ان دارد کہ مکتوبات مودت آیات نبودند
 خاصہ درین ہنگام بان خلاصہ سلاطین عالی مقام میرسیدہ باشد از بسکہ خاطر اشرف
 از مشاہدہ سوانح و قایع کلفت اندوز مکدر و متورع است بعراض و نوشتہ جات
 حجاب و ہر کار ہائے طرفین اکتفا فرمودہ بودیم چون ضمیر انور عالی حضرت سلیمان مکانی
 بہ ارسال نامہ ہائی یکتا دلی متعین است مراسلہ محتوی برانہار مراتب اتحاد و یگانگی مرقوم
 خامہ موافات شمامہ شدہ نزد آن افادت پناہ فرستادیم باید نامہ را بنظر انور برادر
 والا گہر رساندہ از جانب اشرف شرابط پریش آزاری کہ رودادہ بودہ بتقدیم رسانید
 بروجہ لایق معذرت بجای آوردن برسم و عادت را بخواہید و انچہ مذکور شود بہ تفصیل
 عرضداشت بنمائید .

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ سید اقا^{۱۳۹} فی سرشکر کلنگ (۵۴)

فرمان جہاں مطاع واجب الاتباع خورشید شعل از دیوان ہمایون خلافت
 مشحون معدلت مقرون جہاں شرف اصدار یافت کہ سیادت و نقابت و اقبال پناہ
 نجابت و وزارت و اجلال و دستگاہ نقادہ مخلصان دو لخواہ خلاصہ ارادت نشان

کار آگاه قدوه حقیقت کیشان گیرنگ سید محمد سر لشکر کلنگ بصوف توجہات
 خسروانہ و شریعت عنایات بادشاہانہ مفتخر و سرفراز بوده بدانند کہ قبل ازین یک جورہ
 جاسوس با مکتوب از جانب بادشاہ ہزارہ عالمیان سلطان مراد بخش بہ ارادہ رفتن بنگالہ
 آمدہ بود و فرمان جہاں مطلع بنام آن زبدہ حقیقت آگاہ عرضہ دریا فتمہ بود کہ انہارا
 مردم خود ہمراہ داوہ مرفہ بان بمقصد رسانند از آن باز خبری رسید کہ جاسوسان مذکور را
 بطریقہی کہ حکم شدہ بود روانہ بنگالہ شدہ آید یا نہ بر تقدیر روانہ نمودن تا یخ رفتن انہا
 معلوم می باید کہ حقیقت این مقدمہ را عرضداشت بر نماید و من بعد امثال این اخبارات
 را بلا توقف بدرگاہ معلی عرضداشت می نمودہ باشند درین باب الواب بسامع و تساہل
 مفتوح نمی کردہ باشند و نیز می باید ہموارہ برائے تحقیق اخبارات جو اسیس بہ طرف
 بنگالہ و اطراف و جوانب سرحد فرستادہ وقایع و سوانح ان حدود را یوماً فیوماً بہ درگاہ
 والا معروض دارند کہ خاطر شریف استماع حقائق حالات ان حدود است درین باب
 تاکید تمامی قدغن عظیم دانستہ بیچ وجہ تحویر تکاہل و تساہل نخواہند نمود و مطابق
 حکم معلی بعمل خواہند آورد۔

(۵۵) از جانب عبداللہ قطب شاہ بہ حاجی محمد شفیع وکیل

حاجی محمد شفیع توجہات اشرف مستظہر و امیدوار بوده بدانند کہ چون در انصرام
 خدمات شائستہ آنصوب از ہمہ جہت اعتماد کلی بان محمد خیر خواہ داریم می باید کہ در باب
 متروکات و مختلفات عمہ مرحومہ بدستوری کہ حکم عالی شرف صدور یافتہ بہ استصواب
 و اتفاق سیادت و شریعت پناہ قاضی ظہیر الدین وکیل آرند و غلامان و کنیزانی را کہ عمہ
 مبرورہ در حین حیات و حال صحت آزاد کردہ باشند و انچہ از نقد و جنس بہرکہ ام انہا
 دادہ منظور داشتہ از قید و بندگی آزاد دانید و باقی خواجہ سراہان و سایر غلامان و

و کنیزان گرجی و غیره هر کدام که لیاقت خدمت حضور انور داشته قابل تربیت باشند آنها را
 ناخطت نموده در موسم آینه مصحوب معتمدی خرج راه داده روانه حضور نمایند و
 آنانی که لایق خدمت و تربیت نیستند به عنایت نواب همایون ما آنها را آزاد نمایند
 و کنیزانی که آزاد اند چه آنها نیک در حال حیات مرحومه آزاد شده اند و چه آنها نیک
 درین وقت آزاد خواهند شد هر کدام از خود وجه معیشتی داشته باشند همان اکتفا
 نموده باقی را بقدر حال قلیلی داده همه آنها را بهر کس صلاح و مناسب دانید بقبیل
 نکاح در آورده بدید و غلامان آزاد شده را نیز بدستور هر کدام را جزوی که وجه
 معیشت آنها شود داده ممتاز و مطلق العنان سازید که هر کجا خواهند بودند و باقی
 متروکات را از نفقه آلات و طلا آلات و سایر اثاث البیت آنچه لیاقت فروختن
 داشته باشد فروخته اول آدائی قروض مرحومه که از سایر الناس باشد بکنید و آنچه
 از قیمت متروکات بعد آدائی قروض مردم باقی ماند آن دو لتخواه در وجه طلب خود بخورد
 و آنچه از اجناس مرصع آلات و طلا و نفقه و غیره که در نزد آن معتمد مریون است همچنان
 مسکوک به حضور انور ارسال دارید اگر از طلب آن معتمد چیزی بماند به متصدیان سرکار
 حکم عالی خواهیم کرد که در حساب آن دو لتخواه مجرا دهند و از متروکات مرحومه اسبابی که
 لیاقت فروختن نه داشته باشد به غلام و کنیز آزاد کرده بهر رسانند.

(۵۶) از جانب سلطان عبداللہ قطب شاه به تعیینان بندر بله گھاٹ^{۱۳۶}

عقیدت اکتناه ارادت انتباه زبده الاماثل و الاشیاء المحمیه مراسم حضرت عسوی
 مور و توفیقات صوری عمده اطاعت کیشان بوفور عنایات بادشاهی و صوفت تو جهات
 شاهنشاهی مستظهر و امیدوار و مفتخر و مباهی بوده بداند که چون همگی خاطر شرف همایون
 بر فیه احوال جمهور انام و تنظیم مالی خواص و خاصه طایفه که میزوی دور بینی و عاقبت

اندیشی از سعادت اطاعت و فرمان برداری و شرف متابعت و خدمت گذاری بهره تمام داشته باشند مصروف است بناء علی هذا درین هنگام نصرت انجام که لوائی اسلام ارتفاع پذیرفته آن دیده سعادت یافتگان نیکو فرجام برهنه نمودنی تأییدات سماوی بشرف اطاعت عزامشار یافته قصبه و قلعه بندریلی گھاٹ تبصرت ادلیائی دولت قاهره در آمده ولایت و قریاتی که توابع و لواحق بد و مسطور است ضمیمه ممالک محروسه شده فرمان تفنا جریان و حکم جهان مطاع شرف صدور یافت که عهد و پیمانی که جلته الملکی مع القاب به بان عمده الاشباہ و بایئامی ماموکه داشته منظور و ملحوظ خاطر اقدس بوده بهیچوجه انحراف از آن جائز ندارند در ضاجوی و آسودگی ان زبده اطاعت کیشان را باعث خوشنودی خاطر اشرف اعلی دانسته در مراعات احوال سکنه و مترددین انجا و قصبه فرو گذاشت نه نمایند باید که ان زبده ارادت نشان کار آگاه قبول و قرار جلته الملکی را در عهد و پیمان راسخ البیان اشرف همایون دانسته از همه جهت مطمئن خاطر باشند و در محافظت قلعه و معموری قصبه و استمالت رعایا و مترددین مساعی جمیله بتقدیم رسانیده از خیر و صوت مردم اطراف و جوانب که غرض اصلی ایشان فساد انگیزی و فتنه جوئی است احتسار لازم دانسته فرو به نیستن نشوند و توجیهات روز افزون خاطر اقدس را شامل حال و کافل امالی و امال خود دانسته نوعی سلوک نمایند که باعث معموری و رفاهیت سکنه و رعایا صادر و وارد بوده معموری بندر شود -

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بنام فتح اللہ بیگ حواله دار محلی پٹن (۵۶)

فرمان جهان مطاع آفتاب شمع واجب الاتباع از دیوان همایون سلطنت مشحون چنان شرف صدور یافت که رفعت پناه عزت و سعادت دستگاه معتمدین

فتح اللہ بیگ حوالدار بندر مچھلی پٹن تہوجہات شاہانہ سرفراز گشتہ بدانکہ سیادت و نجابت و دستگاه فدوی الحجابی میرا محمد حاجب ^{۱۲۶} سرکار فلک اقتدار صاحب عالم و عالمیان و کیلی برائے ضبط اموال و اسباب محمد سعید از نقد و جنس و سایر اشیاء ز فقیر و قظیر انجہ در انجا موجود است تعین نموده فرستاده بایده آن معتمد نیز واقف رہد ہمکی اسباب و اشیائے اورا مفصلاً ضابطہ نماید و ان ضابطہ مفصلہ را با عرضداشت بدرگاہ معلی ارسال دارد و میرطاہر ^{۱۲۷} را نیز موکیل سیادت و حجابت پتہ روانہ حضور موفور السرور نماید دین باب قدغن دانستہ انحراف نورزد۔

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بخان محمد وزیر عادل شاہ (۵۸)

وزارت و امارت پناہ مباعث و ایالت دستگاه بانی مبانی صلاح و سداد نافع بنیان شر و فساد در زمین محیط مجد و علا نقش خاتم صدق و صفارفع الویہ دولت دکامکاری مالک از مد شوکت و نامداری جوہر شمشیر تمام ابہت و اقبال آب گوہر گرانہائی عظمت و اجلال نقش و نگین صداقت رکن رکن سلطنت کبری قدوہ خوانین بلند مکان زبدہ عظمائی عالیشان خلاصہ نیگو نشان و الامتدار نقادہ خیر اندیشان روزگار تمام السلطنتہ البیمہ اعتضاد الخلفاء السیئہ الموفق المویذ خان عظیم القدر رفیع الشان مان محمد بجلال الطاف روز افزون و شرایف توجہات خاطر اشرف ہمایون شرف خصائص و عزابتہاج یافتہ بدانند کہ چون مشیت بالغہ و ارادت کاملہ حضرت بیچون ملت الاوہ استحکام و ارتقاع ابنہ مرصومہ نبیان اتحاد و ارتباط خیر خواہان اخلاص کیشان این دو دولت ابدیونند کہ بنظر تحقیق مزین آسمان وحدت اند متعلق ست ہر آئینہ و آئینہ خاطر اشرف صورت ہرگونہ مطلبی و نقش رواج نوع مدعا کہ بلوہ ہور ہمان مقصد و مقصود بعینہ و مرزات حق نمائی ضمیر مقدس عالیحضرت سلیمان منزلت

کاشفت اسرار قضا و قدر برادر والا گهر بر بنیا ترین و نیکو ترین شمایل انطباع
 انعکاس می پذیرد نیاز صدق این مرام حقیقت رخام انکه خاطر اشرف خطور می کرد
 درین اوقات چون ما بتدارک اختلالی که درین حدود رود داده مشغولیم اگر فوجی از
 نصرت پناه عالیحضرت سلیمان قدرت بحدود کرنا ملک نامزد شود از دست اندازان
 بانظر نه با بالکلیه جمع خواهد شد از آنجا که ضمیر انور عالیحضرت سلیمان مکانی بمتنه
 پذیر صور و ارادت آسمانی است همانا این معنی را راست فرموده ان خلاصه حقیقه
 نشان دورانیش را که ضبط و ربط و نظم و نسق و بند و بست ان ولایت آیتی
 در شان ایشان بجهت و انتمساق بعضی از مهات ضروریه بحدود کند یکجته مقرر فرم
 اند چون از آن بعدن نیکی و نیکو کاری در بر وقت از اوقات خاصه هنگام حدود
 سواخ و ایام سنوح حوادث بر رسم دولتخواهی و آثار خبرت طلبی هر دو دولتخانه را
 اساس تلاش های نمایان و سعی های ب پایان بمنصه ظهور و بروز رسیده و نیز بر
 حقیقت پذیر هر نظر پوشیده و محبوب نیست که هر گاه دست تصرف غیری بآن ملک
 و ولایت دراز شود بدست بغیر منسوبان هر دو دولتخانه محال خواهد بود درین صورت
 می باید خیریت طرفین مطمح خاطر عافیت بین آن قدوه حق اندیشان صلاح گزین
 در حفظ و حراست ان ملک و استمالت اهل آنجا و قیقه فرو گذاشت نکند و بفظ
 خدا داد بدانند که اگر اعیان با اند دست تصرف غیری بآن ولایت دراز شود خلل
 عظیم و مضرت هائی کلی که از حیط تدارک خارج باشد بهر دو دولتخانه راه خواهد یافت
 و خیر و شرف و ضرر این مقدمات بدیهه الاساس را آن عمده و انایان اطوار روزگار
 بهتر از همه کس میدانند چنانچه این مطالب و مصالح و مفاسد این مراتب را بمقتض
 دور بینی و عافیت اندیشی و خیر خواهی که خاطر حق دان آن مرکز محیط دانش و بنا
 محسول است تفصیل تمامه حاجی نصیر اظهار نموده بودند زیاده درین باب با

مکتوبات سلاطین قطب شاهی

بودن و از قبل تحصیل نه دایم همواره در تحت ظلال عاطفت بی زوال عالیحضرت
ایمان مقدس به انتظام بهام خیر اندیشی و دور بینی و موید و موفق باشند -
تحریر غره شهر ذیقعدہ الحرام -

جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ محمد افضل خان وزیر عادل شاہ

امارت و ایالت پناہ وزارت و جلالت دستگاہ مناعت و شہامت اکتاہ
با گوہر شجاعت و مردانگی جو ہر مرات تہو و فرزانگی یکہ تاز عرصہ محبت و اخلاص
ف آرائی معرکہ مودت و اختصاص گوہر تیغ فتح و ظفر سعادت بار نصرت یار خلاصہ
این بلند مکان سلالہ امرائی فیروزی نشان رفیع القدر عالیشان افضل خان
جہات بیحد و تلطفات گوناگون خاطر اشرف اور عز اختصاص و شرف اہتمام
نہ بدانند کہ چون ترقی بر مدارج دولت و اقبال و تصاعد بر معارج جاہ و جلال آن
بہ خوانین مہال موجب انہباط خاطر اشرف است بر آواز استماع خبر بہجت اثر
ز فرمودن برادر والا گہر آن سردار سپاہ نصرت و ظفر را بطرف کرناٹک انتظام
بام ان ملک را من حیث الاستقلال برائے ازین آن نقادہ امرائی نامدار از مفوض
نخن چندان سہرت و شاد کامی قریب خاطر اشرف گردید کہ شرح ان از حیط تحریر
رون است انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ از ناصیہ عقیدت و شہامت ان خلاصہ خوانین
بی الاقتدار ظاہر و لایح است عنقریب مہامت آنصوبہ بروفق دو لتخواہ احیائے
دو دو لتخانہ در حقیقت یکی اند صورت انتظام خواهد یافت چون بر عالمیان ظاہر است
ہمیشہ کار ہائی عمدہ و مطالب ارجمند بہ اتفاق مسوبان این دو دولت بے زوال بہمت
مرام یافتہ در مبادی عزیمت تسخیر ملک کرناٹک طرف ما بہ عالیحضرت سکندر مرتبت
ت مکانی چنانچہ شیوہ مرضیہ این دو سلسلہ علیہ است اتفاق فرمودہ شروع در

استخلاص نمودیم طریقه روابط و یگانگی مقتضی آنست که آن شمردنیه همواره مطلع نظر
حق بین ان خلاصه خاندان شوکت و اقبال بوده آثار یکتادلی و مراسم یگانگی چنان
برقرار ظهور آمد که بهیمنت موافقت ولایت مقبوضه ما از تصرف در آید و چون هرگز خاطر
اشرف آنست که اسباب ارتباط روز بروز از آن سلاله عظماء در تنزاید باشد انشاء الله
تعالی بعد از آنکه بمیان اتفاق ولایت کرنا ملک تبصره مادر آید یک ملک همون برای
تنخواه سبج امرائی و الامکان افضل خان در آن ملک مقرر خواهیم فرمود طریقه دوستی
و یحیی متدعی آنست که همواره سر رشته یگانگی را محکم داشته از کیفیت احوال
مال که موجب سرور خاطر قدر شناس است مطلع می ساخته باشند.

از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ به یکی از امرائی عادل شاہ
(۶۶)

برائے صواب نمائید صور خلاص و اختصا ص است مخفی مانند که عرفی
صداقت طراز که آثار نیک خواهی و صلاح اندیشی از فحوائی ان مستفاد بود در ساعت نیک
بوساطت مجلسیان حضور انور از نظر اشرف گذشته و آنچه از مراتب علیائی دولت خوا
دستی در انظام سلسله دوستی و یکتادلی نواب همایون ما و برانند و الا گهر زبان قلم ارادت
رقم جاری شده بود فرغ سمع اشرف شده جلوه استحسان به نمود بر بنمیر حقیقت اسرار
آن ایالت پناه محبوب و مستور نیست و نخواهد بود که خاطر اشرف همواره مصروف آنست
که شرائط سعی و اهتمام در حفظ مراتب علییه یگانگی بنظهور رسد آنچه مقتضی صلاح حال
و خیریت مال این دو سلسله اند پیوند است بوساطت کار گزاران هر طرف از کمین
بطون بمنصه ظهور آمد بشد الحمد که آنقد و صلاح اندیشان که به دقایق کار و پے بر
به رہنمونی خود و الا از ناصیه حال نقوش نیک و بد استقبال را از می نمایند و الحمد بشد
در استحکام مبانی این مراتب علییه ساعی اند و بنا بر انجمله الملکی علم فرموده ایم که همیشه

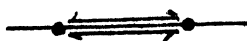
دو لتخواہی برادر والا گہرا منظور داشتہ از انچہ مقرون بہ صلاح حال و خیریت مآل
طرفین باشد فرو نگذارد و ہر گاہ چنان باشد بد است کہ مواد توارد و اتحاد فی مابین
نواب ہمایون ما و برادر عالی گہر دراز دیار بودہ امری کہ خلافت قاعدہ شریفہ یگانگی
و دوستی است در قبیح باب نتائج نخواہد شد۔

از جانیست عبداللہ قطب شاہ بہ بہلول خان و عبد الرحیم خان امرائی بیجاپور
(۹۱)

امارت و ایالت پناہان وزارت و جلالت دستگاہان حشمت و شہوکت
اسامان فرقدین آسمان دولت و اقبال یزین نیک ابہت و اجلال کفیتین نیران عز و علا
صفین عرصہ مجدد علی تیغ دودم نیام شہامت و کامنگاری دودیدہ روشن تہور و نامداری
قلب و جہل جہود یکتادلی و یگانگی میمنہ و میسرہ سپاہ فیروزی و فرزانگی حنانان
والاشان لازم التکریم بہلول خان و عبد الرحیم خان بصوفت توجہات خاص الخاص
لازم الاختصاص خاطر فیض مظاہر اشرف مخصوص و بہتج بودہ بداند کہ عریضہ
درینو لا از روی کمال یکجہتی و موالات روانہ در گاہ معلیٰ نمودہ بودند از نظر انور گذشت و ہنگی
مضامین ان قرع سمع اشرف شدہ مطالب و مقاصد ہر ادہ و خواہش آن شجرہ
دولت و اقبال و نہال جوئبار سعادت و اجلال بحیطہ و ضووح و حوزہ ایضاح در آمد
از انجا کہ بمودائے ارباب الدول ملہون نظر سلاطین معیار جوہر شناسائی دست عالیمحضرت
جنت مکانی فردوس آشیانی برادر مغفور میرور انار انار بر ہانہ نقوش این تردوات و
جانفشانی مارادرناسیہ اخلاص و فدویت ان بازوئی اخلاص قوی یکہنگی و یکجہتی مشاہدہ
فرمودہ برائے این قسم روزی ان وارثان سلسلہ تہور و شہامت را منظور نظر عاطفت
و تربیت ساختہ بین الامثال بوفور عنایت ممتاز گردانیدہ بودند الحمد للہ حقیقت
در یافت و شناسائی و کمال قدر دانی برادر مغفور نزدیک دور گردانیدہ ظاہر گشتہ انچہ

شرط حلال نمکی و جان نثاری بود از آن امارت و ایالت پناهان بمنصفه ظهور رسیده نظر
 به بعضی از مکروهات که زمانه هرگز در آن خالی نیست کرده اظهار اراده زیارت بیت الحرام
 نموده بودند آن امارت و ایالت پناهان را هنوز کجا وقت زیارت حریم است امروز آن
 روز است که بصدق نیت احرام حقیقت منشی بسته طواف کعبه یکدلی و یک رنگی را در پیش
 نهاده همت سازند و بر کشت اتفاق در اختتام و اساق آن دولت پائیدار که ما را
 درین وقت غم انجا پیش از کار خود باید خورد و کوشش نوی نموده باشند سفارش آن ایالت
 پناهان را بر وجهی که اثر آن زود ظاهر شود نواب مهر رکاب فلک جناب علیا حضرت معالی
 زینت بلقیس مکانی همشیره معظمه مکرمه دامت عفتها و عطوفتها نوشتیم که بمبادا جاگیر
 کرنا ملک که بحسب ضرورت تغیر شده خواهد بود تنخواه نقد داده در استر ضلے خاطر و دلجوی
 و قدر دانی آن امارت و اقبال پناهان اجلال دستگامان فرستادیم با وجود این مراتب
 اگر بحسب بضدت و الشحور بودن در آن دربار را مصلحت وقت خود بدانند از آنجا که
 اصلا دوی و جدائی در میان دو تختانه را از خود دانسته به جمعیت خاطر باین صوب تشریف
 بیازند که انشاء الله تعالی در لوازم قدر دانی فرو گذاشت نخواهد شد —

منشات طالقانی خطی کتاب خانه نواب سالار جنگ مرحوم



از جانب شاه جهان بادشاہ ہندوستان بہ عبداللہ قطب شاہ (۶۲)

ایالت و امارت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اہاجد کرام سلالہ اکابر عظام
نقاوہ خاندان عز و علا عقدہ دودمان مجد اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش خلاصہ
مختصان سعادت کیش مورد الطاف ظل الہی مصدر آداب خیر خواہی سزاوار عاطفت
بیکران المخصوص بہ عنایت الملک المنان قطب الملک بہ شمول عنایات پادشاہانہ
مستظهر بودہ بداند کہ چون مابدولت و اقبال بادشاہ اسلام و مروج دین متین حضرت
سید الانام علیہ وآلہ و اصحابہ صلوات اللہ الملک العلم و موبد و مروج مذہب اہل سنت
و جماعیت بر ما واجب است کہ ہر جا حکم اشرف اقدس ما جاری باشد احکام شریعت
غز و ضوابط ملت بیضا را جاری سازیم و آثار بدعت و ضلالت را محو فرمائیم بسامع
جاہ و جلال رسیدہ کہ در ملک آن فلک شوکت علی روس الا شہاد سب اصحاب کبار
کہ اخبار و آثار صحاح سہ و کتب متداولہ شہادت می دہند بر علو درجہ و سمو مرتبہ
آن بزرگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم و قرابت قریبہ حضرت رسالت پناہ در باب آن طایفہ
علیہ با فضایل صوری و معنوی جمع گشتہ می نمایند و آن ایالت و شوکت پناہ آنہا را
منع نمی کند و بہ سزلئے اعمال نمی رساند بنا برین ارزوئے ارشاد حکم می فرمائیم کہ نوعی

نماید که در آن ملک این امر قبیح و فعل شنیع بالکل بر طرف گردد و اگر بدبختی از بی سادتی
 مرکب این امر قبیح شود در هر حال او را سیاست نماید اگر این چنین نمی کند معلوم می شود
 که آن امارت پناه باین معنی راضی است درین صورت بر ما فرض می شود که در گرفتار
 آن ملک شده مال اهل آن ولایت را بر خود طلال دانیم و خون آنها را بدرشتناسیم دیگر
 بعرض رسیده که خطبه در آن ملک بنام والی ایران میخوانند هر گاه آن ایالت دستگاه
 دعوی مریدی مانوده باشد با والی ایران چیرا رجوع دارد می باید که بعد ازین نام
 والی ایران در خطبه بخوانند و در آن ملک خطبه بنام نامی و القاب سامعی ما مزین باشد
 دیگر چون مبلغی کلی از بابت پیش کش و غیره آن امارت پناه را باید داد ضرور بود که
 بنده فهمیده معتمدی را بانصبوب بفرستیم ارشاد می که آن ایالت دستگاه را
 باید نمود بر زبانی او حواله نمائیم تا مقدمات مسطورانصد را خاطر نشان او نماید که
 ما بدولت و اقبال نظر بر وفور اخلاص و اعتقادی که پدران ایالت پناه سلطان
 قطب الملک مرحوم نخدمت ما داشته و خدمتی که از آن مرحوم بوقوع آمده این همه
 عنایات پادشاهانه نسبت بر آن قطب فلک عظمت می فرمائیم و آن ملک را با و مرحمت
 می نمائیم و مقرر می کنیم که بشرط استقامت بر جاده دولتی و اطاعت و انقیاد حکم
 جهان مطاع عالم مطیع و ادای مطالبات خاصه شریفه بعد از این ضروری از اولیائے
 دولت قاهره به آن ملک نرسد و موازی مبلغ مذکور از جواهر نفیسه و مرصع آلات ثمینه
 و فیلان بے عیب کلان نامی روانه درگاه والا گرداند و الا یقین داند که اگر توفیق این
 احکام نیافت و به این ارشاد مستر شدند گشت و بروشی که حکم جهان مطاع شرفصدور
 یافته پیش کش مذکور روانه درگاه عالم پناه نه گردانید افواج قاهره و عساکر منصوره پادشاهی
 بدان ملک در خواهند آمد الوقت انچه بان ملک و اهل آن ملک برسد از نتایج اعمال
 خود خواهند دانست -

(شاه جهان نامه الموسوم بعمل صالح تالیف محمد صالح کتبه مطبوعه)

هند نامه شاه جهان بادشاه هندوستان به سلطان عبداللہ قطب شاہ گولکنڈہ

(۹)

ایالت و شوکت پناہ عظمت و حشمت دستگاہ عمدہ ارباب دول قدوہ اصحاب
 زبده مخلصان ارادت کیش قطب الملک به عنایات بی غایت پادشاهانہ مستنظر
 ده بدانند کہ چون درین دلا آن قطب فلک ایالت به یاور ی بخت اختیار بندگی و
 اعت این درگاہ آسما نجاہ نموده خطبہ را کہ مزین بنام نامی خلفاء راشدین ہندمین
 نمون اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و مجلی بالقاب سامیہ ما بود در ملک خود بدوس منابر
 ند آوازہ گردانید و وجوہ در اہم و دنا نیر را بکہ مبارک ماسکوک می نموده باشند و
 نیکشی کہ مقرر فرمودہ بودیم بدرگاہ والا رسال داشت و قبول نمود کہ از جملہ انچہ
 نظام الملک میداد ہر سال دولک ہون را کہ ہشت لک روپیہ باشد بہ سرکار خاصہ
 ترفیہ رساند بنا برین ما تقصیرات گذشتہ اورا عفو فرمودیم و ملکی کہ در تصرف آن
 عمدہ ارباب دول است بر او مقرر و مسلم داشتیم خدا و رسول خدا شاہ این مراتب
 ماختہ حکم می فرمائیم کہ مادام آن قطب ملک ایالت و اولاد و احفاد او بہ شروط مذکورہ
 مل نمایند و خلافت آن نہ کنند انشاء اللہ تعالیٰ از ما و فرزندان کامگار نامدار برخوردارا
 امرائے عالی مقدار ما ضرری بآن ملک مرید نخواہد رسید و خلافت معہودی کہ درین
 روح طلا کہ در ثبات ثنائی لوح محفوظ است منقوش گشتہ بہ عمل نخواہد آمد و این قرار
 سلا بعد نسل و قرن بعد قرن ہچوستہ سکندر استوار خواہد بود - ہفتم شہر ربیع الثانی
 سنہ ہزار و چل و شش ہجری مطابق ہفدم ماہ شہر یوہ سنہ نہ جلوس مقدس تحریر
 رفت -

(از کتاب فیاض القوائین تالیف فیض خطی

کتاب خانہ والدہ محترم دام ظلہ

(۶۴) از جانب پادشاه هزاره مراد بخش به سلطان عبداللہ قطب شاہ

ایالت و امارت پناه شوکت حیثیت دستگاہ نصفت و جلالت انتساب فتوت
و عدالت نصاب نقادہ دودمان عزت و علا خلاصہ خاندان مجد و بہا قطب فلک سعادت
مرکز دائرہ دولت جوہر مرات صفیت و صفا فروغ ناصیہ رفعت و اعتلا زبدہ ارباب
دول قدوہ اصحاب ظل سنوار اقسام اعطاف و اکرام شایستہ اصناف اعزاز و احترام
مورد عنایات بیکران پادشاہی مطرح انصاف نامتناہی عمدہ خیر اندیشان بلند مکان
سلامہ دولتخواہان رفیع الشان المخصوص مزید اللطف و الاحسان الموبد بمواہب الملک
المنان مخلص نیک اندیش و فاکیش بغایات و مراحم گوناگون سلطانی کہ نسخہ تائیدات
روز افزون آسمانیست موبد و مستظهر گشتہ بدانند کہ سیادت مآب سعادت نصاب
سید عبداللہ بہ رفاقت سیادت و نقابت مرتبت صفوت نجابت منزلت مخلص مسعقد
میر ابو القاسم باستلام عقبہ و الائی سلطنت جہیہ مراد برافروختہ عرضہ داشت آن
قطب فلک عز و علا مشتمل بر مراتب اخلاص و خیر اندیش و متضمن بر سرور و عقیدت
و وفاکیش با پیش کش از نظر سامی اثر گذرانیدہ سرمایہ سعادت دین و دنیا اندوخت
چون مرتبہ صدق سداد و حسن اعتقاد آن خلاصہ دودمان سعادت نشراد در پیش ازین
ایام شادی آمود کہ بلدہ برہان پور بفرورد و موبک مسعود محسود امصار و بلاد بود شوارق
آئینہ آن از صفحات احوال سعادت اشتعال برائے انور پر تواند اختہ خاطر فیض مظاہر
را بخود راغب و ناظر ساختہ بود درین ولا از تحریر خامہ اخلاص تصویر عقیدت پیراد
تقریر میر مشارالیه کہ در صحبت ہای مستوفی و مکالمات فراوان معرفت دشناسای
بظاہر احوال و بواطن خاطر آن ذوی المکارم و المفایر ہم رسانید و سید عبداللہ مذکور
کہ در طریق نمک خوارگی و حق شناسی را چنانچہ حقیقت بنیان و فاکیش پسند و حقوق

گذران خیر اندیش به کار بند خوب ورزیده گواه راستی و درستی خود در آستین دارد و از
آمین شگاه و شک و گمان برآمده به مجلس صدق و ایقان شناخته کاشمیس فی وسط السماء
تقین مبرهن گردید تو جهات خاطر فیض تأثر یکی بده کشیده و عنایات باطن و ظاهراً هر از ده
بصدر رسیده چنان نبوده باشد چون نیم فرود دید که راستی و راستکاری و ضیعت محمود
و پسندیده که نهال دولت و دین را بار آورد و استقامت و استواری خود طریقہ ایست
سجده و گزیده که نهایت امن و امان و عافیت را پیوسته بیاورد بهر حال چون بکوب
فیروزی قرآن نصرت عثمان حسب الطلب حضرت خداوند و جهان و پیر و مرشد جهانیان
بجهت استخلاص قندلار از نصرت طایفہ ناہنجار که از باطل گرانی و تباہ رانی بوزامت مال
این خیال سراسر وبال که مقدمہ اذبار و فاجعہ زوال اشیائست پے نبرده اند درین ولا
بیمنت و مبارکی و بمعنائی سعادت و نجاتی روانہ حضور سراسر و تمام نور است
از آنجا که نظرات رحمت آئین برگزیده بآن ایزد جهان آفرین مثل نور آفتاب نزدیک
و دور را علی السوئیہ محیط و بعید کیسان و مساوی است باید که بعد مسافت را حجاب نظر
بهر اثر خورشید فرمان انگاشته همواره چشم امید بر نوید عنایت جاوید داشته باشند
و پرده اشارات و ایما و از روئے قضایائے ضمیر بر انداخته به تصریح مطالب و تنقیح
غایات می برداخته باشند که بالمشافہ بعرض مقدس رسانیده کارها حسب المدعا
ساخته آید هر چند درین باب احتیاج به اظهار آن عمده دولتمندان سعادت یار نیست که
بمقتضائے وفور عنایت و تمام مرحمت آنچه از خلوص عقیدت و صفای نیست آن زبده
رباب ارادت برائے آئینہ تمثال سلطانی یافته و قدر دانی درآمده به شرح و بسط مذکور
فضل دولت و اقبال پادشاهی گشته در ترجیح و تقدیم رتبه آن قطب فلک ایالت
بر دیگران بوجه شسته کوشش فراوان بکار خواهد رفت اما اگر مطلب از ملتسمات خاطر
غلاص پرست که نظر معظم و دشوار پیش رفتن آن یا بعدم اقتصائے وقت و زمان و غیره

ضمیر ساخته درین مدت به اظهار آن مبادات نموده باشند یا بعد ازین روی دهد دلایل
صریح غرضه داشت نمایند که انشاء الله تعالی و تقدس بحسب خواهش و آرزو بے مظنه
نقش دلخواه صورت خواهد بست و پیوسته به امداد و عنایت سلطانی مستظهر باشند که
خبرداری و ترقیه احوال و ترویج جوهر عقیدت اخلاص مرکز دائرہ رفعت و اجلال
ذمت همت و کلاهی دولت لازم و در هر جا که ریایات فیروزی آیات باشد تکفل و دید
بانی حال واجب محتمل است از روی غایت عنایت و مهربانی خلعت خاصگی بالعلم
و شمشیر خاصه و دیگر تبرکات مرحمت فرموده مصحوب سیادت پناه لایق المرحمه والا حصا
میر اسمعیل که از قدیمیان معتمد بارگاه سلطانی است فرستادیم باید که مشارالیه را زیاده
سه چهار روز نگاه نه داشته بالایق العنایت والا حصان آقا نور از حضرت رکاب سعادت
انتساب نمایند پنجم شهر ذیقعدہ جلوس ستم سنه خلافت تحریر یافت -

(۶۵) از جانب شاه جهان بادشاه به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه اما جد کرام عمدہ اکرام عطا
نقادہ خاندان مجدد علا سلالة دودمان اجتناب و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش و
متخصصان سعادت کیش مورد الطاف پادشاہی سنرا و اعطاف خلیفہ الہی منظر مراد
نمایان ہبسط عنایات بیکران شایستہ عواطف احسان المخصوص بمواہب الملک المتنا
قلب الملک بتوجہات و تملطفات پادشاہانہ عز و افتخار و استظہار یافتہ بہ دانہ
عرضہ داشت ہائے کہ درین والا مبنی از خلوص اخلاص و رسوخ اعتقاد و حس
ارادت و کمال فدویت بدرگاہ خلافت پناه ارسال داشتہ بود از نظر اشرف اقد
گذشت و موجب مزید عنایات پادشاہی و وفور مرحمت ظل الہی گشت و یک قط

الماس برسم پیشکش مصحوب ملازم اعتقاد سلطنت و فرمان روای اعتماد خلافت و کشور
کشائی قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے میغ الشان جملہ الملکی علامی سعد اللہ خان اہد
غمودہ بود از آنرو کہ مفید و بے عیب خوش اندام بود بدرجہ پذیرای رسیدہ انشاء اللہ تعالیٰ
رآیات اقبال بہ برہان پور و دولت آباد نزول اجلال میفرمود از آن مرید تمام اخلاص
واز پیران مخلص خاص اخیال در جملہ پیشکش کہ نقد مقرر بیک مشت گرفتہ می شد بنا بران
حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر میشود کہ آن ہمبیط عنایات در جملہ مشت لک روپیہ
پیشکش مقرر ہر سال نصف نقد و عوض نیمہ دیگر فیضان بے عیب از زوادیہ فرستد
اگر قیمت مقرر نمودہ آن قطب فلک امارت مناسب خواہد بود حکم خواہد شد بعد ازین
نیز بدل نیمہ پیش کش اخیال بفرستد والا ہمین یکبار قبول کردہ خواہد شد و بس و مقرر
خواہد گردید کہ پس ازین بائین پیشین وجہ پیشکش مقرر می نقد می فرستادہ باشند و
چون بار دیگر لائق الرعایت عبداللطیف بچہتہ انجام فرمایش جمعیت محلی ٹن
از حضرت خلافت معین گشتہ بر لیغ معلی کرامت صدور می یابد کہ مبلغ دو ہزار ہون
و صد و بیست نفر جمعیت ساز با و قوف کہ در فن خود ہمارت تمام داشتہ باشند در موضع
کمرور من اعمال محلی ٹن مومی البیہ را بر طبق فرمایش اقدس ہیہا ساختہ بہ پیشگاہ حضور
سرپانور بیاد و طلب نقدی اورا از ابتدا غرہ آذر ماہ سال بست و ہفتم جلوس اقبال
مانوس تا آخر آبان سال بیست و ہشتم بعد ملاحظہ داغ و تصحیحہ مطابق فرد جدگانہ
کہ باین منشور لامع النور مرسل شدہ بوی برساند کہ تمام این مبلغ در پیش کش مقصری
آن ہمبیط عنایات بے پایان محسوب خواہد شد از روئے عنایتی کہ در بارہ آن مورد
مراحم بیکران داریم خلعت خاصہ فاخرہ برسم ترک بدست مشار الیہ فرستادہ ایم
عنایت اشرف اعلیٰ برادر بارہ خوشن روز افزون شناسند بتاریخ ۱۴ شہر رجب سنہ
از جلوس مبارک موافق سنہ ۱۰۶۵ ہجری تحریر یافت -

(۶۶) از جانب شاه جهان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

چون عرضہ داشتہائے آن خلاصہ مریدان اخلاص کیش و از عرضہ داشت معتمد درگاہ عبداللطیف ظاہر شد آن کہ قطب فلک ایالت انقیاد تمام احکام مطاعہ نموده بنا برین از روی کمال عنایت این فرمان عالی شانرا کہ بمنزلہ عہدنامہ است فرستادیم این عہد و قول مارا بمجوسہ سکندر شاہ شہید شمس الدین بادشاہ کہ تا انجانب امری کہ خلاف این قرارداد باشد سر نہ زند ازین طرف ہرگز تغیر از عنایت و مرحمت پادشاہانہ نسبت بآخرید زادہ حقیقی امرے دیگر بوقوع نخواہد آمد می باید کہ روز عید قربان عبداللطیف را بایشکیش بطریق کہ در متن این فرمان والا حکم شدہ روانہ درگاہ عالم پناہ ماسازد۔

(۶۷) عہدنامہ از جانب شاہ جهان پادشاہ بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اکارم عظام سلالہ امجد کرام عضادہ خاندان مجدد علا خلاصہ دودمان احتیاد اعتنا زبدہ مخلصان صلاح اندیش قیوہ متخصصان سعادت کیش مورد الطاف بادشاہی مصدو آداب خیر خواہی سزاوار عوامت ناقتنا ہی قطب الملک بوفہ الطاف پادشاہانہ مفتخر و مستظہر گشتہ بدانکہ عرضہ داشتہائے کہ درین والامتواتر و متوالی نوشتہ بدرگاہ غلایق پناہ ارسال داشتہ بود از نظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشت و از مضمون عرضہ داشت ہائے آن قطب فلک ایالت و شوکت و از عرایض فدوی بلا اشتباہ عبداللطیف چنین ظاہر شد کہ آن قطب فلک ایالت جمیع احکام جہان مطاع عالم مطیع پادشاہی را قبول نموده و بتایخ روز پنجشنبہ ۲۶ رفروردین ماہ از روی کمال اعتقاد و فوراً خلاص در مسجد

جامع شهر گلکنده خود حاضر شده خطبه را که مزین بنام نامی خلفائے اربعه و مشرف بالقاب سامی بوده بلند آوازه گردانید و وجوه دراهم و دنانیر را بسکه مبارکه آراسته و پیراسته ساخته و قبول نموده که مطالبات پادشاهی را بروشنی که شده مصحوب آن معتمد درگاه والا ارسال دارد که بخزانة عامه واصل سازد و هر ساله دو لک هون سیورای که بست لک روپیه باشد بے عذر بے سرکار خاصه شریفه برساند و همیشه باد و لتخو امان این درگاه معلی از صمیم قلب متفق اللفظ والمعنی بود با مخالفان مخالفت باشد و التماس آن نموده بود که شاهزاده والا گهر عالی مقداره نامداری که بعد از نهضت آیات جاه و جلال بجانب الخلافه درین سرحد خواهم گذاشت راتق و فتق معاملات این صوبه و این سرحد را برای زرین آن والا گهر مغفوض خواهم گردانید حکم فرمایم که از حال آن قطب فلک شوکت و عظمت خبردار بود که از بیجا پوریان آسیه بملک آن قطب فلک ایالت نرسد و اگر کار نزاع انجامد افواج قاهره را تعیین نماید که ممد و معاون آن قطب فلک ایالت باشند و نیز التماس نموده بود که حکم فرمایم که دو لک هون که مقرر شده که هر ساله آن قطب فلک شوکت بمرکار خاصه شریفه برساند سال بسال بجهت اخراجات این صوبه بخدمت آن شاهزاده نامدار کامگار بفرستد تا باعث ازدیاد توجه آن والا گهر در باب حمایت و امداد آن قطب فلک عظمت گردد و نیز التماس نموده بود که حکم جهان مطاع عالم مطیع صادر می شود که اگر بیجا پوریان در مقام آن نشوند که از آن قطب فلک شوکت چیزی بگیرند و آن قطب فلک ایالت استمداد از آن شاهزاده بختیار کامگار نماید و آن کامگار نامدار امداد ننماید و لا علاج آن قطب ایالت چیزی ببیجا پوریان بدهد آنرا از جمله دو لک هون مقرری هر ساله محروم یا بد و همچنین التماس نموده که از جمله این سه و دو لک روپیه که از بابت مطالبات سابق حکم فرموده ایم که مصحوب غلص بلا اشتباه ملا عبد اللطیف از نقد و جنس بدرگاه والا درین والا ارسال دارد و هشت لک روپیه را درین مرتبه موقوف داریم و مقرر فرمائیم که ارسال آئینده بادو لک هون مقرری

آن سال به سرکار خاصه شریف رسانند ظهور این مراتب چون دلالت بر وفور اخلاص و
 صدق اعتقاد و کمال انقیاد آن قطب فلک شوکت و ایالت می نمود و عنایات
 پادشاهانه در مرتبه اعلیٰ شامل حال آن قطب فلک ایالت و نصفت گردیده مقرر فرمودیم که
 بشرط آنکه در آن ملک خطبه را بروشنی که میخوانده اند بالکل بر طرف ساخته همیشه خطبه را که
 مشرف تبصریح اسمی مبارکه خلفائے اربعه که ارکان دین مبین اند و مزین بنام نامی
 بوده باشد بروس منابر میخوانده باشند و پیوسته سکه را که بر زر می زنند سکه مبارکه باشد
 و چنانچه قرارداد هر ساله از ابتدائی سنه جلوس مبارک دو لک هون سیورائے که
 هشت لک روپیه بوده باشد بے عذر به سرکار خاصه شریفه و اصل باین طریق سازد که پیش
 شاهزاده و الا اگر که درین صوبه خواهد بود بفرستد و اگر شاهزاده نامدار عالی مقدار
 درین صوبه نباشد برائے صاحب صوبه مذکور باشد ارسال دارد تا صرف نماید و هم چنانکه
 تعهد نموده همیشه باد و نتخواهان این خلافت کبریٰ از صمیم قلب متفق اللفظ و المعنی و با مخالفان
 دولت عظمیٰ بوده باشد و در حضور معتمد درگاه و الاما عبد اللطیف قسم به مصحف مجید و فرقان حمید
 یاد نماید که خلافت این مراتب را بعمل نیاورد و نوشته نیز بر طبق آنچه درین مراتب قرارداد
 به مهر و خط خود به دہد و سیم و دو لک روپیه از باب پیشکش سابق و غیره که نزد آن قطب
 فلک شوکت است به این روش و اصل سازد که بیست و چهار لک روپیه آنرا بالفعل
 مصحوب معتمد درگاه ملا عبد اللطیف به این طریق به فرستد که الماس کلاں نفیس بے عیب در آن
 پیشکش داخل باشد و چون کان الماس در ^{آن} قطب فلک شوکت است داشتن آن
 قطب فلک ایالت این قسم الماس ہارا محقق است و نیز مختل باشد که آن پیشکش بر باقوت
 نفیس و مرصع آلاقی که نقاشی داشته باشد و صد زنجیر فیل پنجاہ فیل نیز از قسم کلاں و خورد
 و میانہ چند زنجیر از آن جمله کلاں خوب صورت باشد و پنجاہ زنجیر فیل دیگر آدہ و تئمہ
 را نقد و جنس موافق قیمت وقت به دہد و هشت لک روپیه دیگر را در او اخر سنه جلوس

ہمایوں ماہمشت ملک روپیہ مقرری سالی مذکور بہ سرکار خاصہ شریفہ واصل ساز و تمام غلیمتات
 آن قطب فلک ایالت کہ در صدر این فرمان حضرت عنوان مذکور شدہ بدرجہ قبول ہوصول باشد تعلق کہ
 بتصرف آن قطب فلک شوکت است بہ آن قطب ایالت نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن متعلق باشد
 و آسیبہ بہ آن ملک از لشکر ظفر اثر ہرگز نہ رسد و نیز حکم فرمودیم کہ اگر مردم بیجا پور متعرض
 ملک آن قطب فلک ایالت کردند از شاہزادہ ہائے عالی مقدار نامدار کامکار و امراء
 ذوی الاقتدار ہر کہ در صوبہ دکن بودہ باشند مانع مردم بیجا پور شود و امداد آن قطب
 فلک ایالت نمایند نہ گذارد کہ آسیبہ از مردم بیجا پور یان بلکہ آن قطب فلک حشمت
 برسد و فرمان عالی شان علیحدہ نیز درین باب صادر شدہ با این فرمان سعادت نشان
 فرستادیم اگرچہ احتیاج بان ^{۱۵۹۹}منہ نبود چہ از وضع عادل خان چنین معلوم می شود کہ
 انشاء اللہ تعالیٰ او ہم پہلوی نظام الملک خواہد نشست و برین تقدیر ہر قدر آسیبہ کہ
 از نظام الملک بہ آن قطب فلک ایالت متصور باشد کہ برسد از عادل خان ہم متصور
 خواہد بود و نیز مقرر ساختیم کہ تکلیف پیش کش دیگر زیادہ برین دو ملک ہون ہر سالہ بر آن
 قطب فلک شوکت نہ نمایم بلکہ آن قطب فلک ایالت را از تکالیف دیگر سوائے آنچه
 درین فرمان والا مسطور گشتہ معاف داریم و این قرارداد از طرفین نسلاً بعد نسل و قرناً
 بعد قرن ملوک و مرعی بردہ ہمچو ستہ سکندر راسخ و ثابت باشد بچہ مزید اطمینان خاطر
 آن قطب فلک ایالت این فرمان عالیشان را کہ در حقیقت عہد نامہ است مزین
 بہ نشان ^{۱۶۰۰}پنچہ مبارک گردانیدیم می باید کہ بنوید این عنایات پیغامات مفتخر و مستنظر بودہ
 پیوستہ بر جادہ اطاعت و انقیاد مستقیم بودہ باشند و در حفظ شرائط مذکور کما یغنی بکوشد
 و در ملک خود بخاطر جمع بدعائے بقائے عمر دولت روز افزوں اشتغال داشته باشد
 ۹ اردی بہشت -

از جانب شاه عباس ثانی بادشاه ایران به سلطان عبداللہ قطب شاہ گولکنڈہ و حیدرآباد

(۹۸)

آعضان شجرہ ریاض الفت و ووداد و ثمرہ فرخندہ اثر نہال حدیقہ یکتا دلے و اتحاد
اعنی صحیفہ طراز و معاوضہ صداقت انجام مخالفت آغاز حضرت سلطنت و جلالت پناہ
اہبت و نصفت نگاہ شہاست و بکالت انتباہ عالیجاہ نقادہ دودمان سلاطین کامگار
خلاصہ خاندان خواقین نامدار مزین سریر سلطنت و جہان بینی جالس اورنگ اہبت و
کامرانی المخصوص بنیائتہ الملک الاکہ نظام السلطنتہ والجلالتہ والابتہ والحثمتہ والعظمتہ
والبالہ والعز والامتنان سلطان عبداللہ قطب شاہ ادام ایام اقبالہ واجلالہ سرلہ
مایتیمناہ کہ منظر آثار اتحاد قدیم و مصدر اطوار عہد قدیم است در نیکو ترین زمانی کہ
ساغر صہبائے نشاط و کامرانی در کف ساقی الطاف سبحانی لبریز مدعا و شاہد کامیابی
و مطلب رواے درخواستی انجمن دولت روز افزون بہ دلکش ترین صورتی جلونما بود
نشر شمیم الفت و یک جہتی نمودہ انبساط بخش خاطر مہرگزین و موجب انتعاش طبع
سپہر آیین گردید و از شہد ثمرات عبارات دکستی آیات کام خواہش را لذت آمود
روابط الیقام گردانید انچہ از صادرات احوال فرخندہ مال و بد عہدی و ناستودگی
اعمال والی ولایت ہند و اتباع رویتہ الاوضاع او پیرایہ المبالغہ و اعلام پوشیدہ بلہ
در خلوت کدہ منمیر مہر نظیر از نقاب حجاب برآمدہ جلوہ ظہور نمود مقتضی اطوار خیر خواہان
دولت و اخلاص کی شان لازم العقیدہ آن بود کہ در ہنگامی کہ گروہ بد عہدست پیمان
در مقام تسلط و فتنہ انگیزی و طغیان در آمدہ بدست بی شرمی پردہ از رخسار قبول
و قرار یسجدار خود بر میداشتند تہیہ انظار این امر لازم الاعلام را ضمیمہ مراتب دو لتخواہی
و محرک مواد روابط قدیم شاہنشاہی ساختہ نیروی استمداد و معاونت اولیئے دولت
فیروزی نوایر فساد و عناد آن گروہ مخدول للعاقبتہ را کہ بغض و عداوت شیعیان

آل اہلار پیوستہ پیش نہاد بداندیش ساختہ اند تسکین بخشید تا آثار معاضدت و موافقت
نسوبان دودمان والا بر عالمیان ظہور یافتہ دست جرات و پائے جسارت معاندان
کشیدہ و بریدہ گرد و باری چون ایام تلانی و انتقام باقی و اسباب معاونت و معاضدت
بیان الطاف سبحانی بر حسب مرام آمادہ و وافیست بہ امداد بواطن قدسی موطن حضرات
عالیات صدرہ مرتبات قوی دل و مطمئن خاطر باشند کہ عنقریب بانصرت و فیروزی
قربن ^{پیشانی} رشید کامیابی و مطلب روانی ہمنشین خواهند بود و درین ایام کہ اساس دولت
گور کانی در اختلال و قوایم سریر سلطنت آن سلسلہ متفرق الانبیان از سیلاب حوادث
و انقلاب و معرض زوالست مناسب غیرت دینداری و مقتضی ناموس سلطنت و نامداری
چنان می نماید کہ صدر نشین ایوان سلطنت عادل شاہی کہ در ہر باب سفارش اشفاق آمیز
بر آن مہمہ قواعد آداب دانی نگارش یافتہ کہ برسم و آئین آبا عظام و الامقام
شیوہ مرضیہ وفاق و حسن یکجہتی و اتفاق بجدی و وضعی سلوک دارند کہ بمیامن برکات
آن مخالفانہ اکمال رعب و ہراس حاصل و از آن تسلط و اقتدار ابواب کامیابی
مسدود و باطل گردد و بموافقت تام در تحصیل نام و تدبیر اعدای بد فرجام کوشیدہ
بہ شعلہ تیغ بے دریغ تدارک و تلانی عرصہ مالی و سیاحت اقبال راضیا و صفاد بخشند
از انجا کہ شمایل اخلاص و اوضاع آن زندہ مجبان عقیدت کیش با وجود بُعد ظاہری پیوستہ
منظور نظر عاطفت اثر می باشند خاطر ہرگزین اشرف را بہ اختتام اسباب کامرانی و دوام
سلطنت و جہان بینی بہ اعلیٰ مراتب تصور نمودہ در طی تحصیل مطالب آنچہ شائستہ اعلام
دانند بہ پیرایہ اہلار در آورند کہ در ہر باب شرایط معاونت ظہور مسدود در این وقت
بجہت تشدید مبانی الفت و دواد بندہ زادہ قدیم مقرب الحضرت العلیہ العالیہ
الحاقانیہ میرزا ^{میرزا} المقیم کتابدار خاصہ شریفہ را روانہ النصیب با صواب فرمودیم کہ دخلوت
سرائے حضور نشر و اتحکام گلزار محبت و مودت نمودہ بعد از ادراک چگونگی حالات و مکتوب

خاطر که حواله به اعتماد و راست گفتاری اوست مراجعت نموده بمودت و دوستی کامی آن
 عالی منزلت ضمیمه مهر تنویر اثرش را قرین انبساط گردانند مشائر الیه را بنا بر میلان ضمیمه
 انور به دریافت استقامت احوال گرامی بزدوی رخصت انظرف داده مرغوبات
 و مخزنات خاطر شریف را لباس شائسته آنها و اعلام خواهند پوشید که بعون
 عنایت الهی کار گزاران دولت ابد مقرون شرف حصول بخشندگلهائے آمال از نسیم
 تائیدات شگفته و خندان ریاض کامرانی همیشه سرسبز وریان باد-

(۶۹) از جانب شاه جهان به عبداللہ قطب شاہ

سیادت و نقابت پناه بخابت و صفوت دستگاه عمدة الملک رکن السلطنۃ
 القاہرہ لایق العنایتہ والالطاف الجلیلہ خان سعادت نشان صاحب سیف
 و القلم جملۃ الملکی مدار المہامی معظّم خان بتاریخ ۲۵ ماہ رمضان المبارک بسعادت ملازمت
 سراسر سعادت مستعد گردیده بخدمت وزارت کل ممالک محروسہ و منصب شہزادی
 ذات و شش ہزار سوار سرافرازی یافت و بغنائیت خلعت خاصہ و شمشیر مرصع
 و قلندار مرصع و پنج لک روپیہ نقد و دو صد اسب و دو فیل در امثال و اقراں مفتخر
 گشت و روز بروز بغنائیات تازہ سر بلندی می یابد و از روی ارشاد عنایت و
 مرید نوازی بہ آن نقادہ مریدان درست اخلاص می فرمایم کہ آدم کار آمدہ کار کردہ
 کار دان کم بہم می رسد خصوصاً این قسم شخصی کہ لیاقت وزارت مثل ما پادشاہ
 عظیم الشان ظل اللہ داشتہ باشد قدر او را بسیار بایستہ دانست و گفتہ ارباب
 حسد و غرض را کہ مصدر بچگونہ کاری نتوانند شد و اصلاً نظر بر دولتمندانی صاحب
 نہ داشتہ بجهت غرض خود چیزی چند بگویند و دولت خواہ راناد و لتخواہ سازند

گوشش بنانسته کرد که حفظ جان خود و فرزندان و پاس عزت و نگارداشت ناموس همه کس واجب و لازم است دیگر آن ایالت منزلت خطی با بلا عبد الصمد مذکور به این مضمون نوشته بود که خان مشائر الیه از جانب ما قبول نموده بود که مبلغ چهار لک هون که بست لک روپیه باشد بخزانة والا تقدیم رسانیم و مبادله آن بعضی از ولایات را مثل ایگور و راجمندری و غیره تا وصول شدن این مبلغ به تنخواه من مقرر کند که مردم من عمل نموده از به وصول رسانند گفتیم خوبست اما کاغذ و سندی در میان نیامد و از جمله ولایات مذکور بعضی از ولایات که ان طرف دریائے مرتضیٰ ^{۱۶۵} مگر بود خاندن بورد مردم خود را با نجاستاده و مبلغ چهار لک هون بخزانة عامره نه رسانیده الحال ما قبول داریم که مبلغ مذکور را به رسانیم و کان خود را با نجاستادیم که عمل نمایند حسب التماس آن ایالت مرتبت این معنی را قبول فرمودیم و نجان موچی الیه حکم نمودیم که مردم خود را از آنجا طلب نماید اما از ولایت کرناٹک سوا ی قلعه ^{۱۶۶} آود گیسر محالات داشته و از دیر باز تا آلان در تصرف آن قطب الملک ایالت است باقی محال و قلاع را که آن جماعت دست گاه بخان مذکور گذاشته درین مدت دخل در آن نموده و تا حال در تصرف خان مشائر الیه است و خان مذکور مبلغ هائے کلی بواسطه این ولایات و قلاع بعدالت و ایالت پناه نصفت و شوکت دستگاه نقاده دودمان عز و علا خلاصه خاندان مجدد اعتلاداده و از بسیاری به خراج آن قلاع کرده کان الماس در آنجا واقع است چنانچه الماس های که از آن کان برآمده بود خان سعادت نشان از انجمله یک الماس کلانیست که نه تانک وزن دارد به نظر مبارک گذرانیده و آن شوکت پناه هرگز الماس که به این وزن و خوب باشد پیشکش نه نموده نیز ما بدولت آن ولایت و قلاع را به انعام خان مذکور عنایت فرمودیم به تصرف خان مزبور گذاشته اصلا دخل در آن ننماید که مردم ناکرده کار این ولایت و قلاع را از عدالت پناه و کفار کرناٹک نمی تواند نگارداشت

اگر بہ خلاف آن آنچہ بوقوع آید آن وقت ضرور خواہد شد کہ قابل انواع عنایت و احسان محمد امین ^{۱۶} خان شایستہ کاروان را با لشکر عظیمی بفرستیم خود را حفظ و حراست نماید و نگذارد کہ احدی خصوصاً کفار کہ ناسک آسبہ و گزندہ بر رعایا و سکنہ آنجا توانند رسانید و ہر چہ سوائے آن از کفار کہ ناسک انتزاع نماید بہ انعام خان موعی الیہ مرحمت خواہیم فرمود از روئے عنایت خلعت ^{۱۷} بہ آن زبده ارباب ارادت مرحمت فرمودیم و الماس کہ کلان ترین الماسہاست کہ میان طرہ بود معصوب ملا عبد الصمد فرستادہ بہ جہت آنکہ او بہ ازین الماس نہ داشت کہ از طرہ بر آوردہ انگشتر ساختہ بہ انگشتر یاقوت کہ در صندوقہ جواہری بود کہ قیمت آن یک لک و بست و پنج ہزار روپیہ در حضور بادشاہ زادہ والا تبار مقرر گشتہ و بعضی عرض مقدس رسیدہ کہ آن سلا ^{۱۸} دو دمان رفعت انگشتر مذکور را بہ دو از دہ ہزار ہون کہ شصت ہزار روپیہ باشد خریدہ دو از دہ ہزار ہون چہ کہ بدو ہزار ہون نمی ارز و مطلق پسند نیفادہ چون بہترین یاقوت ہائے کہ پیش اوست آن یاقوت بود و انگشتر عین ^{۱۹} الحیر کہ شاید بہترین عین الحیر ^{۲۰} ہائی کہ او دارد برائے آن امارت و ایالت پناہ نگاہ دارد۔

(۷۰) از جانب بادشاہ زادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت عقیدت دستگاہ عمدہ اما جد کرام سلا ^{۲۱} اکارم عظام نقادہ دو دمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش در گاہ والا مورد الطاف پادشاہی مصدر آداب خیر خواہی جو ہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف بکیران شایستہ اشفاق بے پایان المنقش بمواہب الملک المنان قطب الملک بغایات و توجہات بے نہایات مسرور و متہج گشتہ بدانند کہ

ایلیحضرت خلافت منزلت پادشاه دین پناه حق اندیش حقیقت آگاه خلیفہ زمیں و زمان واسطہ امن وامان ظل ظلیل ایزد و متعال نایب مناب دادار بیہال حامل امانت ربانی باعث فیضان عنایت رحمانی عیار دانش کامل معیار حق و باطل مہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار صفادہ امتزاج عناصر و ارکان ذریعہ ارتباط اودار و اکوان شرف گو ہر آدم ناظم نظام عالم موسس شریعت غزا ہادی طریقت بیضا سلیمانجاہ پیرو مرشد حقیقی از روئے ذرہ پروری و قدرت دانی سعادت و نجات مرتبت میر محمد سعید را در سلک بندہ ہائے درگاہ سلاطین پناہ عز آن سلک بخشیدہ بہ عنایت منصب پنجہزاری ذات پنجہزار سوار بلبند گردانیدہ اند حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافتہ کہ متمدن درگاہ آسمانجاہ قابل العنایت و المرحمتہ قاضی عارف با فرمان طلب میر مذکور از پیشگاہ معلی تعیین گردیدہ با سپرد و اتبا عش بقصور پر نور اقدس بیار و درین دلا از غرایض سعادت و نجات پناہ میر عبد اللطیف بسامع والا رسید کہ آن قطب فلک شوکت و ابہت با وجود اطلاع بر قدس مضامین نشان عالی شان کہ بہ میر محمد امین خلف میر مشائر الیہ صادر شدہ بود مومی الیہ این حرز بازوئے دولت را در روزی کہ قصد گرفتن اومی کردند بالیشان نمودہ از سوء آداب نیندیشیدہ اورا با متعلقان بہ قلعہ کو لکندہ فرستادہ بضبط اموال آہنہا پرداختہ اند و دست تعدی و تجاوز و تجاوز و لواحق میر مزبور در از ساختہ جمعیتہ بر سر او فرستادہ اند بنا بر آن امر جلیل القدر زینت صدور می یابد کہ وقوع این جرات و جسارت کہ مخالف قانون عقیدت و ارادت است از آن حشمت و ایالت دست گاہ بغایت بعید نمود بالیتے از خواست عافیت این حرکت غفلت نوزریدہ اصلاً تجویز آن نمی نمودند اکنون باید کہ بجزو آگہی بر مضمون ابن دیبا چہ صحیفہ عزت و کرامت کہ فی الحقیقتہ منطوق بر لیغ معلی است پس میر سعید را با متعلقان او تمامی اموال آہنہا از نقد و جواہر و انبیا کہ

درین ایام بضبط درآورده از مصحوب سیادت و شجاعت آئین میر ابو القاسم و سید علی
 حامل این نشان خجسته عنوان به بارگاه اقبال بفرستند و بعد از رسیدن قاضی موسی الیه
 و وصول منشور لامع النور که به آن عمده مخلصان خیر اندیش درین باب پیرایه درود گرفته
 میر معزالیه را عزیمت درگاه سپهر بارگاه مانع نکرند و امثال حکم ارفع اعلی را متضمن
 سعادت و جهانی انگاشته باستغائی تقصیری که از شامیت نادولتخواهان با قبت
 ناندیش واقع شده بر داند کار را بجای نرسانند که ثانی الحال تدارک آن برایشان
 دشوار گردد ندامت و پشیمانی سودند هر چه اگر آن مرکز دایره نیک اختر حشمت بصیرت
 از جاده صواب پوشیده طریق اعلی و فرمانبرداری سلوک ندانند و در وادی نقص عهد یا
 به عهدی شده غاشیه بندگی از دوش سعادت انداخته اگر مطابق فرموده عمل ننمایند
 موجب حکم گیتی مطیع لازم الاتباع فرزند سعادت بر خوردارند مدار کار مکار تازه نهال
 بوستان سلطنت و اقبال گزین ثمره دوحه عظمت و اجلال والا که همو المکان محمد سلطان
 را با عساکر منصوره تعیین خواهیم فرمود که به گوشت ده رسیده به بنیه غرور و پندار را از گوش
 اهل غفلت بیرون آورده سزا کفران نعمت در کنار ناحق شناسان گذارد و یقین که آن
 زبده اما جد کرام که درین مدت به سبیل حسن ارادت و صدق عبودیت به مراتب رفیع
 فائز گردیده محمود امثال و اقربان انداز شا هراه صلاح و نجاح انحراف بخت و تهیه
 اسباب دشمن کامی و بدسرا بخامی خود سعی نخواهند نمود والا هر چه بینند از خود بینند و الله
 یهدی من یشاء والی اصرار مستقیم مراحم و اشفاق بیکران درگاه معلی و توجهات و تملطفا
 بے پایان ما را نسبت بخویش در مرتبه علیا و درجه قصوی تصور نمایند دوم شهر ربیع الاول
 سال بسب و نهم از جلوس مینت مانوس ابد قرن جاوید طراز سمت تحریر و صورت
 تعییر گرفت -

(۴۱) از جانب شهزاده محمد اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

آن قطب فلک نیک اختر بوجوب حکم جهان مطاع گیتی مطیع عمل نموده پسر محمد سعید را با متعلقانش بحضور فرستد و حاملان این نشان والا را بیش از سه روز نہ نگہداشتہ قدغن بلیغ دانند والسلام علی من التبع الہدیٰ -

(۴۲) تہذ نامہ سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ یاد شاہزادہ اورنگ زیب

فدوی بلا اشتباہ مریدرگاہ سلاطین پناہ بطوع و رغبت خود چنین تقبل و تہمد نمود کہ بازاری عضو جرایم و تقصیرات عنایت مملکت قدیمہ کہ درین ولانواب علیحضرت بالقابہ مجدد آب این مرید موروثی عطا فرمودہ اند شروط مذکورہ ذیل را بہ تقدیم رسانیدہ بہچو بہ در ادائی و ظایف انقیاد و اطاعت و لوازم دو تنخواہی و فدویت ہنہادن نورزد و دوقیقہ از دقایق اتفاق دیگر نگلی مہمل و نامرعی نگذارد اول آنکہ برائے کسب مہاہات و افتخار و تحصیل شرف و اعتبار خود صمیم خویش را بحالہ از دو واج تازہ نہال بوستان سلطنت و اقبال و گزین ثمرہ ریاض غنمت و اجلال جوان بخت دولت بیزوالی جوانی بخش سعادت لایزالی مرشدزادہ حقیقی والا گہر سموالکمان محمد سلطان خلف الصدق اعز اعظم صاحب عالم و عالمیان متبع اللہ المہمین بطول حیاتہا الی انصرام الزمان درآورد بعد از مرید موروثی ایالت این ملک بان بیدار بخت متعلق باشد و دیگر آن کہ سوای پیشکش مقرری مبادلہ دولک و پنچاہ ہزار ہون قلعہ رام گیر را با ولایات متعلقہ سابق آن حوالہ و کلائی سرکار فیض آشمار نماید اگر مہمل آن ولایت کم از مبلغ مذکور آید ہمہ رانقد جواب گوید و مبلغ بست لک ہون را بطریق نذر و نثار از نقد و جواہر نفیہ

و انیال بہتر از آن پیش مرید موروثی بنا شد بست لک روپیہ مطالبہ سرکار خاصہ شریفہ ازین مبلغ محسوب باشد و اگر چیزی از جواہر و فیلان پنهان دارد خاین باشد و در برابر عنایت و امداد ہر گاہ لشکری بجائے تعین فرمایند بعد از صد و حکم طلب پنجہزار سوار از ممالک متعلق این عقیدت کیش داخل عساکر منصورہ باشد التماس و استدعا از مکارم علیہ و مراحم متعالیہ آن است کہ در ہر باب اعانت و حمایت مرید موروثی فرمودہ نہ گذارند کہ از مردم اطراف و جوانب آسیبی و مضرتی بہ این ملک برسد اگر ضرور شود افواج قاہرہ بجومک و امداد این فدوی عقیدت کیش و رفع شر و فساد معاندانہ بداندیش تعین فرمایند و عہدنامہ والا بہرود دستخط خاص و نشان نجستہ عنوان محلی با پنج مبارک مرحمت فرمایند۔

(۷۳) از جانب بادشاہزادہ محمد اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اما جد کرام سلالہ اکابر عطاء نقادہ و دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش درگاہ والا خلاصہ متخصمان سعادت کیش بارگاہ معلی مورد الطاف پادشاہی مصدر آداب خیر خواہی جو ہر آت صفا و صفوت فروغ ناصبیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف بیکران شالیہ الطاف بے پایان المختص بمواہب الملک المتان قطب الملک تبلطفات جلیلہ بیغایات و تفقہات جزیلہ بے نہایت عز استخبار و و شرف استظہار یافتہ بدانکہ عرضداشت آن شوکت و ابہت انتباہ کہ درین ولا با آرسے و انگشتہ نگین الماس مصحوب معتمد شجاعت شعار ابراہیم بیگ ارسال داشتہ بودند و ساطت سعادت اندوزان بزم حضور موقور السرور از نظر حجتہ اثر گذشتہ اطلاع بر مضامین اخلاص تزیین آن یافتہ

مکتوبات سلاطین قلمشاهی

موجب ازدیاد مواد مخایت و مرحمت نسبت به آن ایالت و مکننت منزلت گشت
آنچه از صدق عقیدت و خلوص ارادت خویش که از قدیم بجناب سلطنت مآب عالی
دارند و به دلالت دولت توفیق تجدید تشمید بیانی آن یافته اند مندرج بود در مرات
ضمیمه غیر که مطرح اشتراقات غیبی مهبط الهامات ربیبی است به تازگی جلوه ظهور نمود
یقین که همین در استحکام قواعد صفای اعتقاد حسن و اخلاص کوشیده نوعی براعات
این سجیه رضیه و شیوه مرضیه خواهند پرداخت که روز بروز آثار آن هویدا گشته به سبب
مزید طراوت و افزونی نصارت گلشن امانی و آمال آن خلاصه خاندان حشمت و اجلال
می شود بر آن عمده اما جد کرام مستور و محتجب نماند که چون نام سرنگر ایل مرزبان
کرنا تمک بوسیله انسلاک در زمره سعادت فرجام اسلام التجا به درگاه سلاطین پناه
که قبله حاجات ناموران دور است آورده قبل ازین بر بهمنی از مستمدان خود را
با عرض داشت بر خنی پیشکش به بارگاه سلطانی فرستاده تمهید پیشکش های گران از نقود
و اجناس نموده بودن معنی معروض پیشگاه خلافت گردیده حکم جهان مطلع آفتاب
شعلع واجب الاتباع پیراه نفاذ یافت که یکی از بند های پادشاهی که تعین خدمت
فیض موهبت مانند برائے تحقیق تمهیدات او بد آنصوب رخصت شود تا به اراده مومی
واقف گشته حقیقت را بموقف عرض مقدس معلی رساند و بعد از آن بطریق که مجدداً
به بیع گیتی مطیع بصدر پیوند و مطابق آن عمل نموده آید بنا بر آن درین هنگام فرخنده
انجام اطاعتة للمحکم الاقدس الاعلیٰ معتمد قابل المرحمة والاحسان محمد مومنین از حضور پُر نور
به ولایت کرنا تمک و استوری یافته که بر ملتمسات و تمهیدات زمین دار آنجا باوقعی آگاه شده
کیفیت آنرا فقیر و قَطیر معروض دارد و مقتضای خیر اندیش و دولتخواهی آنست که آن
مرکز دایره نیک اختری که زبده مخلصان و الادرگاه اند ملازم سرکار خاصه شریفه را با همراهان
از حد و متعلقه مملکت خویش گذرانیده فوج داران خود را که در آن سر متعین اند قدغن

بلغ نمایند که مشارالیه را از حسن سلوک راضی داشته در حین ذهاب و ایاب شرایط امداد و اعانت حسابی به تقدیم رسانند از روی رافت شفقت خلعت لباس خاصه برای امتیاز آن محیط بسیط ناموری محبوب مومی الیه مرحمت شده مراحم عالیحضرت خلافت مرتبت و عنایات عالی را در باره خویش بدرجه اعلی و مرتبه قصوی تصور نموده و دولت خواهی درگاه معلی و خیر اندیش بارگاه والایی ما را ذریعه بهبود دنیا و آخرت انگارند.

(۷۴) از جانب شاه جهان به سلطان عبداللہ قطب شاه

امارت و ایالت شوکت پناه عظمت و حشمت دستگاه عمده اماجد کرام سلامه اکرام عظام نقادہ خاندان غر و علاء عضادہ دودمان مجدد اعتملاز بدہ نخلصان صلاح اندیش خلاصہ متخصسان سعادت کیش مور و الطاف شاہی مطرح اعطاف نخل اللہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عاطفت بیکران المخصوص بہ عنایت الملک و المنان قطب الملک توجہات تملطفات پادشاہانہ مستظہار یافتہ بداند عمزدشتی کہ در جواب فرمان مرحمت عنوان مشتمل بر اظهار شکر عنایت پادشاہانہ مصحوب نیاز بیگ و عزیز بیگ گرز برداران بہ درگاه سلاطین پناه ارسالی داسختمہ بود از نظر انوار شرف اقدس اعلی گذشت بموقف عرض رسانیدہ بود کہ بواسطہ عسرت احوال کمی مالوجہ و زیادتی خرج از عمدہ ادائی بیشکیش سنگین مجدد ہر سالہ ماورای بیشکیش مقرری سابق کہ از انطور در غبت خود قبول دارد نمی تواند بر آید حکم جہاں مطاع عالم مطیع شرف نقاد می یابد کہ فرزند سعادت مند کارگزار نامدار مویہ متصور بختیار و تشرہ باصرہ دولت غرہ ناصیہ حشمت تازہ نہالی بوستان خلافت نو بادہ گلستان سلطنت عالی نسب شاہزادہ جہان و جہانیاں بحر تاجداری را اگر می در پادشاہزادہ محمد اورنگ زیب بہادر

مکتوبات سلاطین قطب شاہی

مبلغ بست و پنج لک ہون کہ یک کروڑ و بست و پنج لک روپیہ باشند پیشکش بر آن
قطب فلک ایالت مقرر نموده آن ایالت مقرر نموده آن ایالت منزلت بر طبق آن تعہد نامہ
نوشتمہ دادہ کہ بیست لک روپیہ تفاوت نرخ را از منجملہ محسوب دارند و بیست و پنج
لک روپیہ را در عرض سہ سال متوالی بے تعلل و اہمال عاید خواہد ساخت و ہشتاد لک
روپیہ دیگر از نقد و جواہر نفسیہ کہ بہتر از آن بنا شد بے آنکہ چیزی ازین اجناس پوشدہ
و پنہاں دارد با تمامی انیال سرکار گردول مدار میرساند بنا بر استدعاء و التماس آن
ذروہ ارباب دول بیست لک روپیہ تفاوت نرخ ہون را از جملہ وجہ آن پیشکش
حساب نمودیم و چون از روئے عجز و نیاز انظار عسرت و پریشانی احوال نمودہ بود بیست
و پنج لک روپیہ را در عرض سہ سال تعہد وصول آن نمودہ از روئے عنایت بہ آن
خلاصہ مخلصان عطا فرمودیم از آن جملہ دہ لک روپیہ بادشاہزادہ نامدار معاف کردہ
و پانزدہ لک روپیہ دیگر را در این و لامر حمت نمودیم پیشکش حال ہمگی ہشتاد لک روپیہ
مقرر گردید با بیست لک روپیہ تفاوت نرخ ہون یک کروڑ روپیہ از منجملہ سی لک
روپیہ را از جواہر و طلا آلات و فیلمان تا اوایل شہر رجب المرجب کہ بادشاہزادہ فیروزی
شعار در حوالی حیدرآباد بود رسانیدہ تتمہ ہفتاد لک روپیہ ماندہ منجملہ آن سی و ہفت لک
روپیہ کہ بوعہ چہار ماہ مقرر شدہ بود بوجہ تحصیل آن پادشاہ زادہ کامگار کسان خود را
در آنجا گذاشتہ نطن غالب آنست کہ تا و رود این فرمان عالی شان کہ مدت وعدہ
منقضی گشتہ بوصول رسیدہ باشد سی لک روپیہ دیگر را خواہ جواہر و مصلح آلات خصوصاً
از جنس الماس و یاقوت آن قدر دارد کہ تمام مبلغ را از ہمین جنس می تواند داد و خواہ نقد
کہ آدای آن در کمال آسانیست سوای فیلان کہ پیش او کم ماندہ مصحوب سیادت ناب
فضیلت اکتساب سید احمد سعید کہ بندہ فہمیدہ است و درست کا است و این فرمان
عنایت عنوان مصحوب او مرسل گشتہ و یکی مستعان خود خیر خواہ ملا عبد الصمد کہ اورا ہمراہی

سید مزبور رخصت فرموده ایم و خواه دیگری به درگاه فلک اشتباه ارسال دارد و در سال
 آینده دو لک همون مقرری که موافق نرخ سابق هشت لک روپیه و مطابق نرخ
 حال ده لک روپیه شود سال به سال میرسانده باشد و دوازده لک و پنجاه هزار
 روپیه که درین ولایت پیشکش مجدد پادشاه زاده و الما گهر بجهت پسر خود مقرر ساخته
 از آن جمله قلعه رام گیر و توابع آن را که یک لک همون که پنج لک روپیه باشد
 حاصل دارد آن شوکت منزلت در چهار کار خیر داده کافی است هفت لک و
 پنجاه هزار روپیه دیگر که سال به سال قرار یافته بود که نقد به دهند حسب التماس
 آن ایالت پناه به آن مرید و لتخواه بخشیدیم و از عرضند داشت عمده میدان عقیدت
 نشان خانبهان بنظر پیوست که آن قطب سپهر دولت و دستک برائے خان
 مشار المیه فرستاده بود یک تنسک مبلغ پنج لک روپیه که بالفعل ادا نماید دیگر
 آنکه هر ساله یک لک روپیه و چارزنجیر فیل می فرستاده باشد خان مذکور چون
 می دانست که این معنی در حضرت خلافت درجه قبول نخواهد یافت آن هر دو تنسک
 را پیش آن زبده مخلصان عقیدت کیش واپس فرستاد در حقیقت این وجه نیز
 بآن گوهر بحر حشمت مکرمت فرمودیم که عنایت اقدس را بجا آورد و ادای شکر
 را موجب افزونی نعمت شناسند.

(۷۵) از جانب محمد اورنگ زیب سلطان عبداللہ قطب شاه

امارت و ایالت پناه ارادت و حقیقت دستگاه عمده اما جد کرام سلامه غلام
 نقاد و دودمان عز و علا عضاده خاندان مجدد و غلظت از بده مخلصان صلاح اندیش
 مستخصان سعادت کیش بارگاه معلی امور و الطاف پادشاهی مصدر آداب خیرخواهی

و هر مرآت صفا و صفوت فروغ ناصیه دولت و رفعت سزاوار عطا و طاف بیکران شاکسته
 شفاق بے پایان المتخصص بمواهب الملک المنان قطب الملک بعنایات بے غایات
 تو جهات خاص عز اختصا ص یافتہ معلوم نمایند که وقوع سانحه وفات عدالت و نصفت
 ناه از دو تخته ایان درگاه آسمان بخانه بوفور عقیدت و ارادت شرف امتیاز داشتند خاطر
 شفاق ماثر عالی را به عنایت متاثر ساخته و از استماع این قضیه ناگزیر به تقدیر جی
 مدیر برحق هر امیر و وزیر غنی و فقیر و حقیر اهناف امم را شالست تا مسفت روی داد
 یزدو تعالی آن مسافر ملک بقا و بعضو و رحمت بیدریغ خویش قرین گرداناد از اینجا
 ان جهان ناپایدار گذران عبرتگاه خردمندان است و هر چه درین تشاکون و فساد
 زکمره و مرغوب ساخ و حادث می شود ثبت است پس از جلال علم و مصلح
 جلال آنرا جز بدیده بصیرت نتوان دید یقین که آن محیط بسیط ایهت و ناموری
 از خبرت و آگاهی نصیب کافی و بهره دانی رسیده درین واقعه عثروة الوثقی
 مبرجیل که مورث گوناگون اجر جزیل است متمسک گردیده بتسلیم جمعی که ولا
 ائے آنها لازم است خواهند پرداخت بر آن عمده مخلصان صافی طویت پوشیده نماند
 چون بمقتضائے مزید وثوق و اعتمادی که بعد استحکام روابط صوری و معنوی بر صداقت
 خیراندیش ایشان بهم رسیده بر ذمت همت علیا لازم فرموده ایم که در معظم همیاتی
 رویه دلد به آن خلاصه مخلصان را سخ العقیده صلاح میدیده باشیم بنا برین راه
 داینگانے خورشید ضیا چنین اقتضا فرمود که چون قبل ازین بعرض اقدس اعلی رسیده که
 سلب عدالت و نصف دستگاه فرزندی هست که جانشین آن مرحوم مغفور تواند
 بدو آنچه بسعی محدود گردو هی دیگر در بجا پور به ظهور آمده منافی آنست این مقدمه بان
 لاصه مخلصان دو تخته بر سیل مشاورة بیان آورده استقنار نمایم که این نقش بی ثبات
 انجما عتد از راه کوتاه بینی بر آب زده اند بدون حکم جهان مطاع چگونه صورت خواهد

بست و تدبیر آن چسبیت و ایشیا نرا چه بخاطر میرسد مقتضائے صدق عقیدت و اخلاص
 آنکه آن سلاله اکارم عظام از فکر این کار غفلت نرورزیده و اطراف و جوانب آنرا بنظر تامل
 و تدبیر ملاحظه نموده آنچه درین وادی بهمه جهت اصلاح و اصوب دانند بے توقف عرضہ داشت
 کنند از آنجا پس از نہضت موکب کشور کشای پادشاہی و تعیین افواج قاہرہ بانصوب
 کار دشوار خواهد شد و از غرایض و کمال دربار جهاندار ہوید اگشتہ کہ بعد از استماع خبر حلت
 عدالت پناہ اعلیٰ حضرت ظل الہ بسیادت و نجابت پناہ امارت و ایالت دستگاہ عمدہ
 خوانین زمان اسوہ امرائے دوران مورد مراحم بیکران ہمبسط مکارم بے پایان سزاوار
 ضووف عاطفت و احسان جملۃ السماک معظم خان را با عساکر منصورہ بدین صوب خصت
 می فرمایند متعاقب موکب معلیٰ نیز متوجہ این حدود خواهد گردید باید کہ درین باب ہرچہ
 بخاطر خیر اندیش ایشان بسد بزودی معروض دارند بعضی مراتب از تقریر معتمد
 باخلاص احمد بیگ کہ بحجابت مقیمی آنجا تعیین شدہ بہ ایصال آن قدسی صحیفہ مامور است
 معلوم خواهند نمود تملطفات و تفقعات بیغایات ما را در بارہ خویش روز افزون
 شناسند و دقیقہ از دقایق مواخات و موالات را کہ منج گوناگون سعادت و برکات است
 فرو نگذاشتہ بر جادہ رسوخ عقیدت و اخلاص مستقیم باشند والسلام ۹ اشرہ صفر المظفر
 سنہ سمٹ لگارش یافت ۔

(۷۶) از جانب شہزادہ محمد اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ادارت عقیدت دستگاہ عمدہ اما جدہ کرام سلالہ اکارم عظام
 زبدہ مخلصان صلاح اندیش خلاصہ دولتخواہان سعادت کیش مورد الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیر خواہی مرات شوکت و ابہت ناصیہ دولت و رفعت قطب الملک بتلطفات

مکتوبات سلاطین قطب‌شاهی

بادشاهانه عز و افتخار یافته بدانند که درین ایام فرخنده فرجام که صاحب صوبگی صوبجات دکن به فرزند ارجمند کامگار نامدار گرامی تبار فروغ خاندان شوکت چراغ دودمان جنت تازه نهال بوستان خلافت و اقبال گزین ثمره شجره عظمت و اجلال ستوده و خصال تجسته شمیم بادشاه زاده محمد معظم مفوض گردان آن نامدار کامگار التماس نمود که از پیشگاه سلطنت و جهان داری فرمان والا شان بنام آن امارت پناه کرامت صدوره یابد که پنج مستقیم فرمان برداری و مسلک تویم خدمت گذاری را سخ بوده بگی همت بر مراعات شیوه ارادت مصروف دارد و در ادائی و به پیشکش مقرری هر ساله توقفت و تاخیر جایز ندارد برین مثال شرف مثال بنام آن عمده اما جد کرام عرضده دریافت باید که سالک ملک دو لتخواهی درگاه آسمانگاه که وسیله جلیله امانی و آمانت بوده حسن عافیت و خیریت و خانت رانصب العین و مطمح نظر داشته از شیوه ستوده نیکو بندگی و حسن اخلاص عدول نه ناید بر جاده عبودیت و صدق و اعتقاد ثابته بوده ادای و به پیشکش بلا اجمال و اهمال و استرضای آن غزه ناصیه عظمت و اقبال را مثمر نتایج نیک داند و رسوخ اخلاص و خلوص عقیدت را ذریع جریده انتظام احوال و حصول آمال شناسد برائے سرفرازی و سر بلندی آن ایالت دستگاه خلعت فاخره عنایت فرمودیم شکره عاطفت پادشاهی بجا آورده و مرجم مقدس را شامل حال کفیل روزگار خود تصور کند - ۲۴ رذی قعدہ ۱۰۸۶

(۷۱) از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب‌شاه

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اما جد کرام سلاله اکابر عظام نقاده دودمان غر و علا عضاده خاندان مجدد و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش درگاه والا خلاصه متخصمان سعادت کیش بارگاه معلی مورد الطاف پادشاهی مصدر ابواب خیرخواهی

جو ہر آت و صفاء صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف بیکران شایستہ
 الطاف بے پایان المختص مالک الحک قطب الکماک بجلال تملقات بیغایات و جزایل
 تفقدات بلا نہایات سرور متہج گشتہ بدانند کہ عرضہ داشت آن امارت و ایالت
 مرتبت کہ شتمل بود بر تقدیم مراسم تہنیت ولادت با سعادت فرزند اقبال مند بجان
 پیوند قرہ باصرہ حشمت کامکاری غرہ ناصیہ رفعت و بختیاری کہ درین ہنگام فرخندہ
 فرجام بخص فضل نامتناہی قدوم مینست توام بعرصہ وجود گذاشتہ گلشن بہجت و
 مسرت اولیائے دولت ابد مدت و اطراد تازہ و نصارت بے اندازہ ارزانی
 داشتہ بواسطت باریا فہمای محفل فیض منزل از نظر فیض اثر گذشتہ موجب
 ازدیاد التفات و عنایات نسبت بہ آن قطب سمائی ابہت گشت داد ارمیہال
 سائر دولتخواہان در گاہ والا را عموماً و آنخلاصہ بارگاہ معلی را خصوصاً از برکات قدوم
 خیر لزوم آن نو بادہ بوستان سلطنت و اجلال بہرہ مند و کامیاب کند و چون
 درین و لا خاطر دریا مقاطر از نظر ولایات پایا^{۱۸۴}ن گھاٹ را پر داختہ پر تو توجہ بمنبط
 و ربطہ معاملات بالا گھاٹ^{۱۸۵} انداختہ بود و رایات ظفر آیات سلطانی در زمان حفظ
 و تائید یزدانی بساعتی کہ شود مشتری بدان مسعود از دار السرور برہان پور بہ صوب
 با صواب اورنگ آباد^{۱۸۶} رختہ بنیاد نہضت فرمود فضایل پناہ کمالات دست گاہ
 ملا فرج اللہ کہ در پیشگاہ عالی طرز خدمت اوستحسن افتادہ سعادت رضا مندی
 واقفان بساط اقبال مناظرہ حاصل کردہ التماس دستوری نمود کہ آن سلامہ اکرام
 عظام را بگو ناگون توجہات و تفقدات ماکہ برای العین مشاہدہ کردہ مستبشر و مستظہر
 ساختہ خاطر عقیدت ما اثر آن عمدہ اما جد کرام را بواجبی مطمئن کرد اند بنا بران مومی الیہ
 رخصت فرمودیم و بمقتضائے عنایت خلعت با پوستین خاصہ مصحوب او مرسل شد
 یقین کہ آن دولتخواہ وافرالاختصاص توجہات خاص الخاص مارا کہ نسبت بہ آن

قطب فلک امارت است بوجه احسن دریافته اسس گیرنگی و اخلاص را پایه برتر
خواهند گذاشت و آئینه سینه و فاکنجینه مطلقاً از غبار شکوک و ادبام مصفا ساخته نمکی
خاطر قدس آثار را متوجه اصلاح همت خویش تصور خواهند نمود مراحم علیحضرت خلافت
منزله و تملطفات عالی را در باره خود بدرجه اعلی و مرتبه اقصی انگاشته دولت خدای
بارگاه معلی و اخلاص اندیش درگاه والای ما را سرمایه سعادت و وسیله بهبود دنیا و آخرت
انگارند و احوال عافیت اشتمالی را با مطالب و آرب به انجام مقرون و معروض
می داشته باشند.

(۷۸) از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اما جد کرام سلالہ اکرام
عظام تقادہ و دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
درگاه و الا خلاصہ متخصصان سعادت کیش بارگاه معلی مورد الطاف پادشاهی مصدر آداب
خیرخواهی جوهرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سنوار و اعطاف بکیران
شایسته اشفاق بے پایان المتخصص مواهب الملک المنان قطب الملک به توجهات
موفورہ و تملطفات غیر محصورہ مسرت اندوز گشته معلوم نمایند کہ درین ہنگام فرخندہ
فرجام کہ بلدہ نجستہ بنیاد امیرنگ آباد از فر نزول الودیہ ظہر پرایہ عالی رونق
تازہ و طراوت بے اندازہ داشت برادر بجان برابر نامدار کامگار عالی تبار ما با معظّم خان
دزیر آمدہ روز چہار شنبہ چہارم ربیع الثانی بہ سعادت ملازمت کمیّا خاصیت پیروز شد
حقیقی سرافرازی یافتہ خواہش خان مزبور بود کہ بہ دست آویز فرمان والا شان کہ
در باب طلب او بصد و پیموستہ از پیشگاہ عالی دستوری حاصل نمودہ عازم حضور

اقدس شود و بعد از رسیدن به والادرگاه مقدمات مارا بمسامع جاه و جلال رسانیده
 در تهیه اسباب هم بیجا پور و گل کنده کوشیده با عساکر گران بالنصوب بهشتابد از انجا
 که تلطفات و تفقدات قبله و کعبه دو جهانی مطلقه العالی زیاده از آنچه بنیال در آید
 درباره آن قطب فلک رفعت مبذولست و ایشان را از خیر اندیشان یکدنگ و
 یکجهت تصور فرموده نهایت توجه و التفات در حصول مدعیات و ملتمسات ایشان
 دارند و موقوف بوقت بود نظر بنیال اراد بائے که همیشه پرمون خاطر اومی گشت
 رفتن او را به بارگاه خلافت مناسب ندانسته هر چند خواستند که بصیحت و ملائمت
 او را ازین عزیمت بازدارند سودمند نیفتاد بنابران مومی الیه را در قید نگاه داشتند
 باید آن مرید دایره امارت قدر این شفقت و مرحمت نمایان را که باعث امنیت سکنه
 بیجا پور و گلکندّه است بواقعی شناخته به اظهار مراسم دو لتخواهی و یک رنگی از صمیم
 قلب پردازند پوشیده نماند که چون ولایات و قلاع کرنا تک که در تصرف خان مذکور
 بود تعلق به سرکار نامدار گرفته انگاشته می آید که آن قطب سپر رفعت به مردم سرحد
 خود در باب عدم تعرض به محال آن ولایت و ژاک چوکی به دستور سابق خواهد بود و در غن
 نموده اندیشه خلافت آمیز بخاطر خود راه نه دهند اگر درین باب بموجب مرقوم بعمل آمده
 در تشدید مبانی صدق اخلاص و یکدنگی پیش از پیش اتمام رود و آثار آن چنانچه باید و شاید
 به ظهور پیوندد در خاطر ایستادهای حضور پر نور قبله و کعبه امانی و آمانی بهمیه جهت مطمئن
 گردد و خداتای که از ایشان متوقع است بفعل آید انشاء الله تعالی مطالب و مارب
 ایشان با حسن و جوی جلوه ظهور یافته مقصنی المرام خواهند گشت اشفاق و مراحم جناب
 سلطنت مآب را نسبت بنحو به مرتبه علیا و درجه قصوی انگاشته بر شاه راه رسوخ
 عقیدت و ارادت ثابت قدم باشند و ما را در همه وقت متوجه احوال خیر مآل خود شناسند
 و گماشتهای معظم خان را به اتفاق میر احمد ^{۱۸۹} توانی که متصرف شوند و السلام -

(۷۹) از جانب پادشاهزاده محمد سلطان به والده سلطان محمد قطب‌شاه

آن حمله آرای شهبستان دولت و حشمت مارا در یاد خود دانند چون درین ایام قصد
واقع شده بود بنا بر آن بخط خود بنوشتم معذور دارند محذره متفق عفت مستوره نقاب عصمت
زینت افزائے بودج عزت و رفعت والده ماجده قطب‌سما شوکت و ابهت از
لوازش زمان در امان آیند و دیان بوده معلوم نمایند که دو عریفه الاخلاص آن محفل آرای
شهبستان عفت متواتر به مطالعه گرمی رسید از اطلاع بر مضامین مخاصبت افزا سبب
زید ابتهلاج گردید کیفیت آنچه در باب آن مطالب مذکور شده صحیفه الودادی که در
واب مفاوضات قطب فلک امارت و ایالت زینت و نگارش یافته بود یاد خواهد
داشت بر آن محذره عصمت پوشیده نماند که درین ولای از استماع خبر کلفت اثرو فوات
دالت و نصفیت پناه که از مخلصان راسخ العقیده در گاه آسمانجاء به مزید و دلخواهی
افلاص شرف امتیاز داشتند و وقوع چنین قضیه نامرضیه تا سفت به نهایت روی
او خاطر عاظم بمقتضائے و فور عاطفت و مهربانی از سنوح این واقعه بغایت متأثر گردید
رئے آمرزگار عمت رحمت آن مسافر ملک بقا را قرین رحمت و اسعه خویش داشته
ماند بار اجر مصیب روزی کناد از آنجا که درین سررئے همیدار گذران جهانیان را که
یر سر پنجه تقدیر انداز تحلی بار امتثال این حوادث چاره نیست و هر که از کم عمدم
عنه وجود جلوه نمود ناگزیر رخت آقامت از خاکدان جسمانی بسر منزل روحانی خواهد
شید و تدبیر آن از حوصله قدرت و اختیار بشری بیرون است باید که آن زینت افزائے
لج عزت درین مصیبت بصبر و شکیبایی که عرودة الوثقای سعادت مند است
نیده و عثمان خود را بدست اندوه و ملالی بسپرد به اراده ملک قدیر جل شانہ راضی
مد و توجه و عاطفت خاص آنجانب را در جمیع احوال نسبت بخود روز افزون شناسند -

(۸۰) از جانب شهزاده داراشکوه به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ابہت و حشمت و سنگاہ قطب فلک رفعت مرکز دارلہ دولت
عمدہ امجد کرام سلامہ اکارم عظام نقادہ خاندان عزیز و علاعضادہ دودمان مجدد اعتلا زبدہ
مخلصان صلاح اندیش خلاصہ متخصمان سعادت کیش مورد الطاف الہی ہبوط اعانت
نامتناہی جوہر مرات صفا و صفوت فردغ ناصیہ رفعت و عزت سنراوار عواطف بیکران
المختص بعنایات الملک المنان قطب اسلمک بو فور الطاف و مراحم شاہی و مشمول عواطف
و مکارم نامتناہی مستبشہ و مباہی بودہ بداندہ کہ در روز مبارک دوشنبہ ۲۲ رجمادی الثانیہ
و فضائل مآب لایق العنایت و المرحمتہ ملا عبد الصمد بھلازمت عالی آمدہ سہ قطعہ عرضہ داشت
کہ آن قطب فلک ایالت و جلالت یکے بخدمت اشرف اقدس ارفع علیحضرت و یکے
بما و یکی ہمیشہ جلیلہ معظمہ مکرمہ ماجدہ نوشتہ بودند آوردند و ہر سہ را بردہ از نظر انور
علیحضرت گذرانیدیم آنحضرت از عنایت و عاطفتہ کہ بہ آن زبدہ احصا کیشان
خیر اندیش دارند تا اثر و مترحم شدہ کرم و مرحمت مو فور نسبت بایشان اظہار فرمودند
و فرمان عاطفت عنوان ملا طفت نشان بایشان نوشتہ فرمایئے خاصہ عنایت
نمودند و نقل فرامین کہ در ایام محاصرہ قلعہ گوگلکندہ بنام شاہزادہ و عمدہ الملک شایستہ
خان شرف صدور یافتہ بود نیز فرستادند تا بران قطب فلک ایالت ظاہر شود کہ
آنحضرت اصلا بہ تسخیر گلکندہ و بر ہمزدگی ملک و آزار خاطر ایشان راضی نبودند بلکہ
ہمین بود کہ میر محمد سعید و فرزند ان اورا گرفتہ معاودت نمایند پیش از حصول عرضہ داشت
آن شوکت و ایالت مرتبت انچہ در عرضہ داشت استدعا نمودہ بود ہمہ را در بار
ایشان بفعل آوردہ بودیم چنانچہ علیحضرت مکرمہ بہ شاہزادہ و عمدہ السلطنت شایہ
خان فرمان قضا جریان فرستادہ بودند کہ ما را از قدیم بہ قطب فلک ایالت عنایت :

مکتوبات سلطان قطبشاهی

مرحمت داریم و عهدنامه بر لوح طلا ثبت نموده به آن سر دفتر مخلصان هواخواه داده ایم
بدین جهت بود که دست از محاصره گلکنده برداشتند انواع عنایت بیکران و اختتام
توجهات نمایان که درین سانحه تا حال از مادر باره آن قطب فلک شوکت بوقوع آمده
بعد ازین نیز به ظهور خواهد آمد مرضیته الاطوار ملا عبد الصمد بر همه اطلاق دارد و بعد از معاودت
بایشان اظهار خواهد نمود اگر آن شوکت و ایالت دستگاه از روی پیش بینی و عاقبت سگالی
یش از وقوع واقعه تا توسل جسته اظهار مطالب و مدعا از مافی الضمیر خود میکردند کار به اینجا
نمی کشید. همه حال باید که خاطر او ممر عنایت و مرحمت و عطوفت علیحضرت سلیمان شوکت
سکندر مکننت جمع داشت بر جاده مستقیم اخلاص و اطاعت پیشتر از پیشتر ثابت قدم باشند
و همواره لطف و عنایت و توجه الطاف شامل حال خود دانسته بگی همت و الانهت را با
نجاح مطالب و مرام خود مصروف دانند و از حال خویش در هیچ حال غافل و ذاهل تصور
نمایند و در ماه جمادی الثانی سنه ۶۷۰

(۸۱) از جانب شاهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطبشاه

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلاله اکرام نظام نقاد
و دمان عز و علا عضاده خاندان مجد اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش اسوه متخصصان
معاذ کیش مورد الطاف پادشاهی مصدر آداب خیرخواهی جوهر مرات صفا و صفوت فروغ
نامیه دولت و رفعت سزاوار عواطف بیکران شایسته اشفاق بے پایان المخصص
بزیاد اللطف و الاحسان به توجهات موفوره مستبشره و مستظهر بوده معلوم نمایند که درین هنگام نجسته
آغاز فرخنده انجام فتحی که لعنایت الهی قرین روزگار فرخنده آثار پیرو مرشد حقیقی گردید شرح
لیفیت شکر آن مقدور بشر نیست شعر -

گمر بر تن من زبان شود هسرموی

شکریش یکی از هزار ستوا نم کرد

و چون بمقتضای کریمه و امانیعت ربک فحادث تذکر به نعمت شکرمع است معترف
بعجز گردیده به اظهار برنجی از مقدمات جنگ پرداخته میشود که چون جسونت سنگ ^{۱۸۹} بالشکر
موفور سر پر غرور بر عسکر اقبال آمده دایره نمود بنا بر آن پیرو مرشد حقیقی روز جمعه بست
و دویم شهر رجب افواج قاهره را به ترتیبی از فرد جدا گانه معلوم خواهد شد تو زک نموده بابت
تائیدات این دو متعال به پیش کفار فجار روانه شدند بعد عبور دریای که مابین عسکر اسلام
و لشکر اهل ظلام بود بعضی ماسید که جسونت سنگ صفوف آراسته یا از اندازه خویش
فرا تر گذاشته بے ادبانه به اراده مقابله و مقاتله نیارمی امثال اوسب می آید ماینر
به سرعت متوجه شدیم وقتی که فاصله یک توپ انداز در میان ماند بر شد فلی خان که سرکاری
توپ خانه به اتهام او مقرر شده بود فرمودیم که یکبارگی توپهارا و اکند اوحسب امر توپهارا
بسر داده دو دوازده و دوازده روز گاران تیره بختان بر او رد شعرب آواز توپ و صدای
تفنگ نه هر گوشه شد گرم باز او جنگ سحاب تفنگ باشد و فتنه زبیا رید در دم تکرگ
بلا پر دم باز سح آتش بر فروخت که از قف آن قلب بدخواه سوخت خروشد بان افعی
به صد ناز رسول اجل را شده ترجمان بضر توپها پائے ثبات آفرودان نابکار
از جادو آمد ناچار از جان سپرد و بر مرگ دیگر گشته بقصد کشته شدن بهیات اجتماعی اوده
جنگ مغلوب به پیش نهاد خاطر نکبت ... ما فر ساخته خود را به فوج هر اولی که بود و مبارک
ما آراستگی یافته بود در سانسند و از هر دو جانب نایره قتال و جنگ اشتعال گرفت
چون با خان خانان ^{۱۹۱} بهادر سپه سالار که همچو اقبال پیش رو بود جنگ تراز و شد نیز فیل
خاصه را که بدولت و سعادت بر آن سوار بودیم رانده بکلک خان مذکور خود رسانیدیم
را چون آن که از حقیقت حال واقف شدند ما را شناختند خود را جمع ساخته به فیل خاصه ^{۱۹۲}

سواری مارسانید ند چنانچه پیشانی فیل به ضرب سناها مجروح گشت پس از مشاهده این
حال و خیرگی غنیم بنیم بدآمال آن غیرت سلطنت بجوش آمده و عرق حمیت موروثی حضرت
صاحبقرانی متحرک گردیده در جنگ مبادرت نموده بنفس نفیس متصدی پیکار شدیم و دست
به کمان و تیر برده از شاه نشین حوضه فیل برآمده بخانه کمان درآمدیم بکرم الهی هر تیر که
از شست مبارک می جست بر آن میگذاشت یک ترکش برین نقطه خالی شد.

شعر

ز آمدش کینه کوش	یکه سقف شد آسمان تیرپوش
ملجهای پیکان به پرندگی	یکجی شد آفت مزرع زندگی
بتر زین و خود یلان گشته غرق	چو تاج خروساں جنگی بفرق
نه از قتل کس تیرها منفعل	چو بالا بلند ان بیرحم دل
به پیش صفت آمدیکه راجپوت	زنان لاف مردی بیاد بروت
روان کرد بد بخت اسپ و غا	سوی خاصه فیل سواری ما
بناچار در چاره سازی او	ندیدم بحر جان گدازی او
کشیدم یکان تیر پیکان چو آب	بناده بر آن چار پتر عقاب
گرفتم کمان کیانی بدست	بشاخ کوزن نهادم چو شست
ستون گشته چپ و خم آور و راست	چنان کز فلک شور و شیون بجاست
رساندم چوزه را به نزدیک گوش	بر آمد ز جان مخالفت خروش
چو شستم بنا کوش را بوسه داد	در مرگ بر روی دشمن کشاد
دانش نشان بود در کند شست	دبان از قفا کرده بر آن گذشت
بیک تیر شد کار او ساخته	بحان بازی او خویش را باخته
بصد نامرادی ز اسپ او نهاد	بتلخی شد و جان شیرین بداد

ہر آنکس کہ پیش آمدہ انجمن
تفا گفت گیر و قدر گفت ده

نخوا با نم اورا بہ زیر زمین
فلک گفت احنت فلک گفت ذہ

بسان جان بداند در تاب و تب
رقن سنگ و مکند ارجم و جمعے کثیر از ضرب دست مبارک بہ جہنم میوستند و یک تیر
بخودی کہ سر مبارک گذاشتہ بودیم رسید چون جسوت سنگ مغروردید کہ بسیاری
از سرداران را چہوت با خلاصہ لشکر بند بہ قتل رسیدند و دوحسرت از دماغش برآمد
تاب مقاومت نیاور و زخم گولے و بان برداشتہ با غازی خان داروغہ نوب خانہ
ہندوستان و سحان سنگ بندیلہ و راج سنگ عارف را اختیار نمودہ ہفت ہزار کس
خلاصہ ہندوستان را بکشتن دادہ رو بودای ہزیمت نہادہ و تمام بنگاہ با توپخانہ
و خزانہ و فیل خانہ را ببا د فنادادہ خود بار نقاشی جانے بدر برد محض فضل قدیم و لطف
جسیم این چنین فتح عظیم روی نمود۔

یا کیست آنکہ لشکر کی از ہزار کرد
فضل خدای را کہ تواند شمار کرد

پیر و مرشد و جہانی کہ بذات اقدس تماشاگر ترددات بودند بجلد وے این
خدمت مارا بہ خطاب مستطاب بہادری مخاطب فرمودہ منصب والاکا پانزدہ ہزاری
ذات دوازده ہزار سوار امتیاز بخشیدند یقین کہ آن خلاصہ مخلصان از این فرودہ جانفزا
و نوید بہجت پیرا کہ موجب آرامش و آسایش عالم و عالمیان گردیدہ سجدات شکر
تقدیم رسانیدہ ابواب عشرت و شادمانی بروی روزگار خویش مفتوح خواہند داشت
و پیش از پیش بہ مراسم خلوص یک رنگی پرداختہ بعد ظاہری را قرب باطنی انگاشتہ
بارسال عرایض از احوال عافیت اشتمال کہ خاطر عاظر پیوست خواہان صحت سلامت
ایشان است اطلاع میدادہ باشند و تفقدات مارا نسبت بخود بر مرتبہ قصوی دانستہ
متوجہ احوال خود شناسند و مشتاق دلنہ تحریر آفی ۶ شہر شعبان ۱۲۸۵ھ۔

(۸۲) از جانب بادشاه زاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

معلوم آن عمده اماجد کرام باد کہ شعر از دست و زبان کہ بر آید - کز عہدہ شکرش بدر آمد
باید کہ ازین خردہ جانفز ابواب بہجت و شادمانی بر روی روزگار خویش مفتوح داشتہ
منظر فتوحات تازہ باشند و پا از جادہ اطاعت و فرمان برداری بیرون نہ گذاشتہ
باغوائی جمع از سفہا مرتکب امری کہ علاج پذیر نباشد نگردیدہ فراخ حسن عقیدت
نیکو بندگی امیدوار نتایج باشند و عنایات و التفات ما را نسبت خود بشرط اطاعت
فرمان برداری بدرجہ قصوی تصور نمایند - لئن شکرتم لا نعید نکمہ ولئن کفرتم
ان عذابا لشدید و السلام علی من اتبع الهدی.

(۸۳) از جانب بادشاہ زاده محمد سلطان بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمده اماجد کرام سلالہ
اکرام عظام نقادہ دودمان عزیز و علاءضادہ خاندان مجدد اعتلازیدہ مخلصان
صلح اندیش اسوہ متخصمان سعادت کیش مورد الطاف نامتناہی مصدر آداب
خیرخواہی جوہر مراتب صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت صاحب الشوکتہ
والاحترام واجب الغرۃ والاحترام سزاوار عواطف بیکران شائستہ اشفاق
بہ پایان قلب الحاکم بہ شمول شرایف الطاف و غور لطایف اعطاف مسرور و
بیتج بودہ معلوم نمایند کہ وسایط خلعت و صفا و روابط محبت و وفا یعنی دو صداقت بنا
بہجت افزا نختین محموی اظہار مراسم مخالفت و امیراز لوازم مصادقت و دو یمن
بینہ بر حصول مسرت و بہجت از استماع نوید فتح و نصرت و تقدیم شرایط مبارکباد

و تہنیت کہ متواتر سمت ارسال یافتہ بود وصول ہر یک کہ مجالست صوری و موانست
نظاہری را بدل عدیم البدل تواند شد مسرت افزائے دل مشتاق و طرب پیرائے
خاطر تمام وفاق گردیدہ خلوص ارادت و رسوخ عقیدت آن عمدہ ارباب دولت
و حشمت در پیشگاہ باطن الہام موطن کمال ظہور دارد و افزونی عاطفت وافی
و ازدیاد دریافت علیا و بارہ آن خلاصہ کجیتان خاص خدوہ ثابت قدماں شاہراہ اخلاص
ہمین دستور از آنجا کہ روابط قرابت و نسبت فیما بین باصواب مووت و محبت
جانبین بد انگونہ انتظام و التیام نیافتہ کہ مزیدی بر آن متصور باشد پر صریح
است کہ از تمایج حسن نیت صافی طویت ہرگونہ دوستی کہ بیماروی خواہد نمود
بمقتضائے مراعات نسبتاً ہا کہ بر ذمت نہمت التزام اوجب است شریک
غالب در آن ایشان خواہند بود و ہمت دیگران باستدعائے ایشان ساختہ و
پرداختہ خواہد آمد چہ جائے مطالب و مارب خاصہ آن شناسائی مراتب اخلاص
فہمی و اعتقاد شناسی مطمح نظر بلند و خاطر حق گزین ارجمند جز این نیست کہ ہر صورت
دلیذیر کہ در ضمیر صواب اندیش آن زبدہ خیر خواہان سعادت کیش مختفی و مستور است
خوشتر از ان بمنصہ ظہور جلوہ گر گردیدہ مقاصدی کہ در محظور ایشان بنا شد بحصول انجامد
خاطر عزیز جمع داشتہ بہمین نط بعروہ و ثقافتی صفا عقیدت کہ مثمر برکات مستح
حنات حال و مالست متمسک بودہ سرور و منشرح الباد باشند از ہیچ اندیشہ و رگہذر
تزلزل و بارکان جمیعتی را نہ ہند بے تکلف ما از شمایم و شمار از خود بجائے عمومی خود
تصور می فرمایم فصل باخیر و مزید سعادت مشتمل بر مقدمہ مطلوبہ نیز قرین مطالعہ گشت
چون درین ہنگام نجمتہ آغاز نصرت انجام بے شکوہ بد فرجام رخت ادا بر سمت لاہور
گشیدہ اعلیٰ حضرت خلافت منزلت برائے دستگیر ساختن آن نکوہدہ کردار بند و بست
صوبہ پنجاب ^{۱۹۹} بہ معنائی نصرت و جلال توجہ فرمودہ اند چنانچہ آن لمحہ نکبت شعار

مکتوبات سلاطین قطبشاهی

بمجرد استماع انتہاض الویہ موکب منصورہ بانظر فہا وعبور عسا کر فیروزی ماثر تاب
مقاومت تیاورد بنا بر اضطراب واضطرار عارفہ را اختیار نموده آوارہ صحرائی ناکامی
گردیدہ روانہ تہمت شد و پیروم شد حقیقی افواج قاہرہ متعاقب انفقود و منکوب
و صوبہ داری برائے ضبط و ربط صوبہ مسطور تعین فرمودہ عنقریب قرین فتح و ظفر
بالخلافت اکبر آباد را دشکب بہشت برین خواهند ساخت و قتی کہ آن عمدہ اماجد کرام
بوجہ کہ سابق نگارش پذیرد بجهتہ مبارک باد جلوس میمنت مانوس پیشگشی لایق
بدرگاہ سپہر احتشام بفرستند ہنگام گذرانیدن آن در حصول آن مامول کہ فی الحقیقت
کارماست مساعی مشکور و توجہات موفور بوارق برورد و لوا مع ظہور خواهد یافت
بہمہ حال چون وصول اخبار احوال خبر مال آن اسوہ متخصمان سعادت آثار مطلوب
است پیوست ہم بدیمنوال بہ ارسال شرایف صحایف محبت و جدایل رسایل مودت
تحریک سنیہ اخلاص و تاسیس مہانی اختصاص نمودہ بزم یکجہتی راشادی آمودنی
ساختہ باشند و ما را استظہار سترک خود داشته غنایات بیغایات و تفقعات بے نہایات
ما را نسبت بخوش پیش از پیش شناسند بتاریخ ۴ صفر ختم اللہ بالفتح و ظفر سنہ ۱۲۹۹ تحریر یافت۔

(۸۴) از جانب شاہزادہ محمد اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

آن عمدہ خیر اندیش صافے طویت بقائے عمر ابد قرین و دوام دولت جاوید طراز
ایم حضرت نعل اللہی مسلت نماید کہ از اطلاع بر مضمون آن نشان مرحمت عنوان ہرچہ
در آن باب مناسب دانند معروض دارند و توجہات خاص ما را روز افزون شناسند۔

(تمام شد) از کتاب جامع الانشاء منشی السلک مرزا عبدالعظیم طالقانی خطی

کتاب خانہ والد محترم نواب عنایت جنگ بہادر دام ظلہ (عباس)

۸۵- از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ علی عادل شاہ بیجاپور

در سمع ہمایونی ما رسید کہ راجہ مدر واج او باش مزاج در قلم و آن
سلطنت و ابہت پناہ قدم جرات گذاشتہ مصدر شوخی ہا گشتہ و پای دلیری
از و امن ادب دانی دراز کردہ شرارت ہا بر پا نمودہ چون این ہر دو دولت خانہ
از قدیم العہد بہ طینت اتحاد و یکجہتی سرشتہ شدہ و نسبت تو دو و مواخات
فیما بین بہ آن قدر منوط و مربوط گشتہ کہ صورت متغایر و معنای کففس واحدہ
گردیدہ لاجرم امداد و اعانت یکد گرا از عہد بزرگان معمول و مرسوم است لہذا
پیش تہاد خاطر ذخایر ما آنست کہ لشکر نصرت پیکر از سواران و احشام کہ
کہ در جان نثاری و سر سپاری گوے سبقت و بدودہ اند با یکی از فدویان کاروان
در گاہ روانہ کردہ شود تا بہ تبعیت و رفاقت امرای دولت خواہ آن
سلطنت پناہ در دفع غیثم سعی مشکور و جہد موفور مصروف داشتہ آن
مخذول مطر و دراز سرحد دکن بدر سازد استر ضاد این باب ضرر و افتاد
لہذا بہ ترقیم این کلمات مبادرت نمودہ شد مخلص را منتظر جواب دانستہ
از مرضی شریف آگاہ گردانند۔

۸۶- از جانب علی عادل شاہ بیجاپور بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

الحق این دو سلطنت خانہ اگر چہ صورت اثنیت و مغایرت معدودانہ
اما معنای وحدت و یگانہ مت موصوف از زمان قدیم و عہد دیرین مراسم

اتحاد و لوازم یکجہتی فیما بین مرعی و معمول است الحال کہ این مقہور سر بہ
 شوخی بر آورده پا از گلیم بدر آورده فساد داشته است کہ مورچہ را بر آورده
 است و این علامت واضحہ تباہی و خرابی او است لشکر ظفر پشگیر کہ
 ہمہ فدویان رزم خواہ و نمک بجلالان نصرت پناہ اند بر سر کوشش معین گشتہ اند
 انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب دمار از روزگارش برخواہند آورد او را با خودش آورده
 دست خواری و نگونساری خواہند ساخت حاجت بزیادت امداد و اعانت
 دیگری نیست لاکن چون پیش ہنہا خاطر ہما یون آن مدار سلطنت و جہانبانی
 آنست کہ احیای رسم اسلاف کرام نمودہ بر چہرہ مصادقت قدیمی غازہ تازہ
 بخشد و نسبت اتحاد و یکجہتی بر عہدی بر خواص و عوام عرض دہند بسم اللہ
 مبارک باشد در کار خیر حاجت بیج استخارہ نیست -

از کتاب بساتین السلاطین تالیف محرابراہیم الزبیری چابی۔ (عباس)

۸۷۔ از جانب میر محمد سعید میر حبلہ بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

عرضداشت بندہ کمترین غلامان بموقف عرض مقدس قبلہ دنیا و دین مرشد
 و مربی جہانیان میرساند کہ چون از اطوار کپتان ظاہر بود کہ باستحکام و حصانت قلعہ
 و فور اسباب آلات جنگ و استعداد قلعہ داری توسل جستہ بے آنکہ اشارہ جلدات
 و نبرد از مای از مجاہدان اسلام مشاہدہ کند بمحض مواعظ و نصیحت کہ مرۃ بعد از مرۃ
 بظہور رسیدہ بود بحالہ مستقیم اطاعت و انقیاد قدم نخواہد گذاشت بتبارین کمترین
 فدویان دست توسل بحبل المتین اقبال جہان کشای کہ حصن حصین فدویانست
 استوار کردہ بعزیمت تسخیر با تمامی سرداران نیم کردہ ہی قلعہ را محل نزول سپاہ منصور
 ساختہ بہ تہیہ اسباب محاصرہ مشغول شد و مجدداً کسی فرستادہ کپتان را از دغا

۸۵- از جانب سلطان عبداللہ قطب شاہ بہ علی عادل شاہ بیجاپور

در سمع ہمایونی ما رسید کہ راجہ مدرراج اوباش مزاج در قلمرو آن
سلطنت و ابہت پناہ قدم جرات گذاشتہ مصدر شوخی ہا گشتہ و پایہ دلیری
از و امن ادب دانی دراز کردہ شرارت ہا برپا نمودہ چون این ہر دو دولت خانہ
از قدیم العہد بہ طینت اتحاد و یکجہتی سرشتہ شدہ و نسبت تو دو و مواخات
فیما بین بہ آنقدر منوط و مربوط گشتہ کہ صورت تغایر و معنی کف نفس واجدہ
گردید و لاجرم امداد و اعانت یکدگر از عہد بزرگان معمول و مرسوم است لہذا
میش تہاد خاطر ذخایر ما آنست کہ لشکر نصرت پیکر از سواران و احشام کہ
کہ در جان نثاری و سرسپاری گوے سبقت و بدودہ اند بایکی از فدویان کاروان
در گاہ روانہ کردہ شود تا بہ تبعیت و رفاقت امرای دولت خواہ آن
سلطنت پناہ در دفع غیظ ستمی مشکور و جہد موفور مصروف داشتہ آن
مخدول مطرود را از سرحد دکن بدر سازد استرضاد این باب ضرر و افتاد
لہذا بہ ترقیم این کلمات مبادرت نمودہ شد مخلص را منتظر جواب دانستہ
از مرضی شریف آگاہ گردانند۔

۸۶- از جانب علی عادل شاہ بیجاپور بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

الحق این دو سلطنت خانہ اگرچہ صورت اثنبیت و مغایرت معدودانہ
اما معنای وحدت و یگانگی موصوف از زمان قدیم و عہد دیرین مراسم

اتحاد و لوازم یکجہتی میانین مرعی و معمول است الحال کہ این مقہور سر بہ شوخی بر آورده پا از گلیم بدر آورده فساد داشته است کہ مورچہ را پر آورده است و این علامت واضحہ تباہی و خرابی او است لشکر ظفر پشکر کہ ہمہ فدویان رزم خواہ و نمک بجلالان نصرت پناہ اند بر سر کوشش معین گشتہ اند انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب دمار از روزگارش برخواہند آورد او را با خودش آورده دست خواری و نگونساری خواہند ساخت حاجت بزیادت امداد و اعانت دیگری نیست لاکن چون پیش ہنہاد خاطر ہما یون آن مدار سلطنت و جہانبانی آنست کہ احیای رسم اسلاف کرام نمودہ بر چہرہ مصادقت قدیمی غازہ تازہ بخشند و نسبت اتحاد و یکجہتی بر عہدی بر خواص و عوام عرض دہند بسم اللہ مبارک باشد در کار خیر حاجت بیج استخارہ نیست -

از کتاب بساتین السلاطین تالیف محرابراہیم الزبیری چابی - (عباس)

۸۷- از جانب میر محمد سعید میر حبلہ بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

عرضداشت بندہ کمترین غلامان بموقت عرض مقدس قبلہ دنیا و دین مرشد و مربی جہانیان میرساند کہ چون از اطوار کپتان ظاہر بود کہ باستحکام و حصانت قلعہ و فور اسباب آلات جنگ و استعداد قلعہ داری توسل جستہ بے آنکہ اشارہ جلدات و نبرد از مای از مجاہدان اسلام مشاہدہ کند بمحض مواعظ و نصیحت کہ مرۃ بعد از مرۃ بظہور رسیدہ بود بحالہ مستقیم اطاعت و انقیاد قدم نخواہد گذاشت بتبارین کمترین فدویان دست توسل بحبل المتین اقبال جہان کشای کہ حصن حصین فدویانست استوار کردہ بعزیمت تسخیر با تمامی سرداران نیم کردہ ہی قلعہ را محل نزول سپاہ منصور ساختہ بہ تہیہ اسباب محاصرہ مشغول شد و مجدداً کسی فرستادہ کپتان را از دغاہت

عافیت تهدید نمود از آنجا که دیده دریافت طالع فرنگ از سعادت دور بینی
 بهره دارد و جد و جهد غازیان سپاه اسلام را درین قلعه گیری و ملک کشائی
 با قصی مدارج کمال دیده دانستند که تاب مقاومت مجاهدان دین متین
 از چیز قدرت ایشان بیرونست لا علاج است ابواب ستیزه نموده از
 در صلح و صلاح در آمد و یکی از معتمدان خود را فرستاد التماس نمود که غلام بقلعه
 رفته او را بهمد و پیمان مطمئن و مستمال گردانند بنده گفت چون هنوز مقدمات
 صلح تمهید نیافته آمدن من بقلعه مناسب نیست اگر کپتان در گفتار خود
 صادقست باید که خاطر جمعه داشته بایکدیگر استوار در دیدن بندگان درگاه عالم
 پناه که التهاب نایره مقاتله را آماده اند مبارزت نماید تا آنچه صلاح حال
 او باشد به تصدیق فرق همایون بطور آید چون از اطوار ناشایسته خود نادم
 و پشیمان شده بود نجات و رستگاری خود را منحصر در اطاعت و انقیاد دانسته
 بقدم متابعت پیش آمده بتاریخ از قلعه بر آمده و ندوی را
 ملاقات نموده بنده همان روز با چندی از بندگان درگاه گیتی پناه داخل
 قلعه شده حقیقت عرض و عمق خندق و استحکام و حصانت قلعه و استعداد
 قلعه داری و کیفیت و کمیت اسباب و آلات حرب و جنگ را از توپ و
 تفنگ که آفریده کفار فرنگ است بقرار واقع بخاطر آورده پنجه و دو
 توپ رعد خروش از قسم هفت جوش و غیره که هر یک از آنها در محافظت
 قلعه کافیت در بروج ترتیب و تقبیه نموده اند که جنبش فوری تا کنار
 خندق که عرضش پانزده گز است و آن دریا در هنگام جزر و مد
 در باطراف قلعه محیط میگردد محال است و اصل قلعه مشتمل بر چهار
 برج متین و غریض که هر یک از آن بروج بر سر خود قلعه ایست الحق

متانت و حصانت این قلعه بمشابه است که بغیر از هماره همایون بال
 اقبال جهانکش شاهین بلند پرواز همت بیج یک از ممالک کشایان
 در هوا عزمیت تسخیر آن بال نمی تواند کشود حق نیست که اگر کار
 بجنگ و جدال قرار می یافت اگر چه بمیان نیت عالم آرای قبله عالمیان
 بعد از مدتی بجهیز تسخیر می آمد اما بس از مجاهدان آهنین چنگ در این
 جنگ طعمه توپ و تفنگ نمی شدند لکن آنکه که بزور بازو اقبال نمایان
 قبله جهانیان بے استعمال آلات جنگ و جدال کسان بر همونی توفیق
 سماوی هدایت یافته غاشه اطاعت بندگی فدویان درگاه گیتی پناه
 را بردوشش گرفت و چون کیتان منجو است بطریق اجاره که در فرمان
 سابق باریلی قرار کرده بود مقرر شود فدوی باین راضی نمی شد تا بعد
 از رسل و رسائل و گفتگو دور و دراز نزدیک بان شده بود که معامله
 بمجادله قرار یا بدلا علاج بهیجی که در قولنامه مسطور است راضی گشته و
 بعد از استحکام مبانی معاہدہ و مصالحه اعزى محمد قاسم مازندرانی را که در میان
 عاملان بحسن عمل و کاردانی امتیاز دارد تشریف داده به تہسانہ داری
 قصبہ و ضبط و ربط انجا مقرر داشت چون در نیوقت استمالت و نوازش
 کیتان باعث تالیف قلوب سرحد نشینان این ملک است التماس
 از باریافتگان درگاه گردون پناه آنست که فرمان سعادت عنوان
 مطابق مسوده که بسپایه سریر عرش مصیر ارسال یافته بنام کیتان
 مقرر صدور یابد۔

(۸۸) از جانب میر محمد سعید میر حمله به سلطان عبداللہ قطب شاہ

عرضداشتند بنده ضعیف سعید کہ بدست آویزہ عجز و شکستگی سراپا رسوخ
 بندگی استطاعت طوٹ کعبہ رحمت قبلہ دین و دنیا بہر سانیدہ بعد از استلام عتبہ عبودیت
 بموقف عرض مقدس مرشد و مربی جہانیاں میرساند کہ فرمان سعادت عنوان کہ در این
 ایام فیروزی فرجام باخلعت نوروزی نامزد پیر غلام فرمودہ بودند بہ استقبال آن آیہ دولت
 و اقبال و مایہ المانی و آمال مفتخر گشتہ بلبس خلع فاخرہ سرافتخار باوج افلاک رسانید حضرت
 اللہ تعالیٰ سایہ مرحمت و ظلال عاطفت صاحب قبلہ دو جہانی را تا قیام قیامت بر مفارق
 بندگان جان سپار پانیدہ داشتہ ایام متبرکہ عید نوروز را ہمہ بر بندگان گیتی پناہ نجستہ
 و میمون داراد قبلہ دین و دنیا سلامت از انجا کہ ایفاء وعدہ پروردہ کام و زبان مبارک
 عتبہ بوسان آستان کعبہ راستان است بوسیله ثمول عنایات بیدریغ معروض میدارد
 کہ در آن ہنگام پیر غلام از حضور انور برہم کز ناتک مرخص می شد از عنایت ذرہ پردری
 وعدہ فرمودہ بودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد از آنکہ قلعہ کندی کوٹہ بحیطہ تصرف اولیائے
 دولت ابد پیوند در آید ترارضائے مکہ معظمہ خواہم داد چون بدرقہ اقبال جہاں کشا قلعہ
 کندی کوٹہ مفتوح شد و بیامن توجہات عالم آرائے مرشد و مربی جہانیاں چند قلعہ و گجر
 ضمیمہ ممالک محروسہ گشت حالا التماس از باریافتگان در گاہ غرض اشتباہ چہ است
 کہ چون کمترین غلامان را ایام کہولت و آثار ضعف و شکستگی دریافتہ کہ خدمات دنیوی
 قیام و اقدام نمی تواند نمود بہ تصدق فرق مبارک پیر غلام را بحسب وعدہ رضائے
 مکہ معظمہ عنایت فرمایند کہ تا در حالت قدرت و توانائی با اعتقاد خود در خدمات دنیا مقصر
 و از خود راضی نبودہ بقیہ عمر را بہ ہنگام ضعف و ناتوانی در مکہ معظمہ و سایر اماکن شریفہ
 بہ تحصیل مشروبات اخروی و دعائے از دیا و عمر و دولت ابد مقرون مرشد قبلہ دین و دنیا

مصرف دارد چون در ایام سعادت فرام بندگی هر مطلبی از مکاتب دنیوی که بعضی اقدس رسانیده بوصول آن سر فراز گشته امیدوار است که بعجز و شکستگی پیر غلام نجشوده این التماس که سرمایه سعادت اخروی هم با نجاح مقرون شود و به لیب خاطر اقدس کمترین غلامان حال از همین جا شرف رضا عنایت فرمایند که تا رسیدن موسم که زیاده از هفت هشت ماه نیست در تهیه سفر باشد و تا در آمدن موسم بقدر مقدور در بند و بست و ضبط و ربط و تدارک معاملات این صوب مرا سم سعی و جهد بتقدیم خواهد رسانید چون این مدعا را چند نوبت بواسطت غلام زاده بعرض مقدس رسانیده از ضعف طالع بجواب شافی سر فراز نشده لازم دانست که عرضداشت نموده امیدوار جواب باشد زیاده بے ادبی حد خود ندید.

(از مجموعہ عریض خطی کتابخانہ نواب سالار جنگ مرحوم)

۸۹- از شاهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اما جد کرام سلامہ اکرام غلام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجدد اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ محلی مورد الطاف بادشاہی مصدر آداب خیر خواہی جوہر مرات صفاد صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المحقق بواہب الملک المنان قطب اسلمک تبوہات و تملطفات بی نہایت مستبشر و مستظهر گشتہ بدانند کہ چون آن امارت و ایالت مرتبت با وجود دعوی بندگی و ارادت رعایت آداب دولت خواہی و عقیدت نموده بہ تحریک جمعی کوتہ اندیش میر محمد امین پسر سیادت و نجابت دستگاہ میر محمد سعید را کہ داخل بندہای درگاہ سلاطین پناه گردیدہ از پیشگاہ خلافت کہ انجمن کرم و سماحت است بعنایت منصب پنہزاری ذات

و پنجهزار سوار سرفرازی یافته با متعلقانش محبوس ساخته اموال آنها را از نفوذ و اجناس
 و جوهر و اقیال ضبط نموده و انواع خفت و امانت به آنجا عتبه رسانیده اند لیشه
 مزاحمت و ممانعت میزند کور از استلام عتبه رفیعہ خلافت به خاطر آورده بودند و حقیقت
 این جرات و جسارت بمسامع جاه و جلال رسیده در نیوا حکم جهان طاع گیتی شرف
 نفاذ یافته بود که مابعدا که منصوره و افواج قاهره برای استخلاص پسر و توابع میزشار الیه
 متوجه این حدود شویم و محبوسان را کام ناکام طلب داشتند تا آمدن میسر می آید در
 حیدر آباد توقف نمایم بنابراین امثالاً للحکم المارفع الاعلی بساعت فیض اشاعت از
 خدمت سراسر اطاعت قبله و کعبه حقیقی مظهره العالی عز دستوری یافته بمبارکی و فیروزی
 سایه سعادت برین مرز بوم انداختیم اگر آن عمده اما جد کرام اطاعت حکم لازم الاتباع را
 بر ذمه عبودیت خود محتمل دانسته میر محمد امین را با متعلقانش بحضور موفور السور سلطانی
 بفرستند و از کرده خویش نادم و پشیمان گردیده بپوزش و عقیدت و معذرت گردانند
 و تمامی اموال آنها را به تصرف آورده اند و تعلق به سرکار گرد و نمدار دارد از نفیر و قطمیر
 ارسال دارند تا از صدمات عساکر نصرت قرین ما امین بوده دشمن کام نشوند زهی حسن
 عاقبت و سعادت خاتمت ایشان و اگر پند به غرور و پندار از گوش نخوت و استکبار
 بر نیاورده مطابق یر لیغ مقدس محلی که تصور ارتکاب خلافت آن در تخمیل ناموران آفاق
 نه گنجد عمل نه نمایند و توفیق اطاعت یر لیغ عالم مطیع جهان طاع و پاس حقوق نعمت
 نیافته قدر آن ندانند و از تیره رائی تا بخردان در مقام ستیزه و گردن کشی در آید
 هر چه بیند از کرده خویش خواهند دید درین صورت ادراک پاداش اعمال خود را آماده باشد
 چو تیره شود مرد را روزگار همه آن کند کش بیاید بکار
 جواب مثال سلطانی را بے تاخیر و تانی معروض دارند بیدی الله بنوره من یشاء

۹۰- از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجدہ کرام سلالہ اکرام عظام
نقارہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش درگاہ
والا خلاصہ مختصان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر آداب
خیر خواہی جو ہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سنو ادراعوظ بکیرہ ان
شایستہ اشفاق بے پایان المنحصر بمواہب الملک المنان قطب الملک بتوجہات
بے غایات و تلطفات بے نہایت مسرور و متہیج گشتہ معلوم نمایند عرضداشت آن
عمدہ اماجدہ کرام کہ درین ولایت مقرب ادای مراسم تہنیت خرده مسرت افزای بخت
پیرای ظهور بتا شیر صبح دولت و ترقی مراتب جاہ و حشمت سلطانی ارسالی داشتہ بودند
باعریفیہ کہ مصحوب سیادت و نجابت مرتبت صفوت و نقابت منزلت میر احمد بود متواتر
بعز مطالبہ رسیدہ مطالب معروضہ سمت و ضوع گرفت التماس نموده بودند کہ در ہر باب
ما حامی و شفیع بودہ ملتمسات مستدعیات ایشان را بہ عرض والا برسانیم و برای مزید تسلی
و اطمینان آن زبدہ اکرام عظام و والدہ ماجدہ ایشان نشانی محبتی بر قول و استعمال
ارسالی داریم تا آن عقیقہ خاطر جمع ساختہ دریافت شرف خدمت والا تواند نمود و بر آن
خلاصہ خاندان مجد و اعتلا پوشیدہ نماند کہ اگرچہ جرایم و تقصیرات ایشان کہ بمقتضای
غضبت و ناعاقبت اندیشی باغوائی جمعی سفیہہ بخرد بوقوع آمدہ از ان قبیل نیست کہ
درین مقام استغفار و استشفاع آن تواند در آمد و این ہفوات و زلات افزون تر
از آنست کہ اندیشہ تدارک و اصلاح آن توان نمود چہ ہر گاہ آن عمدہ ارباب دول
کہ ابانجہ بوسیلہ صدق عقیدت و خلوص ارادت در سایہ الطاف اعطاف درگاہ
سلاطین پناہ از تند باد حوادث و عوایب مصئون بودہ بذریعہ اطاعت و عبودیت بامعلیٰ

مراتب کامرانی و جمعیت فایز گردیده بے موجب به محض توهمات دور از کار ازین جاده
قدیم و مسنج مستقیم انحراف نموده و مصدر چنین جرات و جبارت باشند با وجود
حقوق نعمت رسیدگی و دعوی اخلاص و بندگی موكب اقبال قرین قبله و کعبه و جهانی
را که بموجب حکم جهان مطلع گیتی مطیع پر تو سعادت بر ساحت این مرز بوم انداخته
و هزاران نقود روح روان نثار مقدم مبارک ایشان را در خور و سزا است با عز از
و احترامی که بر ذمه دولت خواهان عقیدت کیش واجب است تلقی نه نموده از
ادراک ملازمت سر اسر شرف و عزت متقاعد گردیده توفیق تحصیل این موهبت
عظمی و عطیه کبری نیافته کار بجائی که نباید رسانیده باشند کراحد و یاری آنکه
در بزم حضور پر نور ازین مقوله مذکوری بمیان تواند آورد لیکن از آن جا که خطا بخشی
و عذر پذیری شیمه خاص این دو دمان رفیع الشان است و پیر و مرشد حقیقی
ما را حق تعالی پیش از همکنان بعضی خطیات و زلات موفق داشته این حاصلت
حمیده مرضیه را در آن ذات قدسی صفات ملکی ملکات که مجموعه مکارم اخلاق است
و دلیت نهاده و آن زبده اصحاب ظل از روی تضرع و خضوع دست بشفع
بذیل حمایت و اعانت سلطانی استوار نموده امید آن دارند که به شفاعت و
درخواست رخت سلامت ازین بحر پر آشوب به ساحل نجات کشیده بتدارک
و تلافی مافات پردازند بنا بر آن بر خلق عظیم و کرم و عفو عظیم قبله و کعبه و جهانی نموده
حبس الالتماس آن امارت و ایالت دستگاه این نشان فرخته عنوان را که
به نقوش پنجه خاص مازنیت یافته مصحوب معتمد وزارت مرتبت ابو القاسم که دیوان
سرکار نامدار است باید که این گرامی صحیفه را به منزه قول تصور کرده بان مثال
سامی مستظهر و مستبشر گشته والده ماجده خود را که داعیه قدیمه خود در این درگاه آسمان
اند رخصت دهند تا بتوسط طمقسات ایشان را به موقت عرض و الارسانیده هرگاه

خواهند دستوری یافته مشمول مرحمت و عنایت مراجعت نمایند بعد از آنکه این عقیقه
محترمه به سعادت خدمت عالی فایز شود و بحسن سعی این جانب این مطلب سترگ
تمهیمی که مرضی اولیای دولت قاهره بوده باشد صورت بیابد التماس مورچاها
خواهیم نمود یقین که پیش ازین به تهیه اسباب مذلت و دشمنکاری پیرداخته باضلال
جماعه ضال سر رشته عزت و دوستکاری را از دست نه خواهند داد و تلطفات
سلطانی را در جمیع احوال کافل آمال خویش انگاشته در همگی ابواب بدان عرو
و ثقی متسک و توسل خواهند جست والسلام علی من التبع الهدی -

۹۱. از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ و دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
درگاه و الاخلاصہ مختصان سعادت کیش بارگاه معلی امور الطاف بادشاهی مصدر
آداب خیر خواهی جو ہر مرات صفا و صفوت فردغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عطا
بیکران شائستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک
بدعوات و افیات کہ کشفات آن مشام مخالصت را معطر تواند داشت اختصاص
یافتہ بعد از سلام سلامت انجام معلوم نمایند کہ صحیفۃ الاخلاص ایشان در خجستہ
ترین وقتی مسرت وصول بخشیدہ حدیقہ ہمیشہ بہار اتحاد و یکجہتی را طراوت افزود
و مضامین آن کہ منحصر بود در اظہار کیفیت حسابی کہ مباشران اعمال بارگاہ خلافت
نوشته نزد وزارت و رفعت پناه مرشد قلی خان دیوان صوبہ دکن فرستادہ اند
و نقل آنرا لایق الغایت قبلاً دیگ ملازم سرکار نامدار بآن عمده اماجد کرام نمودہ

و التماس موقوف شدن تحصیل پانزده لک روپیه که از پیشگاه اعلیٰ بآن مرکز دایره
 نیک اختری معاف گردیده بعرض مبارک صاحب و قبله دو جهانی پیروم شد حقیقی رسید
 بر زبان الهام بیان عطا و ترفیع ترجمان گذشت که چون حقیقت محبت و اخلاص جمعی که
 درین هنگام مدار همام بارگاه اعلیٰ به عهده آنها است نسبت ایشان بر آن خلاصه
 مخلصان دانی عقیدت پوشیده نیست و این مراتب مفصلاً در مطاوی و الا منشوری
 که مصحوب سیادت و نجابت مرتبت میر احمد سعید و ملا عبدالصمد بایشان شرف نفاذ
 یافته مندرج است بعد از آنکه به ورود سعادت امود آن صحیفه عزت و کرامت مباهی
 شوند آنچه درین رقیقه الوداد نگاشته اند در جواب فرمان عالی شان سلاطین پناه
 عرضداشت کمند تا هر چه حکم شود مطابق آن به عمل آید و از آنجا که به جهت بقایای
 یک کرور روپیه از پیشگاه خلافت تاکید تمام است و از تعیین میر احمد سعید عرضی جز این
 نه و این مبلغ را که تتمه بستان و پنج لک روپیه است که ادائی آن بوعده سه سال
 قرار یافته بود حکم اقدس از جمله یک کرور روپیه موقوف نمی توان داشت اگر می خواسته
 باشند درین باب نیز به حضور مقدس معروضه دارند توجیهات و سنایات قبله و کعبه
 حقیقی و محبت و التفات این جانب را در باره خویش بر تبه قصوری و در به علیا تصور
 نموده به همین وتیره بار سال مفاوضات گلشن موالات را سر سبز و شاداب می
 ساخته باشند. والسلام -

۹۲ - از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلامه اکرام
 عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجدد اعتمار زبده مخلصان صلاح اندیش

درگاه والا خلاصه مختصصان سعادت کیش بارگاه معلی مورد الطاف بادشاهی مصدر
آداب خیرخواهی جوهرات صفات و صفوت فروغ ناصیه دولت و رفعت سزاوار
عواطف بیکران شاکسته اشفاق بے پایان المنحصر بواهب الملک المنان
طلب الملک بدعوات محالیت آیات و تحیات زاکیات که از شمیم عنبر آمیز آن
شام محبت و موالات راعطر آگین توان ساختن منحص بود معلوم نمایند عرضداشت
ن محمد اما جد کرام که مشتمل بر توقیف و بازداشتن شجاعت شعار اسماعیل بیگ از رفتن
صوب کهنه کیفیت فتوری که به هرات ولایت کرنا تک راه یافته به وساطت این
بنب در هنگام مناسب به عرض مطالعه عالی در آمده مطلب دوا نوشته ایشان که
به ملا فرج الله رسیده بود و مضمون عریضه ملا عبد الصمد مفصلاً مذکور بزم حضور پر نور گردید
از زبان الهام بیان پیردمرشد حقیقی گذشت که ما بمقتضای دفور عاطفت و مرحمت
و ابط مجوده اتحاد و یک جهتی را منظور داشته از اصلاح همام ایشان توجه دین
فرمایم و درین چندگاه آنچه متضمن صلاح حال و مال آن مرکز دایره نیک ختری بوده
از وی تفضل کرده بعد از خبری بایشان ارشاد شده و از آنجا که رفتن عبد الجبار بصوب
کرنا تک خلاف مصلحت به نمود درصین فرستادن او بدان طرف فروغ ناصیه اہمیت
از مفسدان این تجویر آگاه ساخته بودیم تا از او و خامت عاقبت آن غافل نگردیده
این باب بارای دولت خواہان سفیہ عمل نہ نمایند چون سیط محیط ناموری گوش
عادت نبوش بان سخنان ہدایت ترجمان ننیداختہ با متثال او امر مطاعہ نبرد اختند
دیدہ بصیرت از مشاہدہ شاہراہ صواب پوشیدہ و پیمانہ غفلت از دست ساقی
زقد پوشیدہ مجدد اقدام بودائی باطل ستیزی نہادند و خود را ہدم ہمام چندین تہمت
افترار داده ترک ارادہای حاصل بے محاصل نہ نموده و این معنی بمسامع جاہ و جلال
سیدہ حکم اقدس و اعلیٰ نافذ گشت کہ ایشان را ازین قصد نا صواب باز داشته

نگذاریم که پیش ازین در تهیه اسباب دشمنکاری خویش بکوشند لهذا اشجعاعت شمار
مشارالمیه را تعین فرمودیم که عبد الجبار را با تمامی همراهان به حیدرآباد بیاورد تا بوسیله راه
گفتگو بآئے جمعی که در مین اندر رسد و شده بعرض عتاب و خطاب پیشگاه خلافت
در نیاید و بیک بار پرده از روی کار نیفتاده امری که حیزتدارک بیرون تواند بود
ساخته نگردد اکنون اگر تاب و توانای بازخواست بارگاه معلی داشته باشند و
تثانی الحال از عهده صدمات افواج قاهره که تعین آنها برای دفع فتنه ولایت کرناکه
قریب الوقوع است توانند برآمد مضایقه نیست باقی جمعیت خود را نیز به آن طرف
بفرستند تا غبار فساد و از آنچه هست افزون تر گردد و الا سیل حوادث را به ملکوت
خویش راه ندهد ازین اندیشه بآئے دوزخ کار باز آیند و مطابق فرموده عمل آورده
تمامی آن مردم را سوای طایفه که بجهت بندوبست محال قدیمه ایشان کافی باشد
بزودی پیش خود به طلبند و احتمال همت آن ملکوت را موجب تزلزل قواعد
ولایت موروئی دانسته سعی در آن روان دارند و با غمودی سببهای عاقبت نااندیش
کار بجای نه رسانند که اصلاح آن از دایره امکان بدر رود و پیشمانی و ندامت
سودمند نیفتد دیگر امر رفیع القدر زینت صدور گرفت که اگر مقدمه تحصیل پیشکش
به عهده وکلای سرکار نامدار مامی بودند پیرای متمس ایضان در باب مجرای دادن بعضی
ابواب با وجو تکرار التماس و اظهار به تعویق نمی افتاد و چنانچه از جمله بیست و پنج لک
روپیه ده لک روپیه به والدہ ماجده آن قطب سیمای شوکت و اہبت بخشیده بودیم
چهار لک روپیه چهارم و دو لک روپیه اسباب حویلی را که به ده لک روپیه محبوب شما
بود نیز ب همان قرار مجری میدادیم هر گاه اختیار این کار با ما نباشد و اعلیحضرت پانزده
لک روپیه متمه و پنج لک روپیه را که ادائی آن به وعده سه سالی مقرر گردیده نی
نگاشته بایضان انعام نموده باشند و سه لک روپیه و جمیع پیش کشی که مصحوب

ملا عبد الصمد بود مجری نداده عوض مبلغ چهار را طلب فرمایند و این مراتب در منشور
 لامع النور ثبت شده باشد چه توان کرد علاج مختصر در آنست که آنچندین وادی
 مکرر را به گرامی خدمت ماییده و دانسته نوشته اند بتفصیل در جواب فرمان
 و الا نشان عرضداشت نموده به نواب تقدس احتجاب علیه عالمیه و بادشا هزاره نیز
 معروض دارند تا توسط ایشان بعض مقدس برسد و بر تقدیری که خود عرض این
 جزئیات را مناسب ندانند بیادست و بجا بت مرتبت میر احمد سعید بگویند که
 حقیقت را به پایه سریر اعلیٰ عرض دارد و توجهات پیشگاه سلطنت و محبت و الطافات
 این جانب را نسبت بخود روز افزون شناسند. والسلام علی من اتبع الهدی -

۹۳- از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاہ عمده امجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ و دودمان عرو علاءضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
 رگاہ و الا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
 ادب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف میگردان شائستہ اشفاق بے پایان المنحصر بمواہب الملک المنان قطب الملک
 برغوات و اقیات و تحیات زاکیات اتمقصاص یافتہ معلوم نمایند عنریضہ الا خلاصہ
 کہ در میو لا انگاشتہ خامہ عقیدت شدہ بود بعز مطالعہ گرامی رسیدہ مسرت افزا
 لرزید و مطالب بوضوح انجامید بر آن امارت و ایالت مرتبت پوشیدہ نماند کہ
 لریچہ درین چند گاہ کہ بساط اتیلاف و ارتباط متحد گشتہ و اساس اتحاد و یکجہتی
 تحکام تازہ پذیرفتہ ہمت ایشان را از خود تصور فرمودہ در اصلاح آن دقیقہ

از دقایق توجه و التفات دریغ نداشتیم و برای روای حاجات و پذیرائی
 متمسکات آن مرکز دایره نیک اختسری را بمسحی و کوشش بظهور آورده
 همه وقت در خدمت و اقامت سعادت مرشد دارین حمایت و اعانت نموده هرگز راضی
 نه بوده ایم که اختلالی بقواعد مملکت ایشان راه یابد چنانچه درین هنگام که بموجب
 حکم جهانمطاع گیتی مطیع افواج قاهره قصد آن مرز بوم داشت و اسباب و بابل و
 نکال آماده گردیده نزدیک بود که خاک آن دیار بیاد فنا برفته تر و خشک آن
 ولایت به آتش قهر بسوزد باده چود مشایده انواع همفوات و زلالت که باقی آن
 صدق معاشرت و حسن معاملت منافات تمام دارد و باعث نخلت و تشویر مانده بود
 وقوع اموری که تدارک آن به غایت دشواری نمود در مقام استشفاع در آمده عفو
 تقصیرات ایشان را بتضرع و خضوع التماس نمودیم و قبله و کعبه دو جهانی که عذر نپذیرد
 و خطا پوشی و جرم بخشی شمه کریمه آن ذات ملکی ملکات قدسی سمات است بمقتضای
 مرحمت جلی و عاطفت فطری و ذره پروری و بنده نوازی ملتس این مرید خود را عذر قبول
 ارزانی داشته عزیمت آن طرف را موقوف فرمودند مجدداً آن نقاده و دودمان
 اعتلا را بدین مکرمت نمایان و عنایت بے پایان امتیاز بخشیده از سر باز خواست
 در گذشته و خطائی ایشان را بحضرت فضل در گذرانیدند لیکن چه فایده که آن محیط
 بسیط ایهت و ناموری قدر این الطاف و اشفاق ندانسته در شاه راه راستی و درستی
 قدم نمی گذارند و پاس عبود و موافقت نداشته ملاکار بر دوروی که خان و مان ایشان
 از شامت آن به معرض تلف در آمده بود گذشته اند و گفتار ایشان را اصلاً
 موافقتی با کردار نیست و باغوائی سفیهان نادولت خواه راه صواب نمی سپردند و
 حقوق بینین مراحم و مکارم بی اندازه نیامیائمانگاشته مطلقاً بپاس گذاری آن
 نمی پردازند خدا داناست که از ظهور این امور که در نظر ایشان مستحسن و زیاب و فی الحقیقت

سر اسر سهو و خطا و موجب مسرت اعدا است در خدمت پیر و مرشد حقیقی انقدر
 انفعال کشیده ایم که به شرح راست نیاید نمی دانیم که بسبب ارتکاب این اعمال
 و خامت عاقبت و سوء خاتمت آن براز کیا میوید است چه خواهد بود با جمله اکنون
 نیز باید که از ادائی شکم این مواهب غافل نگشته به تلافی ماخات قیام نمایند و از
 مال حال و مهول نورزیده لوازم پوشش و معذرت راه آئین نیکو بجا آورده مثل گذشته
 نگذارند و توسل به جلالتین تو جهات علیه معتمد دانسته تو جهات باطله نقد
 اخلاص را کم عیار و مغشوش نه سازند و مطابق تعهد خویش از جمله دوازده هزار سوار را که
 با وجود ناداری و بی سامانی نگاه داشته اند پنج هزار سوار بزودی بفرستند و در سر انجام
 وجه بقایای پیشکش بادشاهی اندیشه توقف و تعلل ننموده وصول آن مبلغ را به تعویق نیندازند
 و مردم خود را که تا حال از متعلقه خان رفیع مکان سعادت نشان دستور و زارای
 دوران بر نیامده و سر پر خاش و دنتنه پردازی دارند چنانچه این معنی از وقایع فرستاده
 میر عبدالمعین بعرض مبارک قبله آمانی و آمال رسیده به قدغن تمام از انجا طلب داشته
 از قلعه او بگیر که سرحد مملکت ایشان است تجاوز نورزند و در بند قصبه قلعه مذکور که
 تفویض آن بگماشتهای ایشان به هیچ وجه صورت پذیر نیست بنوده برای
 تهیه ضروریات حصین مزبور بداشتق نتهی که در پای آن آباد است قناعت نموده
 ابواب منازعه و مجادله را که بجای نمی رسد و موجب بدنامی و ذممت کامی است مسدود
 گردانند و کاری نه کنند که شانی الحال ما را در حضور پر نور پیر و مرشد حقیقی زیاده از این
 خجالت حاصل شود و ایشان را مجال تدارک نماند این مراتب را سر سری نه انگاشته
 به خرد و دور بین مال اندیش خود بهر سنجند و به مقتضای آنچه از روی و فور عاطفت
 و شفقت در هر باب نگارش یافته عمل نموده جمعیت مقرری را با سرعت هر چه
 بر کاسب طفراتساب روان سازند و از سوء ثمره لطایف التحیل که وقت آن نمانده

پر حذر بوده پیش ازین برای کوته اندیشان بی عاقبت کار بند نشوند تا از حوادث
و نوائب مصئون گردیده بدو ستکامی زندگانی توانند کرد والا بعد از آنکه به مات
از اصلاح بگذردند امت و پیشانی سودمند نخواهند بود و السلام

۹۴ - از جانب شهزاده محمد سلطان به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاہ عمده اماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش
در گاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلی امور و الطاف بادشاہی مصدر آداب
خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف
بکیران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک
بدعوات وافیات و تجیات زاکیات مختص بودہ معلوم نمایند صحیفۃ الاخلاصی کہ درینولا
نگاشته خامہ محبت و وداد شدہ بود در احسن اوقات مسرت وصول بخشید و
عرضداشت آن محیط بسیط ابہت و ناموری کہ در جواب نشان و الا نشان بخد مت
پیر و مرشد حقیقی نمودہ بودند و در ہنگام مناسب از نظر انور اہلر گزشتہ مضامین عقیدت
تبیین آن بہجت افزای خاطر ملکوت ناظر گردید و مواد توجہ و التفات خاص در بارہ
ایشان سمت تراید گرفت چنانچہ از مطاوی حجستہ مثالی کہ از پیش گاہ عالی زینت
صدر ریافتہ شمرہ از ان ہویدا خواہد گشت چون درین آوان ممیزات اقتران انتظام
اعاظم امور جہان بانی وجہ قصد ہمت حق طویت قبلہ و کعبہ معموری و معنی گردیدہ رایات
ظفر آیات مخفوف بتائیدات قاضی الحاجات بصوب برہان پور ارتقلع خواہد یافت
و بمبار کی از خدمت وافی کرامت سراسر سعادت مرخص شدہ غرہ شہر حمادی الاولی

به افواج نصرت انتما برسم مقلدا عزیمت آن طرف نموده ایم و امیدوار فضل همیمن
متعال غمت آلاوه چنانست که عنقریب نسایم فتح و فیروزی بر اعلام وافر الاغتنام
اولیای دولت ابد قرین و لذتیده ابواب حصول آمانی و اعمال بر روی روزگار بند های
درگاه اقبال بارگاه مفتوح شود و شاهد آر زوی مخلصان و خیر اندیشان بگلگونه مراد
چهره افروز گردیده عالمیان را اسباب نشاط و کامرانی فراهم آمد و آنچه مرکز خواطر
اکابر و اوصاغر است از کمن فضل نا تنای الهی به منصفه شهود ظهور آمده جهان را با انواع
پیرایه سرور و شادمانی بیار آید بنا بر آن باید که آن قطب سیاهی شوکت و اہست درین
وقت که ہنگام اظہار جوہر صدق عقیدت و اخلاص است پیش از پیش بسیاس
مراسم وفاق اتفاق قیام نموده ہنگی سعی و جہد مصروف آن سازند کہ امری مخالف
قانون یکجہتی و یک رنگی بوقوع نیامدہ قواعد عہود و مواثیقہ کہ فیما بین مشید شدہ از شواہب
اختلال مصئون باشد و حق شناسی و سپاس گذاری ایشان بر ہمکنان آشکار گشتہ
زبان بہ تحسین و آفرین گویا شود و نتایج آن عاجلاً و اجلاً بظہور آمدہ حدائق
تمنیات آن عمدۃ الاما جدر اطراست و از آنجا کہ بزرادر عزیمت بجان برابرہ نامدار کا نگار
و اللاتبار عالی مقدار نو بادہ حدیقہ عظمت و اجلال تازہ ہنال بوستان سلطنت اقبال
سلطان محمد معظم را تعین فرمودہ ایم کہ در دولت آباد بسر بردہ از بند و بست حدود
این ولایت خبردار باشند یقین کہ آن مرکز دایرہ نیک اختر ی سررشتہ حسن سلوک
را نسبت بان کہین ثمرہ شجرہ دولت و بختیاری از دست ندادہ چنانچہ قبل ازین مطالب
و مآرب ضروری را با این جانب ظاہر ساختہ التماس سرانجام آن می نمودند من بعد در ہر
باب بان برہ خوردار حمیدہ اطوار کہ میان ما و ایشان دوئی و جدائی نیست غریض
محمودی بر مطالب ارسال خواهند داشت و در صیانت حدود و ولایت کرناٹک کہ از انتقال
میر جملہ بخالصہ سرکار گردون مدار عالی تبار تعلق یا قوتہ از آسیب تعرض مضدان بے باکان

نوعی کوشش خواهند نمود که ضابط و ربط مهمات آن مرز بوم در ایام غیبت موکب منصور پیش از زمان حضور پر نور از قوه بفعل آمده ساحت احوال مسکنه در عایای آن مملکت از گرد اختلال محروس ماند انشاء الله تعالی بعد از آنکه آثار دولت خواهی و حق گذاری آن سلاله اکرام عظام بر حسب توقع و چشم داشت هویدا شده سبب خوشنودی و رضامندی قبله حاجات و کعبه مرادات مخلصان و خیر اندیشان گردد الطاف و عنایات بی اندازه در باره ایشان پدید تو ظهور انداخته متمنیاتی که از دیر باز چشم بر اه حصول آن دارند به بهترین و جمیع صورت انجام خواهد گرفت خاطر اخلاص ماثربهمه جهت جمعداشته اصلا اندیشه انحراف از شارع مستقیم اطاعت و انقیاد نه نمایند و امیدوار گوناگون تفقدات و تملقات بوده در تهیه اسباب دوستکاری و نیکو سرنجایی کوتاهی رواندارند مطالب دیگر از تقریر سزاوار عاطفت و مرحمت شنایسته لطف و مکرمت قابل الاحسان عبدالمعبود که بمحض تفضل نسبت بآن سلاله اکرام عظام او را بخدمت حجاب آنجا تعیین نموده اند تا ایشان را از حسن سلوک پسندیده خود راز امنی و خورسند داشته مانند حجاب پیشین که ورت افزای خاطر آن خلاصه مخلصان صافی طویت نگردد و سمت و ضوح خواهد یافت -

۹۵- از جانب شهزاده اورنگ زیب سلطان عبداللہ قطبشاه

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلاله اکرام عظام نقاده خاندان عز و علا عضاده و دودمان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش درگاه والا خلاصه متخصصان سعادت کیش بارگاه معلی مورد الطاف بادشاهی مصدر آداب خیر خواهی جوهرات صفاد صفوت فروغ ناصیه دولت و رفعت سزاوار

عواطف بیکه ان شایسته اشفاق بی پایان المختص بمواسب الملک المنان قطب الملک
 بجلائل تملطفات بیغایات و جزایل توجهات بلا نهیات مخصوص و متبج گشته بدانه
 که برار باب ذکا و فطنت و اصحاب دانش و خیرت مستور نیست که چون اراده قدیمه
 جهان نیان جهان آفرین عمت آلاوه بصالح حال طبقه از طبقات انام که ودایع بدایع
 آنحضرت اند تعلق پذیر و انتظام همای آنهارا برائے ممالک آرای معدلت پیرای
 یکجی از سر فراز کردی او منوط و مربوط میگرد و تا آن تا میاید یافته درگاه صمدیت توفیق
 ازلی بر اسم داد گستری پرداخته در اشاعت انوار نصفت سعی مشکور مبذول دارد
 و کافه بر ایارادر همدامن و عافیت پرورش نموده بنیان جور عدوان بسرنخیه سیاست
 بر اندازد و اعلام علالت و رعیت پروری بر افراخته دامن حال ضعف از زیر دستان را
 از چنگ اقویا و زبردستان خلاص سازد و بان وسیله جلیله احراز سعادت دارین
 و استباحت جرات نشاتین نموده شایسته عنایات دادار حقیقی گردد و ذلک هو الفوز الکبیر
 العظیم مونیذ این حال مبین این مقال آنکه درین ایام مبینت آغاز خجسته انجام آنحضرت
 خلافت مرتبت بادشاه دین پناه حق گزین حقیقت آگاه خلیفه زمین زمان واسطه این
 امان ظل ظلیل ایزد متعال نائب نبیل داور بی همال حامل امانت ربانی باعث فیضان
 عنایت رحمانی عیار دانش کامل معیار حق و باطل منظر اتم پروردگار رحمت اعم
 افریدگار صفاده امتزاج عناصر و ارکان ذریعیه ارتباط ادوار و احوال شرف گوهر بنی آدم
 ناظم نظام عالم مومسن شریعت غراهدی طریقت بینا سکنه رجاه ظل اند پیر و مرشد
 حقیقی زمام رونق فتوح جهات مملکت و کن و نظم و نسق معاملات انجا بقبضه اختیار
 ماسپرده اند و ایوانه ظفر پیرا سلطانی در کف حفظ و تائید نیردانی سسای رحمت برین
 دیار گسترده رونق افزائی دار السور و برهان پور شد و فرود و موبک نصرت قرین گشت
 آمالی ساکنان این سرزمین را سرسبز وریان ساحت انشا و الله تعالی عنقریب عرصه

این مرز بوم از فیض قدوم خیر لزوم گلشن راحت و امنیت گشته مخلصان و نیک
 اندیشان بارگاه والا با لطافت گوناگون مخصوص و شاد کام و اعداء بدخواهان
 و دولت جاوید بقا باقسام هوان و خدلان گرفتار آمده منکوت و گمنام خواهند شد
 عرضداشتی که آن قطب فلک امارت و ایالت از غایت صدق عقیدت و نهایت
 خلوص ارادت مشتعل بر ادائی لوازم تهنیت با پیشکش مصحوب فضائل و کمالات
 دستگاه ملا فرج الله بدرگاه اجلال ارسال داشته بودند در هنگامی که خاطر قدسی
 ماثر به مقتضائی و فور عاطفت خواهان اخبار بهجت آثار آن فروغ ناصیه شوکت
 و رفعت بود بواسطت باریافتهائی محفل فیض منزل از نظر فرخنده اثر گذشته
 آگهی بر مضمون اخلاص تزیین آن سبب ازدیاد انبساط خاطر عاطر گشت و
 جوهر صفائی طوبیت آن عمده اما جد کرام که هیچ چیز از نفایس نودار در روزگار
 در نظر همت عالی نهمت از ان پسندیده تر نیست بمنصه ظهور جلوه نمود از انجا
 که عنایت عیمه اعلی حضرت ظل الهی و تفقدات جزیه مادر باره آن سلاله اکرام
 عظام و مراتب دولتخواهی و صلاح اندیشی آن نقاده دودمان عز و علا
 نسبت به درگاه سلاطین پناه افزون تر از آنست که در حیرت بیان نه گنجید
 یقین این معنی را از مغتنمات دانسته همین دستور در مراعات آن سنجیده رضیه
 و طریقه سینه که از جلایل مواهب الهی در بار آن عضاده خاندان مجد و اعتلا
 تواند بود مساعی جمیله مصروف داشته سپاس این مسخت کبری و شکر این
 عطیه عظمی را مختم خواهند شناخت چون مکنون ضمیر آنست که کیفیت حالات
 آن جوهر صفوت و صفا کماهی بمسامع علیه رسانیده یو مانیو ما اساس و خلاص
 استحکام باید و صورت عقیدت آن سزاوار الطاف بیکران پادشاهی بر پیشگاه
 خلافت تر گردد و بنا بر آن از فرط التفات قدیم سیادت و نجابت پناه معتمد

پسندیدہ خدمت میر عبد اللطیف را کہ از بندہ اے با اخلاص ماست بہ حجابت اور
 تعین فرمودیم کہ آنجا بودہ آن زبده اصحاب ملل را حسن سلوک خود را منی دارد
 و احوال خیر مال ایشان را از قرار واقع عرضداشت می نموده باشد از روی
 مریدت لطیف طرہ مرصع با چند قمشہ مصحوب او بان قطب یمائی امارت
 مرسل گشت عنایات بینایات اعلیٰ حضرت خلافت منزلت و توجہات بلاہنایات
 پیشگاہ سلطنت را در بارہ خویش درجہ اعلیٰ و مرتبہ اقصیٰ تصور نموده دولت خواری
 بارگاہ خلافت و خیر اندیشی در گاہ عالی را سرمایہ سعادت و پیوہ دنیا و آخرت
 خود شناسد و السلام -

۹۶- از جانب شہزادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبد اللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ
 اکرام عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجدد و اعتلا زبده مخلصان
 صلاح اندیش در گاہ و الاخلاصہ مختصان سعادت کیش بارگاہ علی امور الطوائف
 بادشاہی مصدر آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت
 و رفعت سزاوار عواطف بیکران شاید شہ اشفاق بے پایان المحقق بمواہد الملک
 المنان قطب الملک بجلال تلطفات بینایات و جزایل تفضلات بلاہنایات متہنر
 و مستشر گشتہ بدانند کہ چون درین ایام فرخندہ فرجام فضایل و کمالات اکتساب
 محمد فیاض از بارگاہ خلافت کہ قبلہ حاجات ناموران شمش جہت است بہ سرانجام
 بعض فرمایش سرفرازی یافتہ از راہ کلکندہ روانہ ایران زمین است و از جناب
 سلطنت مآب عالی نیز بتقدیم برخی از خدمات باہتمام او حوالہ شدہ یقین کہ آن

تطب دائره نيك اخترى مومى را از منتبان اين درگاه والا نگاشته مراتب
 حسن سلوك نسبت باو مرعى داشته و در تشييت جهات ضرورى كه او را در آن
 صوب روى دهد سعى نموده نوعى قرار خواهند داد كه بزودى از سر انجام خویش واپردخته
 بمقصودش تابد بمقتضای فرط عاطفت و عنایت كه همواره در باره آن خلاصه مخلصان
 خیر اندیش مبذول است عطر گلاب مصحوب مومى الیه مرحمت فرمودیم تا مشام
 عقیدت و ارادت آن زبده ارباب شوكت و ابهت بتازگی از نسایم تفقدات
 خاص معطر و عنبر آگین گردد و مراحم اعلیٰ حضرت خلافت مرتبت و تملقات ما را
 نسبت بخود در مرتبه اقصیٰ و پایه اعلیٰ تصور نموده دو لتخواهی درگاه معلیٰ و اخلاص
 اندیشی بارگاه والا را سرمایه سعادت و ذریعیه بهبود دنیا و آخرت دانند و کیفیت
 احوال عافیت اشتمال را پیوسته معروض داشته باشند -

۹۷ - از جانب شهرزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطبشاه

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمه اماجد کرام سلاله اکرام
 عظام نقاده دودمان عزم و علا عضاده خاندان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش
 درگاه والا خلاصه مختصمان سعادت کیش بارگاه معلیٰ مورد الطاف بادشاهی
 مصدر آداب خیرخواهی جوهر مراتب صفا و صفوت فروغ ناصیه دولت و رفعت
 سزاوار عواطف بیکران شایسته اشفاق بے پایان المختص بمواهب السلاک
 لمان قطب السلاک بجای ایل تملقات بلا نهایت و جزایلی تفقدات بے غایات
 استظهار و شرف استبثار یافته بدانند كه درینو لا از عمر ایض سیادت
 نقابت مرتبت میر عبد الطیف بمساع اقبال مجامع رسید كه ظاهراً و کلاً ی آن مرکز

دایره نیک اخترى تا حال بقایای پشکیش خاصه شریفه را که برای تحصیل از پیشگاه
 عالی بمیر مومى الیه تاکیدات بلغیه رفته صورت نداده در سر انجام آن مسأله میکنند
 و وفای وعده را پاس نداشته بدفع الوقت روز میگذرانند و قورع این مقدمه
 بغایت مستعبد نمود چه از ان قطب سیمای شوکت و ابهت عجب است که با وجود
 دعوی بندگی و عقیدت و ظهور گوناگون مرحمت و عنایت که نتیجه حسن ارادت و صفات
 طویت و پایه افزای قدر و منزلت ایشان است باین معنی راضی شده
 قبح در کاکت آنرا بخاطر نیاورده اند بمقتضای صدق و اخلاص و عبودیت چنان
 بید که وجه پشکیش درگاه جهان پناه پیش از میعاد بجزان رسیده احتیاج باظهار
 طلب نمی شد علی الخصوص درین ایام فرخنده انجام که الویه نصرت پایه سلطانی
 سایه سعادت پایه بر ساخت این مملکت انداخته و از روی نهایت لطف و
 عنایت سیادت پناه مشائر الیه انجا تعیین گشت که کشت مال آن مجرب بسط
 اجلال بر شحات نوید عنایت و تملطفات خاص مائازه و سر سبز ساخته اساس
 یک رنگی و اختصاص قدیم را استحکام بخش تا نتایج آن بنظهور پیوسته موجب مزید
 امتیاز و سر بلندی ایشان گردد از انجا که تجويز امثال این امور منافی بر سوخ بندگی
 و ارادت آن فروغ ناصیه حشمت است یقین که از راه دور بینی که سعادت مندی
 عبارت از ان تواند بود بحال کار متعطل شده مباشران همت خود را به تقصیر می
 که در این باب نموده اند فی الحقیقه خلاف دولت خواهی آن سلاله اکرام عظام
 است مخاطب ساخته نوعی قرار خواهند داد که همه پیشکش سابق برودی برود بر راه
 گشته مصحوب معتمد شجاعت شعارا بر ابراهیم بیکی ملازم هر کار نامدار که بجهت تحصیل
 آن مبلغ دستوری یافته بحضور پر نور برسد و وصول و وجه پشکیش حال از موعد
 در نگذشته اهلای در آن نرود و چون درین وقت حکم جهان مطاع آفتاب

شعاع شرف نفاذ یافته که من بعد از جمله هشت لک روپیه که آن عمارت و ایالت پناه
 هر سال به سرکار عالمیان مدار میرسانند عوض نصف زر فیل نر و ماده ارسال دارند باید که
 از آینده مطابق یرلیغ اقدس اعلیٰ بعمل آورده سال به سال چهار لک روپیه نقد و
 چهار لک روپیه را فیل میفرستاده باشند و اگر ایصال زر نقد بیک دفعه آسان
 نباشد بحسب وصول سال قسط مقرر کنند و بر تقدیری که آن طریق دشوار نماید و
 آن مبلغ چند پرگنه از پرگنات ولایت متعلقه خویش که بحدود ممالک محروسه قریب باز
 جدا ساخته بخالصه شریفه بسیار نذاعمال سرکار بادشاهی سال به سال تحصیل می کرد
 باشند علی اتی حال پیش ازین تعلل و اجمال درین وادی گنجایش ندارد و احتراز از آن
 بر ذمه صدق عبودیت لازم دیگر بران عمده اما جد کرام دستور نمایند که چون مستحسن انجمن
 خردمند که خانه زاد درگاه و الاست برای فرمایش چیت قلمکار و اهتمام آن کارخان
 به بندر محلی بتن تعیین شده بدان صوب میرسد گماشتهای خود را که در بندر مسطورات
 قدغن خواهند نمود که در سرانجام محله و فعله که از قدیم تعلق به کارخانه بادشاهی دار
 و سایر ضروریاتی که او را در تقدیم خدمت مروجه بان حاجب شود کوتاهی نورزید
 سر رشته حسن سلوک را نسبت با و از دست نه دهند والسلام -

۹۸. از جانب شهرزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اما جد کرام سلامه اکابر
 عظام نقاده و دودمان عز و علا عضاده خاندان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش
 درگاه و الا خلاصه مختصمان سعادت کیش بارگاه محلی مورد الطاف بادشاهی
 آداب خیر خواهی جوهرات صفا و صفوت فروغ ناصیه دولت و رفعت سزاوار عطا

بکیان شائسته اشفاق بے پایان المختص بموایب الملک المنان قطب الملک
 بجلائل تلطفات و جزایل تفقذات مسرور و مبتهج گشته بدانند که اگر چه خاطر قدسی
 ماثر از اخلاص و عقیدت مندی آن قطب سپهر شوکت و ابهت و همه وقت جمعیتی تمام
 حاصل است و ایشان را از خیر اندیشان بی‌ریای یکرنگ تصویری فرمایم لیکن درین
 هنگام نخبته انجام اولاً از عرضداشت معتمد شجاعت شعار محمد مونس که بعد ملاقات
 آن مرکز دایره نیک اختر و ایصال نشان مکرمت تر جان و باز نمودن مقدمه که
 باظهار آن مامور بود و حصول اطمینان جانبین بوالادرگاه ارسال داشته و ثانیاً
 از عرضتہ الاخلاص آن عمده اماجد کرام که فی الحقیقت و ثبوت نامه ایست مشتمل بر تجدید
 عهد و پیمان و تشدید مبانی آن بایمان تمام ایقان که اصله و کالته بمیان آمده
 خلوص ارادت و صفائی طویت آن امارت و ایالت مرتبت بواجبی هویدا شده
 ازین معنی مسرت تازه و بهجت بی اندازه روی نمود حق عز شانه همواره توفیق صدق
 و سراد در عمل و اعتقاد نصیب کناد انشاء الله تعالی من بعد همگی همت عالی نهمت
 متوجه آن خواهد بود که حدیقه آمال و آمانی ایشان نوعی که شاید از سحاب عنایات
 و تفضلات خاص طراوت پذیر مطالب و مآرب آن محیط بسیط ناموری موافق خواہش
 و از روی ایشان صورت حصول می یافته باشند پایہ قدر و منزلت آن جواهر مراتب
 صفا و صفوت بشمول توجهات بی پایان و الطاف نمایان ما از همسران گذشته
 در جمع موارد خود گردند و در پناه الطاف و مراحم سلطانے از حوادث ایمن بوده
 به کامرانی زندگانی بمانند یقین که آن نقادہ دودمان اعتلا این رابطه حبیلہ را که
 بمقتضای سعادت مندی جلے حاصل کرده اند کزین وسیله حصول متمنات خویش
 نگاشته پاس لوازم آن بوجهی که باید خواهند پرداخت و خاطر اخلاص آگین را
 همه جهت جمعداشته بقدر استقامت در شاهره حسن عقیدت امیدوار تلطفات

خاص خواهند بوده بر آن خلاصه مخلصان باریا پوشیده ماند که چون آن اکرام عظام
 برخی از ولایت و قلاع کرمانک را بتصرف خویش در آورده اند و در آن باب مانند
 عدالت پناه از پیشگاه خلافت اجازتی حاصل نه کرده بنا بر آن از روی عاطفت
 رافت بخاطر چنان پرتو ثواب انداخته که اگر رفتن محمد مومن مذکور به کرمانک حسب الحکم
 الاقدس بمیان آمده موقوف گردد نظر بآمال کار ایشان انسب و اولی است رای
 آن قطب فلک آیات نیز اگر برین معنی قرار گیرد میتوان از درگاه معلی التماس صدور
 حکم مراجعت او نمود درین صورت اگر بازای این مقدمه غده پیشکشی نمایان بوسیله
 بیارگاه و الارسل دارم حصول مقصد اقرب و باعث ازدیاد توجیها تبادشاهی
 نسبت بایشان خواهد بود و السلام علی من اتبع الحق ظاهراً و باطناً -

خط قدس (نظراً) معلوم آن قطب فلک امارت و ایالت باد که اطلع بر مضمون عرضیه الاخلاص
 موجب ازدیاد وثوق و اعتماد بر بحجتی و حسن اعتقاد ایشان گردید انشاء الله تعالی
 تا وقتیکه آن مرکز دایره نیک اختری بسپاس لوازم خلوص عقیدت و اظهار مراسم
 صدق ارادت موفق بوده ازین جاده قویم و نهج مستقیم انحراف نخواهند نمود و نیز
 بر تو عنایات و تفقعات از حال ستوده آل ایشان دریغ نه فرموده امداد و عنایت
 و حمایت آن خلاصه مخلصان سعادت کش را بهمه باب بر ذمت همت علیا مختتم
 خواهیم شناخت یدوی الله بنوره من یشاء الی صراط مستقیم -

۹۹- از جانب شهزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه داراوت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ و دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجدد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش

درگاه والا خلاصه مختصان سعادت کیش بارگاه معلی مورد الطاف بادشاهی مصدر آداب
 خیرخواهی جوهرات صفا و صفوت فروغ ناصیه دولت و رفعت سزاوار عواطف بکیران
 شایسته اشفاق بے پایان المختص بواهب الحک المنان قطب الحکک بعنایات
 بیغایات و توجهات بلاہنایات کہ مثر گوناگون سعادات و برکات است مستظهر
 و مستشعر گشتہ معلوم نماید کہ چون درین اوان مینیت اقتران معتد قابل المرحمت والا احسان
 محمد نصیر ملازم سرکار نامدار دولت مدار را کہ از بندہ بای بارگاه سلطنت بقدم خدمت و مزید
 روشناسی امتیاز دارد تعین فرمودہ ایم کہ در پھلی پتن بودہ باتباع اخیالی و سرانجام
 اسباب قلمکاری پرداختہ و از جملہ بقایا بے پیشکش بادشاہی کہ بر ذمت آن امارت
 و ایالت مرتبت لازم الادا است مبلغ یک لک روپیہ باو تنخواہ شدہ کہ وجہ تہیہ فرمایش
 سرکار فیض آثار صرف نماید بنا بر آن امر جلیل القدر از ممکن و فور عاطفت و مرحمت
 شرف صدوری یابد کہ آن عمدہ اماجد کرام بمجر در رسیدن مشارائلیہ بحیدر آباد مبلغ مسطور
 را بی تعطل و اہمال تسلیم او نمودہ موقوف ندارند کہ ثانی الحال بموجب قبض الوصول ملازم
 سرکار والا محسوب و مجری خواہد شد بمقتضیان بند مذکور از روئے تاکید و قدغن
 بنویسند کہ درآمد و اعانت و رعایت جانب مومی الیہ خودہ اعانت نداشته سر رشته
 حسن سلوک را نسبت با و از دست نہ دہند و یقمان و کارگران چیت
 ساز اول کہ اسباب فرمایش را پسندیدہ تمام توانند کرد با و راجع ساختہ و زیہچ باب
 بتقصیر از خویش راضی نگردید بموجب امر عالی قدر کار بند شدہ او را بزودی رخصت
 نمایند تا بصوب مقصد شتافتہ بمراسم خدمت مرجوعہ بہ پرواز و تفقدات و تلطفات
 مارا در بارہ خود روز افزون دانند والسلام من اتبع الہدی -

۱۰۰- از جانب شهرزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عہد ماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زید مخلصان صلاح اندیش
درگاہ والا خلاصہ مختصصان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مود الطاف بادشاہی مصد
آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المنحس بمواہب الملک المنان قطب الملک
بجلائل مکارم و جزایل مراحم مسرور و مستبج گشت بداند کہ چون درینو لا بہ موقوف
عرض اقدس ارفع رسیدہ کہ نرخ ہون گلکنندہ سابقاً چہار و نیم روپیہ بود
و درین ایام پنجر و پیہ است و فرمان عالیشان لازم الاذعان بوزارت دستگا
قابل الاحسان مرشد قلی خان نہ نیت صدور یافتہ کہ عوض دو لک ہون پیشکش مقرر
ہر سالہ بادشاہی کہ بر ذمہ آن محیط و بییطاہت و ناموری است در سال
نرخ چہار و نیم روپیہ نہ لک روپیہ الحال کہ پنجر و پیہ است دہ لک روپیہ باز یافتہ
کند و در آیندہ نیز باز خواست وجہ مذکور بدین و تیرہ نماید بنابرین بر آن امر جلیل الق
پیرایہ و رود میگردد کہ ہر کارہ در ہنگام تعیین پیشکش درگاہ سلاطین پناہ بران قطب
فلک امارت و ایالت جنس ہون قرار یافتہ باشد چہ در آن وقت اعلیحضرت خلافت
منزلت ظل الہی کہ جانہا مریدان و بندہای فدای نام نامی و اسم سامی آن ذات والا
درجات قدسی سمات در خور سزا است بمقتضائے مزید لطف و عاطفت کہ ہموارہ در با
عبودیت کیشان و ارادت اندیشان خواقین پاسبان مبذول است از جب
چہار لک ہون کہ آن حشمت و شوکت مرتبت بہ بی نظام می دادند و دو لک ہون
فرمودہ و لک دیگر مقرر ساختہ اند بایستی کہ آن خلاصہ مخلصان عطیہ علیا خلافت

لوازم حسن عقیدت و صفای طویت را که نسبت بجناب عالمیان مآب خاقانی
 موردی آن سلاله اکرام عظام است پاس داشته جنس رویه را موافق نرخ هون
 بخزانة عامه سرکار گردون مدار میرسانید تا این معنی نیز مثل سایر علامات صدق ارادت
 و رسوخ اخلاص آن زبده عقیدت مندان که پیوسته بانظار آن سعادت اندوز دارین
 برده دمی باشند برای اثبات دعوی خلوص دولت خوبی و خیر اندیشی ایشان حتی
 تازه میگردند اکنون که آن عمده اما جد کرام بسر وقت بن قسم مجری که معیار نقد
 راستی و درستی تواند بودند رسیده ازین مقدمه غافل شده اند پیر و مرشد دارین از
 فرط عنایت و التفاتی که بآنور در احم بیکران بادشاهی مصر و است از راه
 ارشاد بشارع مستقیم بندگی پر تو توجیه بر اصلاح این سهو بسیار انداخته چنین
 حکم فرموده اند طریقہ بخردی و هشیار ی آنست که بتدارک مافات پرداخته بخرد
 اطلاع برین وادی ریلخ نفاذ قرین واجب الاقتال متصدیان همت خویش را
 تاکید کنند که تفاوت سنوات گذشته را بموجبی که از نوشته وزارت دست گاه
 مشار الیه معلوم خواهند نمود جنس رویه را بر راه ساخته بخزانة عامه عاید گردانند
 و اگر سرانجام نقد دشوار باشد عوض وجه تفاوت فیلانی که دست بهم دهد به قیمت
 وقت ارسال دارند و از سال حال هون پیشکش را موافق زرخ که رایج آنجا بوده
 باشد بدستوری که قبل ازین مقرر شده نصف رویه نقد و عوض نصف فیل میرسانیده
 باشند درین باب قدغن تبلیغ دانسته بمقتضای حکم گیتی مطلع گردون مطیع بعمل
 آورند بر آن نقاده و دودمان مجد و اعتلا پوشیده مانند که چون درین هنگام خیر انجام
 سیادت مآب نجابت انتساب قابل التربیت میرسانید ^{طریق} را که از بند های معتد بارگاه
 سلطانی است بنخدمت بادشا هزاره جهان و جهانیان شاهزاده عالم و عالمیان
 بصوب بنگاله رخصت فرموده ایم مومی الیه ما مورگشته که این نشان عطف و ترحمان

مکرمیت عنوان باترکی که از کمال شفقت و رافت بجهت و فوراً تہلج و مسرت ایشان از پیشگاه عالی مرحمت شدہ بآن مصدر آداب خیرخواہی رسانیدہ از ہمان راہ بمقصد شتابد پیدا است کہ آن عضادہ خاندان مجد و علا اورا بزودی روانہ القلوب ساختہ بہ فوجداران و گماشتہای خود کہ در آخذ و متعین اند بتاکید خواهند نوشت کہ سیادت مآب مشارالیه را از حسن سلوک خویش راضی داشتہ امداد و اعانت حسابی در ہر باب بتقدیم رسانند مراحم سنیہ علیحضرت خلافت مرتبت و عنایات جلیلہ خاص ما را دربارہ خود بدرجہ علیا و مرتبہ قصوی تصور نمودہ استقامت بر جادہ عقیدت را ذریعہ بہبود دنیا و آخرت شناسد و السلام ..

۱۰۱- از جانب شہزادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش در گاہ والا خلاصہ تخصصان سعادت کیش بارگاہ معلی مورد الطاف بادشاہی مصدر آداب خیرخواہی جوہر مرآت صفا و صفیہ فروغ تاصیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف بکیران شایستہ اشفاق بے پایان المختص مواہب الملک المنان قطب الملک توجہات میخایات و تملطفات با نہایات مستظہر و مستبشر گشتہ بدانند کہ چون درین ہنگام نظر آغاز نصرت انجام کہ رایات عالیات فیروزی آیات بموجب حکم جہا منطاع گیتی مطیع سایہ سعادت بر ساحت بلدہ حیدر آباد انداختہ آن نقادہ دودمان ایالت از زلات و ہفواتی کہ بہ اغوای جماعہ صغیہ کوتہ اندیش از ایشان بوقوع آمدہ و ناہنجار یہای کہ مردم آن اہست دستگاہ از روی کوتہ اندیشی و نادانی نمودہ بودند نادام و پشیمان گردیدہ و بوسیلہ

نیاز و استغفار در مقام معذرت در آمده والده مابده خود را بخدمت والا مرتبت
 فرستاده و بر همنونی بخت توفیق تجدید عهد و موافقت یافته ارکان بنیان عقیدت
 و ارادت موردی را با انواع ایمان کثیر الايقان مشید ساخته برای افزونی شوق
 و اعتماد و در حضور خلاصه مخلصان محمد طاهر و فضایل مآب شیخ نظام ملازمان درگاه
 والا به قرآن مجید و فرقان حمید قسم یاد کرده و شیعۀ مشتمل بر تعهدات بهر و خط خود
 بوکلای سرکار نامدار سپرده دعوی اصدق اعتقاد و حسن انقیاد را نوعی که میزند و
 شاید مبرهن گردانیده بودند و مقرر نموده که مادامت الحیوة ازین جاده تویم قبیح
 مستقیم نورزیده نقد اخلاص و یک رنگی بهیچوجه مقشوق نه سازند و از صمیم قلب
 باولیای دولت موافق و باعدا مخالف باشند بنا بران بمقتضای شفقت جللی
 و مرحمت فطری و جرم بخشی و عذر پذیری که شیمه خاص این خاندان رفیع الشان
 است جراید تقصیرات آن عمده اما جد کرام را بآب عفو فروخته و دست از
 امتزاع آن ولایت باز داشته ایشان را بچنین عنایت نمایان و مکرمت
 بے پایان اختصاص بخشیدیم و از روی وفور لطف و عاطفت بر ذمت همت علیا
 لازم گردانیدیم که آن زبده دولت خواهان صافی طویت برین قول و ترار
 ثابت بوده از شاہراه متابعت و موافقت عدول و تجاوز جایز ندارند در هر
 باب حمایت و اعانت ایشان فرموده نه گذاریم که از مردم اطراف و جوانب آسیبی
 به مملکت متعلقه آن خلاصه مخلصان وافی عقیدت برسد و اگر از آنها به تغلب و زبردستی
 چیزی از ایشان بگیرد و ضرر شود افواج قاهره و عساکر منصوره را تعیین ساخته از قرار
 واقع به تنبیه متغلبان و استرداد آنچه ایشان برائے دفع مضرت بآنها داده باشند
 بپردازیم و کشت آمانی و آمال آن امارت منزلت را در جمیع احوال از سحاب
 مکرمت و افضال خود سرسبز و شاداب داشته سخنان اہل غرض را بے تحقیق

درباره ایشان بسمع قبول اصفانه فرمایم و آن مرکز دائره نیک اخترى را بمقتضای
 کرمیه لایکلف نفساً الا وسعها سوى شروطی که در وثیقه مسطوره مذکور است
 با موری که زیاده از قدرت ایشان بوده باشد تکلیف ننموده تحت و نفایسی که
 بدرگاه سلاطین پناه ارسال دارند قیمت آن را از جمله پیشکش مقرری هر ساله
 بادشاه بایشان مجری دهم باید که مورد مراحم بیکران قدسی مضامین آن محیفه
 عزت و شرف را که عهدنامه ایست والا بجهت مزید اطمینان آن قطب فلک
 شوکت و اہبت حسب التماس ایشان مزید بدستخط مبارک و مجلی بنقش و پنجه
 خاص است از تغیر و تبدیل رامنشون و محروس شناخته و پیوند این الطاف و
 عنایات مسرتہای تازه و بجهتہای بے اندازه اندوخته و در مراعات مراسم عہد و
 پیمان کما ینبغی کوششیدہ و فارغ البال و مطمئن خاطر باشند و السلام علی اتبع الہدی -
 (شرح خط قدسی معلوم آن خلاصہ متخصصان وافی اختصاص باد کہ چون درین ہنگام نصرت
 انجام آن عمدہ اماجد کرام توفیق تجدید عہد و پیمان یافتہ سراسر ایقان موکہ ساختہ اند
 و این معنی سبب ازدیاد مواد لطف و ہربانی خاص درباره ایشان گردیدہ بنا بر آن
 از روی و فور عاطفت بمقتضای قضیتہ الماضی لایذکر زلات گذشتہ را کان لم یکن
 انگاشتہ مقرر فرمودیم کہ تا آن قطب فلک ایالت بر عہود و مواثیق خویش
 راسخ و ثابت باشند ایشانرا مشمول مراحم و عنایات بیکران گردانیدہ در جمیع امور
 و ہمگی اوقات محو معاون باشیم و ببذل ملتمسات و انجراح حاجات آن نقادہ
 دودمان مجد و اعتلا النشاء اللہ تعالیٰ پرداختہ دقیقہ از دقائق توجہات خاص
 الخاص دربارہ ایشان نامرعی نگذاریم یقین کہ من بعد از صمیم قلب برین جادہ
 قویم مستقیم بودہ سررشتہ این دولت دو جہانی را از دست نخواہند داد و
 خاطر اخلاص ماثر خود را بہم جہت جمعداشتہ التفات بی نہایت ما را نسبت

بخشیش روز افزون تصور خواهند فرمود-

۱۰۲- از جانب شهزاده اورنگزیب به سلطان عبداللہ قطبشاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ دودمان عز و علاء عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیش
درگاہ والا خلاصہ مختصصان سعادت کیش بارگاہ معلی امور و الطاف بادشاہی
مصدر آداب خیرخواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت
سنوار عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان
قطب الملک امارت و ایالت مرتبت خلاصہ مخلصان صافی طوبیت قطب فلک
شوکت و ابہت بتوجہات خاص الخاص عز اختصاص یافتہ معلوم نمایند کہ چون
درین ہنگام میمنت آغاز نصرت فرجام کہ فی مابین روابط صوری و معنوی بوجہی کہ
باید استوار گردیدہ ہمگی توجہ خاطر دریا مقاطر مصروف انواع رعایت بحال ایشانست
والدہ ماجدہ آن زبدہ خیر اندیشان در حضور پر نور ما برای تخفیف پیشکش التماس
نمودند بنا بران از جملہ پنج لک ہون کہ ادای آن بوعده سہ سال مقرر شدہ یک لک
ہون حسب التماس آن عفیضہ مکرمہ یک لک ہون باستدعای عرض محترمہ خود
معاف فرمودیم اگر کمیت پیشکش بعرض نمی رسید درین وقت کہ بہر حصول
آمانی و آمال ایشان است درین قسم مقدمات اصلا مضایقہ نمی رفت نہ داشت
کہ پاس مواثیق و عہد داشتہ و قدراین روابط واقعی شناختہ بعد ازین بموجب
مقرر بی استصواب مایہج امر نخواہند پرداخت و در جمیع ابواب بصواب
دید عمل نمودہ اہل عنرض از دور و نزدیک سر رشتہ صدق اطاعت و

انقیاد دراز دست نخواهند داد و السلام علی من اتبع الهدی -

۱۰۳ - از جانب شهرزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ و دو بان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلح اندیش
درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المحقق بمواہب الملک المنان قطب الملک
عمدہ مختصمان صافی طویت زبدہ خیر اندیشان و انی عقیدت قطب سیما ی امارت
و ایالت بتوجہ و ہر بانی خاص بی اندازہ فراوان مسرت اندوختہ معلوم نمایند
نوشته تاجی کہ درین دلا بصبیہ محترمہ خود متواتر ارسال داشتہ بودند با نقل
فرمان والا و نشا ہنوا و عریض کہ ایشان در جواب آن نگاشستہ اندازہ نظر نور گذشتہ
مضامین آن مفصل و مشروح بوضوح پیوست و موجب مزید خورسندی و اطمینان
خاطر عاظر از رہگذر صدق ارادت آن عمدہ ارباب دول گشتہ صورت حسن عقیدت
و رسوخ اخلاص ایشان بتازگی در مرآت ضمیر منیر پر توانداختہ سبب و فور شفق
و التفات نسبت بآن زبدہ مخصوصان گردید باید کہ پیوستہ بر جادہ قویم یکہ نگہ
خلوص مستقیم بودہ از منہج رسوخ اعتقاد بہیچ وجہ انحراف جایزہ ندارند کہ انشاء اللہ
تعالیٰ نتائج آن عاجلا و اجلا بروزگار فرخندہ آثار ایشان عاید خواهد شد مخفی نماند کہ
چون مقدمہ کرناتک موقوف بہ ملازمت نمودن مشمول الطاف بیکران معظم خان
است و بہ آن عمدہ اماجد کرام را و آنچه بایشان متعلق است بے مبالغہ از خود

تصوری نمایم انشاء الله تعالی بعد از آنکه خان مومی الیه به استیلام عتبه علیه خلافت سعادت اندوز گردودرین باب نوعی سعی مصروف خواهد شد که این مطلب به حسب خواہش ایشان از قوه بالفعل آمده حق به مرکز خود قرار گیرد تا آن وقت از تمہید مقدمات این معنی غافل نباشند جواب باقی مطالب معروضه از مکاتیب صبیہ مکریہ برخوردار خویش معلوم خواهند نمود والسلام -

۱۰۲- از جانب شہزادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام عظام نقاۃ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلی امور الطاف بادشاہی مصدر آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بواہب الملک المنان قطب الملک بتوجہات موفورہ و تلطفات غیر محصورہ بہجت اندوز گشتہ معلوم نمایند عرفیتہ الانلاصی کہ بعد تادی ایام بحضور سرسراسرال داشتہ بودند بغیر مطالعہ گرامی رسیدہ صورت مطالب معروضہ در آئینہ صمیم منیر منطبع گردید بر آن نقادہ دودمان مجد و اعتلا پوشیدہ نماند کہ در باب مقدمہ کزناتک و حصول این مامول آنچه فرمودہ ایم تغیر امکان ندارد و اصلا فتوری در آن باب راہ نخواہند یافت ہر گاہ ولایت متعلقان ایشان را در ہمہ حال از خود میدانستہ باشیم پنداشت کہ ہمگی توجہ و التفات مصروف پیش رفت این مطلب خواہد شد لیکن از آنجا کہ معظم خان درین چند روز بہ سعادت ملازمت اقدس میرسد و ذکر این مقدمہ در پیشگاہ خلافت بمیان

خواهد آمد و بدون صدور حکم گیتی مطاع تصرف در آن ولایت از مصلحت دور
 می نماید اگر این مهم نتواند ساخته آید پسندیده است انشاء الله تعالی اغنقریب
 شاید مدعا بروفق خواهد شد جلوه نما خواهد گشت تجویز فرستادن عبدالحجبا را جمعی
 بدانظرت هر چند بیقین میدانیم که محض برای ضبط ولایت قدیمه است لیکن چون
 احتمال آن هست که ازین رهگذر اختلافی در مهمات کرنا تک بهم رسد و خان مذکور
 این معنی را دست آوریز گفت که ساخته بعرض مقدس رساند که ایشان کم فرصته
 کرده پیش از ورود حکم محلی معاملات انجارا برهم زدند و ظهور این ادا بر طبع مبارک
 گران آمده منجر بچیزی نشود که تدارک آن دشوار گردد و بنا بران مناسب حال بود
 که درین باب این مقدار تعبیل بکار نمی رفت اکنون نیز اگر مقدور باشد ملازم
 خود را با همراهانش از قصد آنصواب باز داشته روزی چند به تغافل بگذرانند
 تا این مقدمه بنهیجی که پیش نهاد علیای ماست صورت نیاید بعضی مراتب از نشان
 خاصی که قبل ازین نگاشته قلم قدسی رقم گردیده و مکتوب صبیحه محتمله خود که
 حسب الامر والاس است بر آن خلاصه مخلصان ظاهر خواهد شد خاطر اخلاص ما تر خود را
 همه جهت جمع دارند و الطاف و اشفاق ما را کافل کل آمال خویش تصور نموده
 جمیع مدعیات و متمنیات بنفایت بنفایت محصل و میسر شناسند -

۱۰۵. از جانب شهزاده اورنگ زیب سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیرخواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بکیران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بخواہب الملک المنان قطب الملک
 بوخورتو جہات و تملطفات خاص مسرت اندوز گشتہ معلوم نمایند و عرضداشت آن
 نقادہ دودمان مجد و اعتلا کہ اولین از آن نزد فدوی با اخلاص محمد طہار سال داشته
 بودند و دومین بعد وصول کرامت حصول دو قدسی صحیفہ مسرت عنوان مرسل بود
 با مکتوبے کہ بمومی الیہ نگارشش یافتہ و نقل عرایض بارگاہ خلافت و جناب تقدس
 احتجاب مرقوم شدہ و عرضداشتہ کہ باستدعای ایشان معتمد قابل الاحسان قباد بیگ
 بسدہ سنہ فرستادہ متواتر بوساطت باریا فہتہای بزم حضور پر نور بجز مطالعہ عالی
 رسیدہ مطالب معروضہ مفصلاً بوضوح انجاسیدیر عمدہ مخلصان صافی طویت مستور
 نماند کہ اگرچہ بکلی ہمت والا نہمت مصروف انجراح حاجات و بذل التماسات ایشان
 است و خواہش خاطر ملکوت ناظر آنکہ روز بروز اسباب افزونی وسعت و بسط
 ملکات آن قطب سیماے شوکت و ابہت کہ فی الحقیقتہ باینجا منب دارد آمادہ گردیدہ
 محال کرنا تمک نیز ضمیمہ ولایت قدیمہ ایشان شود و توجہ عالی نوعی کہ باید بحصول این
 مامول مبذول است لیکن از انجا کہ در نیولا از عرضداشت وکیل دربار چہا نمدار
 بسامع اقبال رسید کہ ملا عبد الصمد ملازم سرکار آن خلاصہ خاندان عز و علا نوشستہ
 مشتمل بر التماس و عنایت ولایت کرنا تمک بوساطت بادشاہ زادہ ^{۱۱۳} کلان از نظر

اعلیٰ حضرت ظل الهی گذرانیده بود و حکم گیتی مطاع به نفاذ پیوسته که تشخیص این مقدمه
 پیش از ملازمت نمودن خان رفیع المکان معظم خان صورت نخواهد یافت و اصل
 مطلب آنست که این مدعی بهر طریق چه توسط ما چه بیا بخی دیگری محصل و مبسر گردد
 بر تقدیری که عرایض مسطوره بوسید و کلاهی سرکار فیض آثار میگذشت یاد آن باب
 رسم سفارش عرضداشت می نمودیم البتة این معنی موجب که ورت و آزر دگی آن طرف
 شده بسحایت و برهمزدگه کار منجری گشت و معینا ملا عبدالصمد تاحال خود را فرش
 دربار بادشا هزاره کلان و خانه متصدیان ایشان ساخته اصلا بویل سرکار نامدار ارجاع
 نیاورده بنا بر آن آن عرایض را بسید حسین حاجب مقیمی آن امارت و ایالت پناه
 سپردیم که مصحوب قاصدان ایشان پیش مشارالیه به فرستد تا ازین رنجه را خلتانی
 بهمم مطلوب راه نیابد مقدمه تخفیف پیشکش جدید هر سه ساله بنمطی که معروض بود
 معلوم رای خورشید ضیا گردیده با آنکه حال حاصل ولایت رام گیر یک یک بهون نمی رسد
 این متمس بمقتضائی و فور شفقت و عاطفت درجه پذیرائی یافت لیکن از آن خلاصه
 مخلصان و انی عقیدت بغایت مستبعد نمود که پیش از آن که از جناب علا در وادی
 ادائی آن وجه ایمائی و اظهاری رفته باشد این مطلب را بدرگاه معلیٰ معروض دارند
 هرگاه گذشته الطاف اعطاف جلیله شامل حال و کافل آمال ایشان گردیده آثار
 بوجه اتم ظاهر می شده باشد و در جمیع اوقات بذل متممسات آن بسیط محیط ناموری
 رانصب العین همت علیا ساخته در هیچ امری تو جهات خاص را در بیغ نمی فرموده
 باشیم تجویز امثال آن مقدمات را که منافی طور عقیدت و اخلاص است بر چه حمل
 توان کرد حسب الالتماس ایشان به شجاعت شعار شها مت و ثار اله بر دمی بیگ
 ملازم هر کار نامدار که رتق و فتق مهمات را که با و متعلق است از روی قدغن و نسیه
 رعایا و اجاره داران محال متصل را مکرر بحایت در آنجا نگاه ندارد و از تهیه احداث

مجدد کہ موجب دیرانی پتہ سابق است دست کشیدہ پیرامن امری کہ سبب نقصان و خلل در معاملات پرگنات آن نواحی تواند بودند و آن ولایت را نیز فسوب بہ سرکار فیض آثار دانستہ بہیچوہ از قانون قدیم تجاوز جایز ندارد و جواب مقدمہ چہار لک ہون و موضع مرحلہ از مطاوی و الامثالی کہ بہ معتمد خیر اندیش قباد بیگ شرف صدور گرفتہ بر ضمیر محبت تاثیر مودت پذیر ایشان ہویدا خواہد گشت عنایات و توجہات مارادر جمیع احوال کافل آمال خویش تصور نمودہ بہ مراحم علیہ و مکارم سنیہ رادر ہمگی اوقات شامل حال خیر مال خود شناسند و السلام۔

۱۰۶۔ از جانب شہزادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام عظام نقادہ و دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش درگاہ والاخلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلی امور الطاف بادشاہی مصدر آداب خیرخواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک بصنوف توجہات و تلطفات والا بہجت اندوز مسرت قرین گردیدہ معلوم نمایند کہ چون قابل المرحمت والا احسان قباد بیگ بمراحم خدمت حجابت آنجا نوعی کہ باید نہ پرداختہ در اجرائی احکام و تنفذ او امر کہ در ہر باب باوصادری شد شاہدہ و مداہنہ می نمود و ازین رہگذر سرانجام بسے مطالب بہ تعویق افتادہ اکثر ہمت مرجوعہ بعنوان شایستہ تمثیت نمی یافت بنا بران موی الیہ را از آن خدمت عزل نمودہ بحضور پر نور طلب داشتیم و معتمد با اخلاص سزاوار عاطفیت و احسان

احمد بیگ نجم ثانی ملازم سرکار نامدار که از بندہائی قدیم خدمت ماست بجائی
 او تعین فرمودیم تا مطابق ارشاد در تقدیم خدمت مرجوعه بعمل آورد و آن عمده
 اماجد کرام را از حسن سلوک خویش راضی داشته پیوسته کیفیت خیر مال ایشان را
 با مطالب و آرب حسابی که روی دهد بجناب سلطنت مآب عرضداشت می نموده
 باشد از روی وفور رحمت و فرط عنایت یک دست اسلحه از یراقهای خاصه صحوب
 او بآن خلاصه مخلصان صافی طویت عطا فرمودیم بوصول آن استہظار تازه حاصل
 خواهند نمود والسلام -

۱۰۴ - از جانب شہزادہ اورنگ زیب بسلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ و دو مان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بیکران شایستہ اشفاق بی پایان المختص بمواہب الملک النان قطب الملک
 بتوجہات موفورہ و تلطفات نا محصورہ مستبشر گشتہ معلوم نمایند کہ اگر چه از عرضداشت
 آن خلاصہ مخلصان صیبی سمعت و ضروع گرفت کہ تعین عبد الجبار بہ صوب کرنا تک مختص
 برای ضبط و نگاہبانی محال ولایت قدیمہ است و منازعہ و مجادلہ مقصود نیست
 لیکن چون درینو لا از نوشتہ خواجہ محمد عارف ملازم سرکار خیر مدار بہ موقوف عرض
 والا رسید کہ مومی المیہ باگماشتہائی خان رفیع مکان سعادت نشان معظم خان
 محاربات نموده ہنگامہ شورش و فساد را گرم ساخت و برون اربا جمیعت در آن

حدود موجب احتلال و برهم زدگئی مہمات آن ولایت است و زآنجا کہ اعلیٰ حضرت
 ظل الہی مملکت کرنا تک را سوای دو برگنہ از سوالف ایام بایشان متعلق بودہ بانعام
 خان مشارالیه مرحمت فرمودہ اند و مناشیر مطاعہ درین باب بعد و رہ پیوستہ کتبیل کہ
 باستماع خبر فتوری کہ ازین رہگذر بمعاملات انجراہ یافتہ سبب بے عنایتی و عتاب
 و خطاب پیشگاہ سلطنت نسبت بآن عمدہ اما جد کرام گردیدہ بجای رسد کہ تدارک
 پذیر نباشد و اصلاح آن بدشواری انجا مدبرا بران شجاعت شعار شہامت
 و شمار انحصیل بیگ ملازم سرکار نامدار دستوری دادیم کہ آن امارت و ایالت پناہ
 را دیدہ و نوشتہ ایشان را بنام عبدالجبار گرفتہ اورا با ہمراہان بر حیدر آباد بیاورد
 تا آن خلاصہ مخلصان از تہمت و افترای دیو مردم کہ در کین اند و این قسم مقدمات
 را درین وقت از خدا میخواستند بری الذمہ گشتہ از باز خواست در گاہ محلی ایمن
 شوند مقتضای عزت و مال اندیشی آنست کہ مطابق امر لازم الاتباع کہ باعث
 بر اصدار آن فرط شفقت و عاطفت است بعمل آورده از روی قدغن بمومی الیہ
 بنویسند تا جمعی را بجهت نظم و نسق معاملات محال متعلقہ ایشان در آنجا گذاشتہ
 خود را تمامی جمعیت دیگر بی توقفت مراجعت نماید مقدمہ کہ ہم بعد از آن کہ غبار شورش
 فرو نشیند انشاء اللہ تعالیٰ بتوجہات علیہ ماصورت خواهد و ہرگونہ سعی کہ در آن
 باب مبذول باید داشت بوقتش از قوہ بفعل خواهد آمد ستیزہ بے ہنگام نثرہ
 بجز ندامت و پشیمانی ندارد و السلام بعد تحریر این منشور لامع النور بموقف عرض
 اقدس رسید کہ مردم آن عمدہ اما جد کشنبار کہ زخمہای برداشتہ در معرکہ مانده بود
 دستگیر ساختہ اند حکم گیتی مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چون مومی الیہ
 از بندہای دولت خواہ در گاہ جہاں پناہ است و لایت کرنا تک چنانچہ در متن
 مندرج گردیدہ باز بدستور سابق در وجہ انعام خان مشارالیه مقرر شدہ باید کہ آن

سلالتہ الاکارم قدم از دایرہ اطاعت و فرمانبرداری بیرون نگذاشته دست
از بازدارد و بی توقف اورا از قید برآوردہ بآیین لایق رخصت کند کہ بجای خود
رفتہ بر اسم خدمت گذاری والا درگاہ بہ پردازد و مطابق فرمودہ اشرف کار بند
گشتہ از ارتکاب حکم لازم الاتباع اجتناب واجب شناسند تا از حوادث و نواب
مصنون بودہ دشمنکام نشود۔

۱۰۸۔ از جانب شہزادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اما جد کرام سلالہ اکارم
عظام نقادہ و دودمان عروہ علاء عضادہ خاندان مجد و اعتلا زیدہ مخلصان صلاح اندیش
درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصبیہ دولت و رفعت سزاوار
عوالم بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک
بنایات و توجہات بے اندازہ مسرور و متہیج گشتہ معلوم نمایند کہ اگرچہ قبل ازین
بمقتضائی و فورع طفت و مرحمت مکرر بان خلاصہ مخلصان وافی عقیدت نگارش یافتہ
کہ فرستادن عبد الجبار و غیرہ بصوب کرناٹک و منع داکچو کے خان رفیع المکان سعادت
نشان پیش از تشخیص این مقدمہ مناسب و لایق نیست و توقف و تاہل در آن
باب اولیٰ و احوط است مبادا تا فی الحال خان مومی الیہ این مراتب را بعنوانی کہ
استماع آن موجب غتاب و خطاب پیشگاہ خلافت تواند بود بعرض مقدس معلی
رسانید اعلیٰ حضرت را بر سر طیش بیاورد و تدارک آن دشوار شود لیکن از آن جب کہ
عمدہ اما جد کرام گوش حق نبیوش با و امر مطاعہ کہ باعث بر اصدار آن محض نصیحت

وشفقت بودند اخته مطابق آن نصاب سودمند مواظط بلند عامل نگردیدند و درینولا
 انچه بخاطر ملکوت ناظر حضور نموده بود و بظهور انجا میده حکم جهان مطاع لازم الاتباع
 شرف نفاذ گرفت که نشان والا نشان مشتمل بر بازداشتن ایشان از مزاحمت و
 ممانعت و انچه کے خان مذکور و تاکید در وادی باز پس طلبیدن جمعی که بصوب کرناٹک
 رفته اند مصحوب محمد شریف^{۲۲} یساوی درگاه اعلیٰ که از حضور مقدس برای نصب و انچه کی
 که تعیین شده بآن امارت و ایالت پناه ارسال داریم بنا بر آن زینت نگارش می یابد
 که چون آن ولایت از بارگاه کرم و سماحت با نعام دستور وزرای دوران مقرر گشته
 چنانچه از نقل والا مشوری که بآن مرکز ر ایره نیک اختری مصحوب فضایل و کمالات
 اکتساب سزاوار لطف و مرحمت احمد سعید ملازم سرکار گرد و غدار ملا عبد الصم واجب
 ایشان بصورت پیوسته و با فرمان و عاطفت ترجمان سر امر مجله بخط مبارک اشرف که
 یساوی مذکور آورده بود بخد مت مافرستاده اند و بیدا خواهد شد و همگی توجه علیحضرت
 مصروف به آنست که ولایت مسطوره بدستور قدیم در تصرف گماشتهای خان سعادت
 نشان بوده فتوری بهمات آنجا راه نیابد باید که پیش ازین مال حال خود غفلت
 نورزیده و بتعاقب نا فرمان برداری و ارتکاب خلاف حکم گیتی متاع را در نظر داشته
 فرستاد ما را از ان طرف بجیدر آباد طلب نمایند و در تردد واک چوکی که باینی که بر لب
 اعلیٰ نافذ گشته مضایقه رواندارند تا از باز خواست پیشگاه خلافت ایمن بوده
 دشمنکام نگردد کار آن ولایت از دست رفته سهل است و از پردای و رضای
 پیر و مرشد حقیقی سر موی تجاوز و انحراف جایز ندارند که ما خشنودی آنحضرت را بهیچوجه
 علاج نمیتوان کرد و خامت عافیت آن پوشیده نیست یهمدی الله بنوره من یشاء
 والسلام علی من اتبع الهدی -

۱۰۹- از جانب شهرزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت و سنگاہ عمدہ اماجد کرام سلامہ اکرام
 عظام نقادہ و دو دمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصصان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المخلص بواہب الملک المنان
 قطب الملک بغایت بیغایت و عاطفت بے نہایت مسرت اندوز گشتہ معلوم نمایند
 عرفیۃ الاخلاصی کہ بعد وصول سعادت حصول نشان عالیشان موعظت عنوان بحضور
 فایض النور مرسل بدر بار یافتہای محفل عزت و شرف از نظر خجستہ اثر فیض منظر
 گذشتہ صورت مطالب معروضہ در مرات کثیر التجلیات رای خورشید ضیای عطوفت
 اقتضای پرتو ظهور انداخت و عرض داشتی کہ در باب تقبیل پانزدہ لک روپیہ ہر سالہ
 سوای پیشکش مقرری بازای تفویض ولایت بارگاہ معلیٰ نمودہ اند با نقل آن رسید
 بر آن عمدہ مخلصان دولت خواہ محتجب نماند کہ اگرچہ ہمگی ہمت حق طوبیت و تمامی نیت
 والا نہمت مصروف آنست کہ جمیع مقاصد و مآرب آن خلاصہ خلاص مندان وافی
 عقیدت کہ قواعد اتحاد و یکجہتی را بیشتر از پیشتر استحکام دادہ مستعد شمول انواع تفقدا
 و تملقات گردیدہ اند سمت انجاء یافتہ اسباب دوستکامی و کامرانی ایشان
 روز بروز آمادہ تر شود و حدائق امانی آن بسیط ناموری ہموارہ از رشحات سبحاب
 مکرمت ماظر اوقتی تازہ پذیرد و از نیجاست کہ بمقتضای و نور شفقت و مرحمت درین
 ورود موکب نصرت قرین ظفر اقتران در بلدہ حیدر آباد مکرر بآن مرکز دایرہ نیک
 اختری پیغام می فرمودیم کہ جواہر خوب و نفایس مرغوب ہرچہ دارند در وجہہ پیشکش

شاهای بفرستند تا ازین معنی وسیله خوشنودی اعلیٰ حضرت ظل الهی و بسبب حصول
 ل ایشان گردیده احدی را مجال سخن نماند لیکن چون آن نقاد و دودمان مجد
 تلامذ در آن وقت گوش به سخنان هدایت ترجمان مانینداخته باغواهی سفها توفیر
 نیافتند و چیزی که فی الجمله شایستگی پذیرائی طبع اقدس داشته باشد اصلاً
 هر نه ساختند خان رفیع مکان دستور الوزارائے دوران بعد اراک سعادت
 زمت والای الماس های گران بها بواقبت نفیسه و دیگر جواهر و نوادر بسیار
 نظر انور اطره گذرانیده بدان تقریب هر گونه مقدمات بمساع جاه و جلال رسانید
 بان این مهم بجای که بنا بست انجامید اگر در آن هنگام بموجب فرموده عامل
 عتد اندیشه مال حال می نمودند چرا چنین می شد اکنون که کار از کار گذشته
 یک آن چیز قدرت بیرون رفته اظهار این مراتب مفید نیست و از آنج که
 ن لازم الاذعان مشتمل بر عنایت ولایت کرنا تک بخان مشارالیه از پیشگاه
 انت مصحوب سیادت و نجابت مرتبت احمد سعید ملازم سرکار گردون مدار
 عبد الصمد وکیل نمیده آن زبده اما جد کرام بایشان صادر شده چنانچه نقل آزا
 ازین فرستاده ایم و عرضداشتی که آن قطب سپهر شوکت و ایهت درین باب
 ب معسلی نموده اند پیش از اطلاق بر مضامین آن منشور لامع النور است چه
 مدیر آگهی از مطالب آن مثالی خجسته تمثال البتة تجویز عرض این مدعی غیرت
 ارسال عریضه مذکوره را بدرگاه جهان پناه مناسب ندانستیم ایشان اگر
 دانند ما را مضائقه نیست بدست کسان خود بفرستند عرضداشت آن عمده
 مان که بعد استماع نوید مسرت افزای و مرزده بهجت پیرای و ترقی مراتب و
 ت و اقبال و تصاعف مواد جاه و جلال ماکه درین هنگام آنجسته فرجام از عنایت
 است پیر و مرشد حقیقی بمنضمه شهود ظهور آمده سرمایه نشاط انبساط هوا خوانان

یکجهت گردیده مشتمل بر ادای مراسم و تهنیت و مبارکباد ارسال داشته بودند بجز مطالب
عالی رسیده جوهر حسن عقیدت و صفای طویر آن عضاده خاندان صفوت در پیشگاه
خاطر ملکوت ناظر آشکاره تر گشت امید بکرم الهی چنانست که روز بروز اخبار
کامرانی و کامیابی ماسامعه افروز اولیاء و حسرت افزای اعدای شده باشد والسلام
علی من اتبع الهدی -

۱۱۰. از جانب شهرزاده اورنگ نریب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ دودمان عرو علاعضاده خاندان مجید و اعتلازبدہ مخلصان صلاح اندیش
درگاه والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلی امور و الطاف بادشاهی مصدر
آداب خیرخواہی جوهر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
عواطف بیکران شایسته اشفاق بے پایان المخلص بواہب الملک المنان قطب الملک
بوفور توجه و التفات خاص خاطر قدسی آثار مسرت افروز و بخت قرین گردیدہ معلوم
نماید کہ عریضتہ الاخلاص آن عمده دولت خواہان وافر الاختصاص بواسطت
بازیافتگان محفل والا از نظر خجسته اثر گذشتہ آنچہ در وادی توقیف تحصیل بقایای
پیشکش معروض داشتہ بودند پیرایہ و منور گرفت امر رفیع القدر از کمن عاطفت دریافت
شرف صدور می یابد کہ التماس حصول این آرزوئی محال ازان امارت و ایالت پناه
کہ بہ مزید رسائے وقباحت فہمی از ہمسران خویش امتیاز دارند بغایت مستبعد
نمودہ ہر گاہ از پیشگاہ خلافت فرمان لازم الماذعان محتوی بر قدغن و تاکید بلغ
درین باب قطب سیما می شوکت و ابہت صادر شدہ یکی از معتمدان درگاہ معلی

برای سرانجام این کار تعیین گردیده باشد و وکلای سرکار نامدار اصلا درین مقدمات
 اختیاری نمانده بسجی ما این مطلب چگونه پیش خواهد رفت و استدعای آن چه لطفت
 دارد مکرراً ازین منقولہ انگاشتن معنی نداشت تا وقتی که مهلت آن مرکز دایره
 نیک اختری از اصلاح نگذشته بود هر چه بمقتضای شفقت وهربانی دروالات عالی
 مناسب می نموده که بعد از خیراتی بایشان ارشاد فرموده بخاطر داشتیم که اگر آن
 نصایح بلند و مواعظار جمند را در گوش سعادت نبوش جاداده بموجب آن عمل نمایند
 بحسن تدبیر بهبود کار و سود روزگار ایشان توجه مبذول داشته دقیقه از دقایق
 امداد و اسعاد نامرعی نخواهم گذاشت چون آن محیط بسیط ابهت و ناموری در آن
 وقت توفیق امتثال ازام گرامی نیافت آب را از سراب فرق نکردند و صداقت را از
 عدالت باز نداشتند میراسم حزم و احتیاط پذیرداختند اکنون که از شمامت نادرست
 و امان سفیه احکام مطاعه بارگاه خلافت را در باب عدم تعرض ولایت کرنا تک متواتر
 رنیت نفاذ یافته بود به قبول تلقی نکرده بدان سبب دریای قهر بادشاهی را بتلاطم
 برآوردند و سواج آن حدود به مقصلاً به عرض مقدس اعلی رسیده افواج بحر امواج
 غنور پر نور اقدس بسر که دگی خان رفیع مکان دستور وزاری دوران تعین گردیده که
 ملک موروثی ایشان را بنی سر ساخته بدفع فتنه که در ولایت متعلقه خان مشارالیه
 م رسیده پردازند و جمعی را که مصدر این جرات و بیباکی شده اند به سزای کردار
 بهنجار خویش رسانیده خاک آن مرز بوم را بباد فنا بدهند چنانچه ایں معنی عنقریب
 درت وقوع خواهد یافت بحال عرض ایں مطالب و تدارک و تلافی مافات
 یکجا است -

۱۱۱- از جانب شهرزاده اورنگ زیب سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ دودمان عزیز و علاء عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصصان سعادت کیش بارگاہ معلی امور الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیر خواہی جو ہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المخلص مہواہب الملک المنان قطب الملک
 بغایات بے غایات و توجہات بلا ہنایات مستبشر گشتہ بدانند عرض داشت آن
 عمدہ اماجد کرام کہ درین والا بعد اطلاع بر کیفیت ادا امر مطاعہ پیشگاہ سلطنت کہ معتد
 دولت خواہ احمد بیگ حاجب سرکار نامدار تبلیغ آن نموده مبارک گاہ اقبال ارسال داشتہ
 بودند با عرضی کہ قبل ازین مرسل گردیدہ متواتر بوساطت سعادت اندوزان آن بزم
 حضور پر انور خجستہ انز گزشتہ مطالب معروضہ پیرایہ وضوع گرفت امر متبع القدر
 شرف صدور می یابد کہ اگرچہ آن سلالہ اکرام عظام قدر الطاف و اشفاق بی اندازہ
 مارا ندانستہ باغوائی سفہای کوتاہ اندیش در انظار آثار دوروی و دورنگی و تہیہ اسباب
 و تکال خویش تقصیر نمودہ اند و ہفوات و زلات بے پایان کہ منافی قانون رسوخ
 عہد و پیمانست از ان مرکز دائرہ نیک اختر ی سرزدہ مجدد اصراف ہمت حق طویت
 بہ تنبیہ و تادیب ایشان لازم می نمود و کار از ان گذشتہ بود کہ تضرع و الحاح
 بہ تزویر آمیختہ را کہ متاع روی دست اہل دیواست و فعی ہنوادہ از سر بازخواست
 پرورشہای آن نقادہ دودمان شوکت و ابہت بگذریم لیکن از آنجا کہ عفو جبرائیم
 و پوزنش پذیری شمیہ کہیمیہ این خاندان رفیع البیان عظیم الشان است و این سنجہ
 رضیہ و خلق پسندیہ بشاہ در طبع مبارک عالی مرکز شدہ کہ تقصیرات بندہا اگر

بزرگی کوهی باشد در جنب جرم بخشی وزن کاہی ندارد هرگز از لذت عفو به حلاوت
 انتقام نه پرداخته حتی الامکان راضی نیستم که بتازگی بنیان دولت آن خلاصه باب
 دولی از خدمات قهرمان مجاهدان ظفر قران امندم گردید خاک آن مرز بوم از وصول
 ستم ستوران عساکر قاهره بباد فنا برود و آتش نهیب و غارت بر تر و خشک آن بر زمین
 را بسوزاند بنا بر آن مقتضای مرحمت جبلی و عاطفت فطری و حسب التماس فرزندان
 سعادت مند بجان پیوند نامدار کامگار و الایثار تازه نهال بوستان سلطنت و اقبال
 کزین ثمره شجره جاہ و جلال عالی نشر اسمو المکان محمد سلطان طویل عمر که در مقام استغفار
 و استغفار در آمده درخواست عفو و بخشایش می نمود عنان توجہ از حدود ولایت
 ایشان منصرف ساخته افواج نصرت امتزاج را که از بارگاه خلافت بقصد تسخیر
 آن مملکت تعیین کرده بودند از عزیمت آن طرف بازداشتیم اگر توفیق ادائی مراسم شکر این
 قسم موہبی کبری و عنایتی عظمی یافته بتدارک مافات به پردازند و نقد صدق عقیدت
 و یک رنگی را بحک تجر به رسانیده از غش و کدورت ریب و ریا مصفا گردانند و
 سر رشته دولتخواہی و خدمت گاری را از دست نه داده بر جاده راستی و درستی مستقیم
 باشند پیش از پیش کامیاب و کاموائے شده محسود امثال و اقرا خواهند گشت
 و الا بیادش کردار گرفتار آمده بروزی که تصور آن نه نموده اند خواهند نشست و
 پشیمانی سود نخواهد داشت باید که دیدہ بصیرت از مشاہدہ شاہراہ صواب و سداد
 پیوشیدہ قدر این مراحم را بہتر ازین سخناسند و متسک بدین عروۃ الوثقی مغنم دانستہ
 توجہات باطلہ معیشت و زندگانی را بر خود تنگ نه کنند سرانجام بقایا پیشکش و آنچه
 به فرزندان نامدار کامگار از فرستادن جمعیت معروض داشته هر چند زود تر از قوۃ بفعل
 آید بہ صلاح کار ایشان اقرب خواهد بود جواب بعضی ملمات از صحیفہ کہ دو حصہ طیبہ
 ریاض سلطنت و جهان بینی نگاشته بہ تو و وضوح خواهد انداخت توجہات خاص

ما را قرین احوال خویش تصور ننوده بقدر استقامت بر جاده دولت خواهی و خیر اندیشی
امیدوار لعان انوار و ظهور آثار آن باشند والسلام علی من التبع الهدی -

۱۱۲. از جانب شہزادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
درگاہ والا خلاصہ مختصان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر آداب
خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار عواطف بیکران
شایستہ اشفاق بے پایان المخلص بمواہب الملک المنان قطب الملک بتوجہات
علیہ و غنائت عالیہ مسرور و متہج گشتہ بدانند عراض آن عمدہ اماجد کرام کہ مشتمل بود
بر ادائی مراسم تہنیت قدم نمینت لزوم موکب سعادت قرین بدین مرز بوم و گذارش
لوازم مبارک فتح قلعہ محمد آباد بمید کہ بتائیدات حی توانا و زور بازوئے ملک گیر کشور
کشان نصیب اولیای دولت قاہرہ گردیدہ متواتر بوساطت بساط بوسان انجمن
عزت و شرف پر تو مطالعہ گرامی اختصاص یافته آنچہ معروض بود پیرایہ و ضیح گرفت
الممنۃ اللہ تعالیٰ و تقدس کہ درین زمان فیروزی قران کہ ہنگام طلوع غیر جہان تاب
غنظمت و اقبال دآوان سطوع صبح ابہت و اجلال است نسایم فتوحات تازہ
و نصرت ہائے بے اندازہ از ہبت لطف و افضال ہمین متعال بر حدائق آمانی
و آمال دولت خواہان درگاہ سلاطین پناہ روز بروز گلزار نشاط و کامرانی در طراوت
است و حدیقہ انبساط و شادمانی را نصارت بنیایت حاصل رجا بکریم عمیم انیزد
کریم عمت الاوہ و اثنی است کہ عنقریب عرصہ تمامی ملکیت بیجا پورا رخس و خاشاک

وجود ظلمت اندووز نگیمان تیره روزگار مصفا گردیده بحیطه تسخیر بندهای نصرت شعار
 نظردنثار آید بر آن سلاله اکرام عظام پوشیده غانده که چون از پیشگاه خلافت
 مجدد احکام مطاعه بتواتر و توالی برائے سرانجام بقایای پیشکش عز نفاذ یافته
 بر دست همت و کلاهی جناب سلطنت لازم شده که پیش ازین ارخای عثمان ایشان
 نه نموده محاذیرو وجوه غیر موجه را که تا حال بدان مشکبسته روزی گذرانیدند
 به سمع قبول اضغانه فرمایند و ز سرکار گرد و نمدار که با وجود کمکت و قدرت در آدای
 آن تعلل جایز داشته اند کام ناکام گرفته به خزانه عامه برسانند بنا بر این سیادت
 و نجابت مرتبت قابل الاحسان میر محمد خوانی را که از بندهای قدیم انخدمت درگاه
 آسمان جاه است تعیین فرمودیم که بقایای پیشکش را بموجب تفصیل جداگانه که با این
 نشان خجسته عنوان مرسل شده تحصیل نموده نگذارد که از وجه مذکور یکدم باقی بماند
 باید که آن مرکز دائره نیک اختر زیاده بدین به لطافت تحلیل نه پرداخته و در تهیه
 اسباب دشمنکامی نگوشیده مژنه نافرمانی و خلات حکم جهان طاع گیتی مطیع
 پر خدرباشند و به مجرد وصول میرحومی الیه و اطلاع بر قدسی مضامین این مثال دولت
 و اقبال مبلغ مسطور ربانی توقفت و ایهمال سرانجام داده اند بیشه عذرو پسانه را
 پیرامن خاطر خویش نگذرانند و همگی جد و جهد مصروف آن سازند که به زودی
 این مقدمه صورت یافته کار بجائی نه رسد که بدین تقریب آتش قهرمان بادشاهی
 مشتعل گردیده خرمن امن و امان آن دیار را بباد فنا برد و دست روزگار بنبغات
 حرکات ناملایم که درین چندگاه باغخوای هواخوانان کوه اندیش خویش ارتکاب آن
 نموده اند به محض تفضل پر توالتفات بر بازخواست آن نیفتاده به یک بار در کنار
 ایشان گذارد و تدارک را بحال نماند کار از کار بگذرد و ندامت و پشیمانی سودی
 نه بخشد والسلام -

۱۱۳- از جانب شهرزاده اورنگ‌زیب به سلطان عبداللہ قطب‌شاه

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ دودمان عرو و علما عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلح اندیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بازگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر آداب
 خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دوریت و رفعت سزاوار عواطف
 سیکر ان شالیستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک
 توجہات علیہ و تلطفات سنبہ مسرور و مبتہج گشتہ بدانند عرضداشتہ کہ درین و لا
 مبارک گاہ اقبال ارسالی داشتہ بودند بتوسط حاضران قدسی انجمن بجز مطالعہ والا رسیدہ
 صورت متمس آن مرکز دایرہ نیک اختر ی در مرات ضمیر منیر خورشید مطیع گردیدیم رفیع القد
 از مکن عاطفت و مرحمت شرف صدوری یابد کہ اگر تحصیل بقایائی پیشکش کہ سر انجام
 آن از موعد نگذشتہ باختیار و کلای سرکار نامدار مای بود ہتا و ن در ان عاجلاً و اجلاً
 فائدہ بجز عتاب و خطاب پیشگاہ میداشت این ہمہ مبالغہ و تاکید نمی فرمودیم
 و رہایت ایشان را منظور داشتہ در تجویز ہملت مضائقہ نمی پسندیدیم
 لیکن چون از درگاہ سلاطین پناہ احکام مطاعہ بتواتر و توالی زینت نفاذ یافتہ کہ
 وجہ مذکور بے توقفت و تاخیر بہ خزانہ عامرہ واصل شود بر تقدیری کہ ایشان درین
 باب تعلل و اہمال روا دارند کام و ناکام آن مبلغ را بتامہ بگرم بنا بران سیادت و
 نجاست مرتبت میر احمد تعین شدہ کہ تتمہ پیشکش را تحصیل کنند ثانی الحال حقیقت خلف
 وعدہ و لطایف تحیل دولت خواہان آن عمدہ اماجد کرام بمسامع جاہ و جلال رسیدہ
 موجب تلاطم امواج قہر بان بادشاہے نگر دہر گاہ حال برین مینوال با شد انظار این
 مراتب کہ در مطاوی عریضہ مندرج است و بارہا مثل آن معروضہ داشتہ اند چہ گنجایش

دارد و مدار برین مقدمات بی اصل که صداقت آن در اهل خیرست و تمیز پوشیده نیست
 گذاشتن از طریق معامله دانی و آمال اندیشی دور است اگر با وجود کمند و قدرت
 صلاح و ایصال زر نقد نمی دانسته باشند و نخیلتهای متصدیان ایشان که سر امر
 خامی و ظامکار است اقتضای آن نکند که مبلغ و لعب الادا را بی عذر و حیل
 تسلیم نموده بر است ذمه حاصل کنند و برخی از محال و ولایت را تا وصول وجه بقایا
 به بندهای درگاه معلی بپارند که از محصول آن سرانجام بیاید و الا از جمله بیست
 و پنج لک روپیه بحساب ایشان سوای مبلغی که معرفت معتمد خیزندیش احمد بیگ
 رسیده و حواله داده اند باقی است بیست لک روپیه بهر عنوانی که میسر باشد
 و دست بهم دهد درین یک دو ماه بمیر مومی الیه رسانیده و او را رخصت نمایند
 که به حضور پر نور بیاید و پنج لک روپیه دیگر را با پیشکش مقرری سال حال که مجموعه
 پانزده لک روپیه می شود تا آخر سال و اصل ساخته پیشکش سال آئنده را در آن
 سال انجام دهند و پیش ازین درین وادی سعی بی فایده نه نموده کار بجای رسانند
 مطابق حکم مختم الاتباع تعیین افواج لازم گشته مجال تدارک و تلافی نماند و ثمرات نخل
 خلاف عهد و پیمان در هر باب وقوع آمده به مقتضای تفضل پر توالتفات بازخواست
 آن نیفتاده ایشان را تلخ کام سازد و دیگر امر می شود که از آن امارت ایالت و دستگاه
 عجیب و بعید می نماید که با وجود صد و تقدسی احکامی که بکرات در باب عدم تعرض
 بولایت متعلقه خان رفیع مکان عمده امرای زمان قدوه و زرای دوران حمده الممالک
 منظم خان که داخل محروسه بادشاهی است عذر نفاذ یافته و آن همه قدغن که از جناب
 سلطنت شده هنوز از دایره باطل ستیزی قدم بیرون نگذاشته باغواهی کوته
 اندیشان سرگرم تهیج غبار فساد اند و اصلاً متنبه نگشته و پاس احکام و اوامر نداشته
 و از صدقات عساکر منصوره بدین حدود رسیده عذر نه نموده از خواب غفلت و پندار

بیدار نمی شوند بتازگی فتنه در اراضی شورش انداخته گروهی از زمینداران آنجا را که
 بدلا ساسی ایشان به حیدرآباد آورده بودند تا جمعی از ملازمان خود که اسامی آنها
 بر کاغذ جداگانه مثبت است با نولایت سر داده اند و رایل تیره بخت را مستمال
 ساخته از راه می برند و یکی از مردم خود را بحاجب خود همراه کرده فرستاده اند
 و برخی از محال آن نولایت که مفصلاً از همان نوشته علحده ظاهر خواهند شد از
 تصرف گشتنهای خان مشارالیه بدر گرفته مجدداً نهات آن مرز بوم که
 فی الجمله با صلاح آمده بود مختل گشته معلوم می شود که باعث برین ستیزه بی
 حاصل که بجز خرابی و دشمنکاری نتیجه ندارد چیست و ایشان در ارتکاب این
 امور وحشت افزای ناملاطم چه صرفه و صلاح دیده اند مصرعه

پرموده غفلت مبادا چشم بند بچاکس

بهمه حال بمجرّد اطلاع بروالامضامین این دیباچه صحیفه هدایت زمینداران اسطو
 را که بجماعت ایشان در آورده اند بحضور پر نور بفرستند و کسان خود را از آن طرد
 طلبداشته من بعد پرامن این قسم اندیشهای دور از کار نگردند و دست از
 اغوای رایل و دیگر مرزبانان آن حدود و باز دارند و از بازخواست پیشگاه
 خلافت ایمن نبوده زیاده برین کاوش بیهوده بنمایند و الا عنقریب تبعات
 این حرکات بزور کار ایشان عاید شده انگشت ندامت بدندان حسرت
 خواهند گزید و پشیمانی سود نخواهد داشت و الله بحق الحق و یهدی السبیل -

۱۱۴- از جانب شهرزاده اورنگ زیب به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح انیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی
 مصدر آداب خیر خواہی جوہر مرات صفاء صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت
 سزاوار عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بموہب الحاکم المنان
 قطب الملک معلوم نمایند کہ غرضداشت آن شوکت و ابہت دستگاہ بوساطت
 مقربان بارگاہ عظمت و جہا بجز مطالعہ والا رسیدہ مطالب معروضہ پیرایہ وضوح
 گرفت امر جلیل القدر شرف نفاذ می یابد کہ چون ادائی و وجہ بقایای پیشکش از
 موعدی کہ نموده بودند بدرگاہ سلاطین پناه معروضداشتہ گذشتہ تعحل و
 اہمال را مجال نماندہ و تخفیفی کہ در عدت وصول مبلغ بیست لک روپیہ تجویز
 رفتہ محض تفضل است و مبالغہ و الحاح در التماس و استدعای چیزی کہ قبول
 آن العیاذ باللہ از قبیل اجابت دعای بد متضمن زیان و خسران سایل و داعی
 تواند بود شیوہ سعادت مندان نیکو مال نیست بنا بران باید زیادہ برین سعی
 بیغایدہ درین باب رواندہ شدہ مبلغ مسطور را از تاریخ ورود ام لازم الامتثال
 سابق در عرض دو ماہ بسیادت و نجابت مرتبت میر احمد خوانی عاید ساختہ موقوف
 ندازند و از تبعات خلافت فرمودہ غافل نگردند پوشیدہ نماند کہ ہر چند از روی
 شہقت و عاطفت بعنوان ارشاد و ہدایت آن عمدۃ الاماجد را بہ شاہراہ
 سعادت یعنی اطاعت احکام لازم الاکرام پیشگاہ خلافت دلالت نمودہ بکرات
 و مرات امر فرمودیم کہ چون ولایت کرنا تک داخل ممالک محروسہ بادشاہی شدہ

فرامین مطاعه شرف اصدار یافته و فوجی گران از بندهای درگاه سلاطین پناه برای
 انتظام همام آنجا تعیین گردیده نظر بصلاح کار خویش انداخته اندیشه تعرض آن ولایت
 نه نمایند و آنچه کی سرکار جهاندار را که حسب الحکم ارفع اعلی از حیدر آباد تا اقصای آن
 مملکت مقرر گشته مزاحم نشوند و خطای از صواب باز شناخته با غوای ناخردان
 تیره رای از راه نزنند و در صدد تهییج غبار شورش و فساد نبوده هوای آن مرز بوم
 را از سر بدر کنند و از جاده باطل ستیزی قدم بیرون نهاده دست از تحریک زمینداران
 آن ولایت و جهد در اختلال مهمات آنجا کوتاه کشیده دارند تا ثانی الحال بمعرض
 عتاب و خطاب در نیامده از سوی شره عناد و نافرمانی ابروی این و مصئون باشند
 آن زبده الاکارم اصلا آن نصایح از جبهه و مواعظ سودمند را بکوش قبول اصغانه نموده
 با آنکه قبل ازین بیک سال تنبهی که سرمایه عبرت و انبیاة عمرهای دراز است یافته
 قدرت و طاقت خود را آزموده اند از خواب نخوت و پندار بیدار نگشته بحد تمام
 در تهیه اسباب و دشمن گامی می گزینند و بدستور قدیم مدار کار بر مکر و تزویر که پادشاه
 آن را با بلغ و جوی دیده اند که گذاشته قطع نظر از وفا بیهود و مواشیت که در هرباب
 نموده اند بار تکاپ امور می که سبب وبال و نکال تواند بود و در حوصله قوت و
 مکنت امثال آن زبده اصحاب دول نکیندند پرداخته بجای پور و بجای پوریان را به
 ریو درنگ از راه برده در خانه خرابی آنها مساعی موفوره بنظهور می آورند و بیچ بقیع
 اذضلع و اطوار خود را نه رسیده بمشابه سر رشته رای و تدبیر را از دست داده اند
 که نمی دانند چه می کنند چنانچه که اثار خست طینت ایشان که بعد از تجدید عهد و پیمان
 بنظهور آنجا رسیده و بعین اغماض ملحوظ شده اگر به تحریر در آید شاید که سطر از آن
 در طوایر مطوله نه تواند کنجید و عجیب تر آنکه با وجود صدور احکام و اوامر مشتمل بر
 وعده و وعید در ماده قطع تعلق از ولایت کرنا تک و علمی که ایشان را بعدم امکان

حصول این مامول حاصل است این خیال باطل را از سر بردن نه کرده و درین وادی
 سعی بیهوده دریغ نمی دارند و از باده پر خمار غرور و پندار آن چنان مست غفلت
 اند که آوان قدوم منوکیب ظفر ملزوم بدین مرز بوم و وطنه فتوحات تازه و نصرت های
 بی اندازه که از میان اقبال عدو بند کشور کشار روز بروز بمنصه شهود جلوه گر است
 بهوش نیامده در چنین وقت که افواج قاهره از دو طرف مانند سیل حوادث
 مملکت کلگنده را احاطه نموده اراده های فاسد دور از کار که باعث بران جز کفران
 نعمت و قرب زمان وقوع نصرت چه تواند بود پیش گرفته تقریبات بی اصل
 ناموجه ساخته جمیعت خود را به طرف کرنا تک به فرستند و گاهی زمینداران آن ولایت
 را تبلیس و تدیس به شورش آورده خلل می افزایند و گاهی بمنع ذاک چوکی پخته
 بهمانها برای آن قرار می دهند از آنجا که نهالی این کوه اعمال و افعال در مال خال
 غیر خذلان و وبال مقرر نه دارد اگر ازین حرکات باز آمده دیگر تصور این قسم مقدمات
 شورش افزا را پیرامین تخنیک خویش راه نه دهند و از حسد و بداندیشی برگزار
 بوده اغرای بیجا پوریان نه نمایند زهی توفیق و آلا هر چه بینند از کرده خویش خواهند
 دید و توفیق ایزد متعال صدق این مقال بر اهل ضلال که نکبت مثال اورا بمیان
 گرفته اضلال می نمایند ظاهراً خواهد گشت وسیع الذین ظلموا ای منقلب
 نقیضون باید که چشم دور بین کشوده و زنگ اظلمت از آینه خاطر عاقبت اندیش
 زدوده پیش ازین جور بر خود و ستم بر عموم رعایا و بر ایا ناحیه که روزی چند بد الشان
 منسوب است روادارند و به محرز اطلاع بر مضامین هدایت تبیین این توفیق
 گرد و بی از زمینداران آنجا را که دلاسا نموده به حیدر آباد آورده بودند و بعضی آنها را
 با جمعی از نوکران خود بآن سمت فرستاده تا با اتفاق برخی از محال و مواضع ولایت
 بادشاهی را متصرف گردیده اند حاضر ساخته مصحوب شجاعت و شهامت شعار

^{۲۷۱}
 کامکار بیک ملازم سرکار نامدار معلی که بجهت آوردن آنها و بر آوردن منتسبان از
 آن نواحی و بند و بست و آنچه کی تعیین شده به حضور پر نور بفرستند و بیخ فساد طایفه
 را که مانع تردد منہمیان گشته چنین جرات و جسارت نموده اند برکسته و تدبیر
 رفع این بدنامی که کزین وسیله دشمن کامی است بخوی که دانند و توانند بکنند
 چون گماشتهای آن ایالت مرتبت پیش از نهضت مرکب مسعود بدین حدود
 رسیدن بندهای بادشاهی بولایت کرناٹک مبلغی کثیر که تفصیل آن از ضابطه
 که مرسل شده هویدا است همه جهت از بعض محال آنجا گرفته تبصره در آورده اند
 و سیادت و نجاست دستگاه مومی الیه را امر فرموده ایم که آن مبلغ حسابی را تحویل
 نموده داخل خزانه عامه سازد بنا بران باید که در ایصال وجه مذکور که تعلقه سرکار
 خالصه شریفه گرفته تعلل و اہمال روا ندارند و در عہدہ شناسند و السلام علی
 من اتبع الهدی -

۱۱۵- از جانب شہزادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبد اللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاه عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ و دومان عز و علاء عضادہ خاندان مجد و اعتلاز بدہ مخلصان صلاح اندیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصصان سعادت کیش بارگاہ معلی مورد لطفات پادشاهی مصد
 آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فرورغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان
 قطب الملک تبوہات بیغایات و تملطفات بے نہایات مستظہر و مستبشر گشتہ
 و معلوم نمایند عنایتہ الاخلاصی کہ مشتمل بود بر آدای مراسم مبارکیاد و تہنیت

ولادت با سعادت تازه نهال بوستان سلطنت طراوت افزای حدیقه غنمت قدسی
 اختر سپهر کامکاری گهر بحر تاجداری که درین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام قدم
 اقبال توأم بعزمه وجود گذاشته سیاحت روزگار را بقدم مبینیت آثار منور سازه
 در صین و نور نشاط و شمول انبساط بغز مطالعده والار سید ظهور صدق عقیدت
 صفای طوبیت آن امارت و ایالت منزلت که با بلغ و جوی از مطاوعه صحیفه مسطور
 هویدا بود موجب مزید ابتهاج خاطر نهرا شود دریا مقاطر گشت و ملتسائے که از
 تقریر خواجه سہیل و ہمر اہان او بتوسط شرف یافتگان بزم حضور پر نور مذکور
 فیض منزل گردید از روی کمال عنایت و عاطفت کہ نسبت بان خلاصہ مخلصان
 خیر اندیش مبذول است بدرجہ قبول موصول شد و بسیادت و بجاہت مرتبت
 میر احمد نشان لازم الاذعان زینت صدور گرفت کہ در تحصیل بقایای پیشکش
 سرکارنا مدار تشدد و ابرام نہ نموده مرتکب ادای کہ سبب کیورت و ملال خاطر
 اخلاص سرشت آن عمدہ دولت خواہان بوده باشند نگردد و علی قلی ملازم سرکار
 بارگاہ سلطانی را کہ برای نگاہ داشتن سپاہ بے روزگار بہ حیدرآباد تعین شدہ
 از استمال و دلا سائے مردم او مانع آمدہ نگذارد کہ پیرامن خلاف فرمودہ
 تواند گشت بر مضمون آنچه بحضرت فضل و مرحمت ببادشاہزادہ جہانیاں و جہان
 شاہزادہ محمد معظم عالم و عالمیان دوین پور خلافت نگارش یافتہ یقین کہ
 اطلاع حاصل نمودہ باشد پوشیدہ نماند کہ اگرچہ احکام مطاعہ کہ متواتر از بارگاہ
 معلیٰ انبفاذ پیوستہ مقتضی آن بود کہ بعد استخلاص قلعہ کلیان کہ بہ نیروی بازوی
 اولیای دولت قاہرہ مفتوح گردیدہ موکب ظفر قرین بصوب کلبر کہ ہر صنت
 فرمودہ آن قلعہ را مسخر سازد و از آنجا را یات نصرت آیات بسمت بیجا پور
 ارتفاع یا بدو بہ توفیقات و تائیدات لم یزلی بانڈک تو جہی کہ مصروف

میگشت این مراتب نوعی که با و بهم در نیابد و افهام بدان نرسد از تو به فعل می آید
 چنانچه فوجی از بندهای که تا دریای بهشت^{۳۳} رفته بودند بحال این روی آب را
 بتصرف در آورده عمل می نمودند و سپاه و رعیت آن طرف طوق بستگی و
 فرمان برداری را آرایش رقبه خویش ساخته نزدیک بود که تمامی آن مملکت
 به آسانی متخلص شود لیکن چون امارت و ایالت مرتبت علی عادل خان و همشیره
 مکرمه محترمه آن محیط مبیط الطاف بے پایان نظر به اخلاص بندگی که آن مرکز
 دایره نیک اختر را بدین درگاه است نموده بمقام پوزش و اعتدال در آمدند
 و عقوبت و زلالت را متمس گردیده عریض محتوی بر اطاعت و انقیاد
 ارسال داشته عاطفت جلی و مرحمت فطری را کار فرموده و نسبت عقیدت و
 ارادت آن محیط بسیط ابهت و ناموری را منظور داشته محاربه را بمصالح قرار دادیم
 و آهنگار بدین مکرمات نمایان و عنایت بے پایان اختصاص بخشیده پر توالتقا
 گرامی از اصلاح کار آن هادیغ نفرمودیم پنداشت که عمده مخلصان حق شناس
 این موهبت کبری و عطیة عظمی را که قرن حال آنها شده از اشار الطاف جلیله که
 در باره او مبذول است تصور نموده به سپاس گذاری آن خواهد پرداخت
 و همشیره محترمه خود را ازین معنی آگاه ساخته شاید سرگرم اظهار مر اتم شکر این
 نعمت غیر مترقب خواهد داشت از آنجا که همگی همت حق طویست و تمامی نیت
 خیر نهمت مصروف انتظام بهام و انجاء مطالب و تأرب آن سلاله اکابر عظام
 است و پیوسته نسایم تو جهات خاص ما نظارت پیرای گلشن امانی و امال
 او خواهد بود باید که همه جهت از اشفاق و اعطاف ما مطمئن و بمرحم الطاف
 والا امیدوار بوده مشرب عقیدت و متبیل اخلاص را بخوی از خس و خاشاک
 ریب و ریای پاک سازد که در هیچ وقتی از اوقات غبار آلوده نگردد و در شاهراه

اتحاد و یکجہتی و یگانگی و یک رنگی ثبات قدم و زریں سر رشته مراعات عہود و موافق را
 کہ وسیلہ ہیمنہ و مال است از دست نہ دہد جماعت مذکورہ را دستور دہ
 شد کہ بدانصوب معاودت نمایند والسلام۔

۱۱۶۔ از جانب شہزادہ اورنگ زیب بہ سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اما جد کرام سلامہ اکرام
 عظام نقاۃ دودمان عز و علاء عطا شدہ خاندان مجدد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
 درگاہ والاخلاصہ مختصان سعادت کیش بارگاہ علیٰ امور الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک
 بغایات علیہ و توجہات سنیہ کہ دربارہ دولت خواہان خیر اندیش و مخلصان
 عقیدت کیش مبذول بودہ و خواہد بود امیدوار گشتہ بدانکہ عنایت الاخلاصی کہ بعد
 وصول کرامت حصول سعادت شمول نشان عاظت عنوان و مرحمت بنیان
 بدرگاہ والا جاہ سلطنت بارگاہ مرسل بود بواسطت واقفان بساط اقبال منظر
 از نظر انور خورشید اثر گذشتہ اطلالع بر مضامین عقیدت تبیین آن بہجت افزائی
 خاطر دریا مقاطر گردید پوشیدہ مانند کہ چون درین ہنگام خجستہ آغاز فرزندہ فرجام
 کہ زمان طلوع نیر عالم افزیز سلطنت و اجلال و اوان سطوع صبح گیتی آرای
 دولت بے زوال است بالہام غیبی و ارشاد لاریبی بہ تنظیم و تنسیق مہمات جہانبانی
 پیشتر از پیشتر مطمح نظر خورشید اثر گردیدہ تمامی ہمت حق طوینت مصروف است
 کہ با جنود تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی عقیدت برکات معاودت در آورده

تبدارک آنچه از رهگذر بعض امور شیخت ظهور یافته به پروازیم تا بخبار آشوبی که در برخی
از ممالک محروسه مرتفع شده باب تیغ آتشبار بندهای نصرت، شکار فرز و نشسته
عرصه مملکت کثیر البسط از حسن و خاشاک فتنه و فساد مصفا گرد و در عایا و برایا که
درین مدت گرد تفرد بر ساحت احوال آنها نشسته در غایت امنیت و رفاهیت
روزگار میگذرانیدند و از آسیب شورش و طغیان در امان باشند و فتوری بنظام
اوضاع خواص و عوام راه نیافته نهال زندگانی اتحاصی و ادانی گلهای نشاط و
کامرانی باز آور و گلزار گیتی طراوت و تازگی از سر گرفته چارچین ملک رشک هشت
شود بنا بران تکیه بر کرم کریم کار ساز نموده فرزند سعادت مند کامگار نامدار عالی مقدار
نوباده بوستان سلطنت کزین ثمره شجره عظمت غره ناصیه عزت و اقبال قره
باصره ابهت و اجلال والا گهر سمو المکان محمد سلطان را با فوج فیروزی امتزاج
غره جمادی الاولی انقلا به بلده فاخره برهان پور رخصت فرمودیم و موبک ظفر لوی
نصرت انتهای نیز در ضمان حفظ و حراست ایند تواناد و از دهم بدالصبوب نهضت
آمده رایات فتح آیات سایه شرف بر آن مرز بوم خواهد انداخت و فرزند ارجمند
بر خوردار گرامی تبار فروغ خاندان شوکت و کامکاری چراغ دودمان دولت و
بختیاری ستوده نصال خجسته شیم سلطان محمد معظم را با امارت و ایالت مرتبت
عمده دولت خواهان شاه بیک خان و جمعیتی شایسته از بندهای فیروزی نشان
تعیین فرمودیم که در دولت آباد بسر برده از ضبط و ربط حدود این ولایت با خبر
باشند آن سلاله اکرام عظام که اساس اخلاص و عقیدت را بگوناگون عهد و
میثاق مشید ساخته قواعد یک رنگی را با نواع روابط و استحکام داده و پیوسته مشمول
صنوف الطاف و اعطای پیشگاه والا بوده باقسام عواطف و مراحم اختصاص
تفقدات و تملقات بی اندازه ما را در نظر عاقبت بین داشته پیش از پیش

به اظهار مراسم وفاق و اتفاق به پردازد و سلوک را بهیچى قرار دهد که جوهر حق شناسی
 و سپاس گذاری او بر عالمیان ظاهر گشته زبان ما به تحسین و آفرین گویا شود و نیاز
 صدق پیمای بنظر آورده اسباب و فور کامیابی و کامروائی آن محیط بسیط است و
 ناموری بهتر از آنچه بر تصور در آید آماده و همیا گردد و نخل آملی ایشان از سحاب
 مکرمت و انضال بیدریغ سرسبزی یافته نظارت تازه پذیرد و از آنجا که خاطر
 عاطر عطوفت ماثر زیاده از سابق با نخاح حاجات و بذل ملتمسات او متوجه است
 بدستور معهود و سیادت و نجابت منزلت میر نصیح را که طرز خدمت او سخن افتاده
 برسم حجاب در رکاب فیروزی انتساب تعین نموده فضایل و کمالات اکتساب
 ملا فرج الله را بخدمت فرزند عزیز دولت آباد باز دارد و تمام مومى الیه مطالب
 و مآربى که روی دهد بسمع آن نوباده حدیقه سلطنت برساند و آن تازه نهال
 بوستان اقبال بحضور فایز النور معروض داشته جواب با صواب حاصل می نموده
 باشد یقین که قدر عنایات و تفضلات را فراموش نکرده و قرب و بُعد را یکسان
 انگاشته اصلا از جاده اطاعت و انقیاد انحراف جائز نخواهد داشت و همگی
 جدو جهد مصروف آن خواهد گشت که حدود مملکت کرنا تک که از انتقال میر جمده
 به سرکار نامدار متعلق شده از تعرض مفسدان و بینا کان مصئون بوده انتظام بهام
 آن ولایت در ایام غیبت موکب منصور پیش از زمان حضور موفور السمر و از قوه
 بفعل آید و گرد اختلال بردامن احوال سکینه و رعیت آنجا نشیند چون درین
 وقت بمقتضای فرط شفقت و عاطفت می خواهیم که از هیچ ممر غبار و وحشت و
 کهورت پیرامن سر اچه باطن آن قطب سیماى شوکت و ابهت نگردیده موجب
 توزع و تشتت خاطر بمن جمیع الجہات بر طرف شود و آئین سلوک حجاب پیشین که
 بموجب یر لینگ و الالبه تقریب تحصیل مطالبات سرکار خالصه شریفه تشدد است

بیمه می نمودند مرضی طبع مبارک نبود بنا بر این سزاوار محنت و عاطفت شائسته
 لطف و مکرمت مخلص محتمد عبدالمعبود را که قبل ازین در حین حجابت آنجا اورا
 از حسن خود راضی داشته بود بدان خدمت تعیین نموده در باب استرضای
 آن مرکز دایره نیک اختر ی بمشار الیه تاکید بلیغ فرمودیم و از روی رافت و
 مرحمت بعضی تبرکات مصحوب او ارسال داشتیم صورت مجرائی گردیدن و جوی
 که در جمله در یک کرور روپیه پیشکش محسوب نشده بود از تقریر معتمد مومی الیه
 هویدا خواهد گشت تتمه را با بقایای پیشکش مقرری بقانون قدیم سامان نموده
 بخزانة عامرہ دولت آباد میرسانیده باشد و در سرانجام انوری که متعلق به سرکار گردون
 مدار است مساعی جمیلہ بظہور آورد انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شعثہ تائیدات
 ایزد متعالی که هموان شامل حال نیازمندان حضرت اوست جل شانہ بروجات
 احوال اولیای این دولت ابد اتصال پر تواند اخته چهره افروز شاہ مرد مخلصان
 و خیر اندیشان و مخرمن سوز منافقان و معاندان خواهد گشت و آنچه مرکز خاطر
 دریا مقاطر و متضمن صلاح حال کافہ بر ایاست از ممکن غنیت بمنصہ شہود جبکہ
 نموده طراوت افزای حدیقہ روزگار و آرایش صفحات لیل و نہار خواهد شد و دولت
 خواہان صادق الاخلاص فراخور نیکی خدمتی از مواید مکارم بہرہ مند گردیدہ جمال
 عرایس متمنیات را در لباس حصول مشاہدہ خواهند نمود و کوتہ اندیشان بے عاقبت
 بجزای کردار ناہنجار خویش گرفتار آمدہ با جہان جہان حسرت و ندامت منکوب
 و مخدول خواهند شد تو بہات بلا نہایات را کافل آمال خود تصور نماید۔



۱۱۷- از جانب اوزنگ زیب عالمگیر بادشاه به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
 عظام نقادہ دودمان عز و علا عفاہہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصبیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک
 بنایات متکاثرہ و تالطفات متواترہ مستبشر گشتہ بدانکہ چون درین هنگام سعادت
 فرجام آفتاب سلطنت و اقبال از مطلع تائیدات ایزد متعال عمت الاولوہ طلوع
 نمودہ عرصہ جهان را منور ساختہ و صبح عظمت و اجلال از افق مکرمت و افضل
 منعم دائم النوال دمیدہ تباشر آن ساحت زمان را نور بخشیدہ و از میامن توفیقاً
 ازلی کہ پیوستہ شامل حال سعادت اشتغال بندہ ای نیکو مال است بعد ہفت
 رایات فیروزی آیات از مملکت دکن و عبور موکب ظفر قرین از دریائے زبدہ کہ
 اسعد ساعات اتفاق افتادہ بعد فتوحات تازہ نصرت ہائے بی اندازہ کہ سامعہ
 افروز عالمیان شدہ طنطنہ آن گوش دور و نزدیک بازماندہ و شرح شطری از ان
 مواہب بیکران چیز حصہ بیان بیرون و از حوصلہ زبان قلم و قلم زبان افزون است
 نصیب روزگار فرخندہ آثار ما گردیدہ اعدائے دین و دولت مخدول و مقسہور
 و ملازمان بارگاہ والا منظر و منصور شدہ اند و بادشاہ ہزار دہ بے شکوہ کہ بالشکری
 انبوه در ہفت کردہ ہی مقرر خلافت اکبر آباد از کمال تعصب و عناد در برابر جنود
 اقبال قدم در میدان محاربہ و جدال نہادہ سنگ راہ مقصود گشتہ بود پس از تردد
 و تلاش بسیار مثل رسم خان و راوستر سال ^{۱۲۱۹} دیگر سمران و سرداران را با قریب

ده هزار سوار بکشتن داده روی ادبار بود ادنی ناکامی و فرار آورده بحالی که بحیل
 آن نمی بود بصوب پنجاب شتافته و قلعه اکبر آباد تصرف اولیای دولت قاهره
 درآمده اعلحضرت خلافت منزلت سلیمان مرتبت ظل سبحانی از روی عاطفت و
 قدردانی زمام مهام فرمازولے و جهان نیانی به قبضه اختیار دیدار ماسپرده اند و
 عرصه وسعت آباد هندوستان از خض و خاشاک وجود مخالفان و معاندان مصفا و
 پاک شده جهان بکام دولت خوابان و مخلصان است وقت آن رسیده که بهمت
 کشور کشای گیتی آرای و بسط مواید مرحمت و احسان و انظار آثار سطوت و قهر
 مان پیر دازد و غلغله بنده پروری و مخلص نوازی از گنبد گردون گذشته صیت
 عدو سوزی و دشمن گدازی شش جهت عالم را فرو گیرد بنا بران حکم آفتاب شعاع
 خورشید التماع شرف صدور می یابد که آن خلاصه خیر اندیشان و انی عقیدت بدین
 مژده مسرت افزا و نوید بهجت پیر ابواب نشاط و انبساط بر روی روزگار خویش
 مفتوح داشته بادای سپاس آلائی بیقیاس ایندی قیام نماید و خاطر اخلاص مانثر
 را بهمه جهت مطمئن ساخته تفقدات و تلطفات بیدریغ ماکه از قدیم درباره آن
 مورد الطاف بکیران مبذول است امیدوار تر باشد که انشاء الله تعالی پیش از پیش
 اشفاق و اعطاف بے پایان اختصاص یافته بر حسب خواهش کامیاب متمنیات
 خواهد شد باید که بخلاف ماضی لوح باطن را از نقوش ریب و ریافروشته در
 طرق خدمتگاری و نیکو بندگی سلوک را به بنجی قرار دهد که روز بروز نتایج صدق
 نیت و صفائی طویر آن امارت و ایالت مرتبت به منصه ظهور آورده مورد تحسین
 و آفرین گردد و در تشید مبانی عهد و میثاق و استحکام قواعد کیرنگی و وفاق کوشیده
 همگی سعی و جهد مصروف آن سازد که زنگ نخلت بر جبین عقیدت آن نقاده
 دودمان ایست نه نشنید و طراوت اخلاص و ارادت زنگ که در دست پذیرد و از دم

سر دی کوتہ اندیشان تیرہ رای بہ بہار آمانی و آمال آن عضادہ خاندان مجدد و اعتلا
آفت خزان نہ بیند و پاس مراتب داشتہ در ہیج حال از حد خود قدم فراتر نہ نهند تا از
باز خواست گذشتہ پیرامن بودہ مشمول الفراع لطف و مرحمت شود و از نہال
انفعال گل حسرت و ندامت بچینند و در سر انجام وصول وجہہ پیشکش مقرر ی و تتمہ
پیشکش سابق پیش ازین مداہنہ نہ نمودہ در عمدہ شناسند۔

۱۱۸۔ از جانب اوزنگ نیب عالمگیر بادشاہ بہ عبد اللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلامہ اکرام
عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجدد و اعتلا زبدہ نخلصان صلاح اندیش
در گاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلی امور و الطاف بادشاہی مصدر
آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروع ناصبیہ دولت و رفعت سزاوار
عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک
بعنائیت پیشگاہ خلافت امتیاز یافتہ بداند عرضداشت آن زبدۃ الاماجد کہ بی ورود
مسعود فرمان واجب الاذعان مصحوب شجاعت شعار محمد صالح ملازم سرکار گرد و نمدار
بدر گاہ سلاطین پناہ ارسال داشتہ بود و دہ صینی کہ موکب کہیمان نور د کشور کشائے
از تیمہ و تادیب بادشاہزادہ محمد شجاع کہ قدر عافیت نہ دانستہ از روئے حسد و حق
ناشناسی ارادہائی دور از کار نمودہ و با غوای کوتہ اندیشان بخیر و قدم از حد خود فراتر
گذاشتہ در مقام ہیج غبار شورش و فساد بود و قریب سی ہزار سوار از مردم بیروزگار
نراہم آوردہ اسباب جدال و قتال را آمادہ گردانیدہ نرسستیز و پیکار داشت بعنوانی
کہ شنیدہ باشد پرداختہ و از کار بے شکوہ ادبار چروہ بز کہ با جہان جہان حسرت و

و ناکامی از لاهور بصوب همته آواره گشته و به هزار فلاحت نیم جانی از افواج
 ظفر امواج بدر برده از ولایت گجرات^{۲۳۲} سر بر آورده بود و به استنظار زرری که از خوانه
 لاهور و گجرات بدست آورده حشری انبوه جمع نموده در دارالخیر^{۲۳۳} انجیر پائی^{۲۳۴} جهالت
 افشوده بسوادای خام مقابله و صف آرای می بخت و آخر الامر جمعی کثیر را طعمه
 تیغ بیدریغ غازیان نصرت قران ساخته بحالی که راندهای درگاه الهی را در خور
 و سزا باشده به تمامی مال و منال و اهل و عیال و سپاه نکبت مال خود را گذاشته
 مرحله پیمای بادیه ناکامی و تیره سرانجامی گردیده بغنایت ایند منان فراغ یافته
 قرن گوناگون فتوحات تازه و نصرت های بے اندازه متوجه دارالخلافه^{۲۳۵} شاه جهان^{۲۳۶} باد
 بود رسیده بواسطت ایستاده های پایه سریر سلطنت مصیر از نظر انور اطره گذشت
 و مطالب معروضه پیرا به وضوع گرفت حکم جهان مطاع خورشید شعاع غر نفاذ
 می یابد که اگر چه از وفور سفا هست و نادانی دولت خواهان آن شوکت و مکنت
 دستگاه که هر آئینه تدابیر صائبه و مساعی جمیله آنها منتج خانه خرابی اوست بعید
 نمی نماید که مقدمه کشنیا را که ثروت انسلک در زمره بندهای درگاه آسمان جا به
 یافته بخدمات بادشاهی قیام می نمود صورتی ملایم بخشیده از باز خواست جرات
 و جبارت ایمن باشند لیکن از مال اندیشی و عاقبت بینی آن امارت و ایالت
 مرتبت بسیار عجیب و غریب است که این قسم و چهی ناموجه را معروض جناب
 معالی ساخته بر کاکت آن پی نبرد و با آنکه مکر را با و فرموده ایم که هوای ولایت
 کرنا تک متعلقه سیادت و نجابت دستگاه امارت و ایالت پناه زبده امرای
 عالیشان قدوه و فزاین بلند مکان مورد مرام بیکران معظم خان را که داخل مالک
 محروسه است از سر بدر کرده به هیچ تاویل پیرامن نه گردد اصلاً از خواب غفلت
 و غرور بیدار نشده از اصرار در فرمان برداری اجتناب نورزد و فاضلت آن را

به نظر در نیاورده معاذیر نادیده می‌ستسک نشود و در توسعه تعلل و ایهال که جز خسران
دوبال ثمره ندارد کوشیده مذکور عهد و پیمان که توفیق ابقای یک شرط آن چندین شرائط
آن نیافته میان آورد این مقدار بدانند که او در برابر کدام حسن خدمت و نیکو بندگی
شایسته چنین عنایتی تواند شد چون آن ولایت به مقتضای فرط عاطفت و مرحمت
بانعام خان مومی الیه مقرر شده از تذویر و تلبیس کسی تغیر پذیر نخواهد بود و هر گونه جدو جهد
که آن سلاطه الاکارم درین باب بکار برد عیبت و بے فائده است بنابراین باید که چنانچه
در حضور ملازم درگاه سپهر بارگاه قرار داده و از عرضداشت معتقد قابل الاحسان عبدالمعبود
بسامع جاه جلالت رسیده بی توقف جمیعت خود را از آن طرف بطلب و قلاع و محالی
که انتزاع نموده بآئین پیشین برگماشته های خان مومی الیه که بحر است و ضبط
آن می پردازند سپرده پیش ازین در صدد سرانجام اسباب دشمن گامی خویش
نماشند و الا چون به توفیقات ازلی و تائیدات لم یزلی عساکر منصوره را از مهمات
جهان بانی و گیتی ستانی بوجهی که شاید فراغ حاصل شده ساحت وسعت آباد بندستان
از خس و خاشاک معاندان دین و دولت مصفا گردیده و همام ملک و ملت به انتظام
آمده انشاء الله تعالی پس از انقضای ایام برشکال خانزبور معظم جنود اقبال
دستوری خواهد یافت که روی قهر و تسلط بآن مرز بوم نهاده جزای کفران نعمت
و پاداش پندار و نخت در کنار روزگار او گذارد و دود از نهاد منافقان کوه اندیش
بر آورده گلگنده را با ولایت کرنا تک بجوزه و تصرف در آورده اگر زور دولت رو بسر
نیامده باشد یقین که گردن از اطاعت نه چیمپ ره بموجب حکم اقدس اعلیٰ عمل
خواهد نمود و بر تقدیری که معکام استیصال او رسیده عنقریب عرصه سهام حوادث
و نواب گردیده کاخ عزت خود را با خاک مذلت یکسان و بنیان شوکت خویش را
از صدمات عساکر قاهره ویران خواهد دید چشم بصیرت از مشاهده جمال بهبود حال

و مال نبوشیده هر چه می کند فهمیده کند تا گرفتار دام ادبار نگذشته انگشت ندانست
به دندان حسرت نگزد و بالمره دست از ملک و مال شسته از در نیاید -

۱۱۹. از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاه به سلطان عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ دودمان عز و علا عفاہ خاندان مجد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
درگاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلی مورد الطاف بادشاہی
مصدر آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت
ستر و ارجو اطفت بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک
المنان قطب الملک بغایات پیشگاہ خلافت مستبشر گشتہ بدانند کہ در نیو لازم عرض
منہیان راستی نشان بمسامع حقایق مجامع والار سید کہ آن عمده اماجد کرام
با وجود اطلاع بر کیفیت اوامر و احکام کہ کمرہ بعد از خری در باب عدم تعرض بولایت
کرنا تمک متعلقہ سیادت و نجابت پناه امارت و ایالت دستگاہ خلاصہ خاندان
مصطفوی نقادہ دودمان مرقضوی مورد مرام بیکران ہبوط مکارم بی پایان منظم خان
کہ داخل ممالک محروسہ بادشاہی شدہ بمبالغہ تمام از بارگاہ اقبال مقام سپہر
احتشام صادر گردیدہ بود بطریق کوتہ اندیشی سپردہ جمعیت خود را بد آن طرف فرستادہ
قلعہ کنڈی کوتہ و سد ہوت را بہ تصرف در آورده و غبار شورش در آن حدود
برانگیختہ قواعد آن مملکت را امتزالی ساختہ حکم جہان مطلع خورشید شمع شرف
نفاذ می یابد کہ از عاقبت بینی و مال اندیشی آن شوکت و ابہت مرتبت بسیار
مستبعد نمود کہ گوش نصیحت نبوش بمضامین ہدایت مناشیر قصدا تاثیر ننیداختہ

مرکب امری گرد که تدارک آن از حیز قدرت اشغال او بیرون و تبعات آن از
حیط شرح و بیان افزون باشد و دیده خرد و صواب غار اسیل اغراض فاسد
تیره ساخته از سلوک بشا هراه فلح و صلح تقاعد ورزد و حقوق چندین الطاف
و اعطاف مارا بر طاق نیان گذاشته بدین مشابیه در اظهار خبث باطن بکوشد
پرده غفلت مباد چشم بند هیچکس = با بجمله چون درین هنگام نجسته آغاز فرخنده
انجام که به محض فضل ایزد متعال و منعم دایم النوال طلوع نموده سر ریخلافت و جهان
بانی را از جلوس عالم آرای ما پایه رفعت از مدارج آسمانی گذشته و افسر سعادت
و گیتی ستانی بعز و فرق فرقد سائی ما از کیوان برتری بسته خان مشار الیه که روزی
چند بنا بر صلحت و خطائے که در اجتهاد نموده ترک رفاقت رکاب نصرت نصاب
کرده بود در قلعه دولت آباد بسر می برد بمقتضائی قدر دانی از ان حجاب برآورده
با نواع تفضلات اختصاص بخشیده منصب والای هفت هزاری ذات و
هفت هزار سوار و صوبه داری خاندیس^{۲۳۳} سرافراز و ممتاز ساخته آنچه از اموال
مومی الیه بهمیه جهت در سر کار جهاندار ضبط شده بود با و عطا فرموده و عنایت
ولایت کزنا تک مزبور را ضمیمه سایر تملکات نمایان گردیده بدستور سابق
به صیغه انعام با و مرحمت نموده ایم باید که آن زبده الاما جد بر این معنی آگهی یافته
از گران خواب غفلت پندار بیدار شود و دست از ترتیب اسباب و اموال
و نکال خویش کو تاه و کوشیده داشته بذریعہ ندامت در تلافی و تدارک نافات
مساعی مو فوره به ظهور آورد و به هیچ تاویل انحراف از جاده اطاعت و فرمان برداری
جایزه نداشته به مجرد ورود مسعود این منشور لایع النور قلاع و محالی که انتمزاع
نموده باین پیشین به گماشته هائی خان مذکور که بحر است و ضبط آن می بردند
سپرده مردم خود را از آن ولایت به طلبید و نگذارند که پیش ازین غبار خرابی بر آن

مرز بوم بلند شود و از آنجا که بموجب حکم والاژاک چوکی خان مسطور بآئین قدیم از حیدرآباد
 تا کرنا تک مقرر گردیده آن مرکز دائره شوکت و ابهت اندیشه مزاحمت بحال جماعه
 نه نموده راضی نشود که فتوری به انتظام آن امر راه تواند یافت در انتقال احکام مطاعه
 درنگ و اہمال را سبب نفقت و زوال انگاشته پیرامن نہ گردد و از دشمنیکامی
 و بدسرنجامی پر حذر بوده خود عرصه مہام حوادث و نواہب نہ سازد و الا چون عفو
 و اغماض را بحال نماندہ عنقریب نقد پاداش آنچه درین مدت از وسرزدہ بہ خلق عظیم
 پر توالتفات بہر بازخواست آن نیفتادہ در کنار روزگار خویش دیدہ گرفتار صدمات
 عساکر فیروز آثار خواہد گشت درین باب ازین قدغن و مبالغہ نہ طلبد و چشم بصیرت
 از بہبود حال و مال نہ پیشیدہ از سطوت بادشاہی کہ نمونہ قہر الہی الین نہ باشد۔

۱۲۰۔ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بہ سلطان عبداللہ قطبشاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اما جد کرام سلالہ اکام
 عظام نقادہ دو دمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلح اندیش
 درگاہ والا خلاصہ مختصصان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان
 قطب الملک بجلائل عنایات بادشاہی مستبشر و مباہی گشتہ بدانند کہ برہو شمنان
 دانش آہنگ و دیدہ و ران عالی فرہنگ ظاہر و ہوید است کہ حکمت بالغہ قادر
 حکیم تقدست السماوہ و ارادت کاملہ مالک الملک قدیم جل کبریادہ چنین
 اقتضا فرمودہ کہ انتظام سلسلہ ایجاد و نظام کارگاہ کون و فساد و تنسیق احوال

عباد و تنظیم اوضاع بلاد و تشیید مبانی ملک و ملت و تاسیس قواعد دین و دولت و برانجام
 اسباب معاش و معاد جهانیان و ترتیب لوازم معیشت عالمیان بوجود فیاض الجود
 بادشاهان دین پرور و آلاشکوه و سلاطین دادگر معدلت پرده که بمقتضای کرمیه
 و لقد کرمنا بنی آدم فرق عزت شان بتاج کرامت و جعلنا که خلایفه
 فی الارض آراستگی یافته باوج سعادت رسیده بودای آیت وانی هدایت
 اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم امثال او امر ایشان
 تابعی اطاعت خدای بیهمتاد رسول محبتی است علیه من الصلوة اما منوط و مر بوط
 باشد و سنت ایند خیر الذی بیدار الملک و هو علی کل شیء قدیر
 بران جاری شده و لن تجد الله متبدیلا که در هر عصری از اعصار یکی از نظر
 یا فتمائی درگاه احدیت و برگزیدهای بارگاه احدیت که از مبادی فطرت توفیق
 تهذیب مکارم اخلاق و تکمیل محاسن صفات و تحصیل شرافت کمالات یافته از نشاء
 کمال جامعیت که مناط استحقاق فرمانروائی و نهال آمال او از چشمه سار رحمت
 الهی سرسبز و شاداب بوده نخل دولتش در گلشن عدالت سر بر کشد و لمعات تیغ
 همتش زنگ زدائی ظلمت کفر و ایجاد آینه رشحات سبحان مکرمتش افسردگی
 حدائق بی آب و رنگ روزگار را طراوت و نضارت بخشد و از فیض معدلتش
 چارچمن ملک رشک بهشت بشود و بدست یاری سپاهش خارب بن فتنه و
 آشوب از بیخ و بن برکنده آید زینت افزای انجمن هستی گردیده متکفل این کار
 و تحمل این بار تن در دهد و بتائید ملک علام زمام مهام انام بقبضه اختیار خویش در آورده
 طبقات اسم و طوایف بنی آدم را که و دایع بدایع آنحضرت اند در همادامن و عافیت
 سپرد و در بوسط بساط معدلت پرداخته باضعفا و زیرستان طریق شفقت و
 رافت مسلوک وارد و اقویا و ستم پیشکان را بسر پنجه قهر و سطوت بر خاک

مدست انداخته بنیان جور و عدوان براندازد و در اعلام دین متین و احیای
 مراسم شرع بمبین افضل المرسلین علیه و علی آله و اصحابه افضل تحیات الاولین و آخرین
 کمر اجتهاد بر میان جان بسته از جوئیبار شمشیر آبدار لوث وجود مستعدان بد فرجام را
 از ساحت اسلام فرو شوید و الک فضل الله یوتیه من یشاء -

(بیت)

درین نوبت که یزدان پرستی	زندمر کس نبوت کو کس هستی
کر از کردون نکر دو نور مه کم	نما بد خور ازین فیروزه طارم
زستان از چمن بارار نه بندد	ز تا شیر بهار ان گل نخندد

تفصیل این اجمال و تبیین این مقال آنکه چون بحکم سوابق عنایت ازلی استعداد این
 کرامت کبری و شایستگی این رتبه عظمی و درجه علیا در طینت حق پرست و آلا و ولایت
 نهاده قدرت ایزد تعالی بود چنانچه از آغاز سطوح صبح شوکت و بختیاری انوار کیتی
 ستانی از ناصیه احوال سعادت اشتغال متیافته در وایج جهان بینی از عنفوان عظمت
 و کامکاری بمشام ادراک عارفان نفس و آفاق میرسید و از ابتدائی سن رشید
 و تیز شناخت هر چیز تا این آوان مهمیت قرین که پائے شهو و وسوسین بر حله اربعین
 قدم گذاشته همواره همت کردون همت و ترویج مآثر شریعت غرآ و تنفیذ احکام ملت
 بیضاد و ضوابط رعایت نصفت و عدالت و محو آثار بدعت و ضلالت و ترقیه قاطبه
 رعایا و عامه برای مصروف میکشت و زمانی که افلاک در چندی ادوار انتظار ظهور آن
 میبردند و دوری که انجم بچندین قرانات فرصت وقوع آن می جستند در رسیده آفتاب
 عالم تاب اقبال از مطلع افضال دادار ییها ل طالع گردید و نیر جاده و جلال از افق
 مراحم قادر متعال ارتقاع یافته عرصه کیتی را نور انکین ساخت و نسایم تاسیفات
 بی غایات از جهت الطاف قاضی الحاجات بر ریاض مهمنیات و زریده فتوحات

سردی کو تہ اندیشاں تیرہ رای بہ بہار آمانی و آمال آن عضادہ خاندان مجدد و اعتلا
آفت خزان نہ بیند و پاس مراتب داشتہ دریغ حال از حد خود قدم فراتر نہ ہند تا از
باز خواست گذشتہ پیرامن بودہ مشمول انواع لطف و مرحمت شود و از ہمال
انفعال بگل حسرت و ندامت نچیند و در سر انجام وصول وجہ پیشکش مقرر و تتمہ
پیشکش سابق پیش ازین مدامہ نہ نمودہ در عمدہ شناسند۔

۱۱۸۔ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بہ عبداللہ قطب شاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اماجد کرام سلالہ اکرام
عظام نقادہ دودمان عز و علا عضادہ خاندان مجدد و اعتلا زبدہ مخلصان صلاح اندیش
درگاہ والا خلاصہ مختصصان سعادت کیش بارگاہ معلی امور الطاف بادشاہی مصدر
آداب خیر خواہی جوہر مراتب صفات صفوت فروع ناصیہ دولت و رفعت سزاوار
عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بمواہب الملک المنان قطب الملک
بعنائیت پیشگاہ خلافت امتیاز یافتہ بداند عرضداشت آن زبدۃ الاماجد کہ بعد ورود
سعود فرمان واجب الماذعان مصحوب شجاعت شمار محمد مصباح ملازم سرکار گرد و نمدار
بدرگاہ سلاطین پناہ ارسال داشتہ بودہ دینی کہ موکب کیماں نور دکشور کشائے
ز تبہ و تادیب بادشاہ ہزادہ محمد شجاع کہ قدر عافیت نہ دانستہ از روئے حسد و حق
شناسی ارادہائی دور از کار نمودہ و با غوای کوتاہ اندیشاں بخیر و قدم از حد خود فراتر
نذاشتہ در مقام تہیج غبار شورش و فساد بود و قریب سی ہزار سوار از مردم بیوزگار
فراہم آوردہ اسباب جدال و قتال را آمادہ گردانیدہ سرستیز و پیکار داشت بعنوانی
کہ شنیدہ باشد پرداختہ و از کار بے شکوہ ادبار خروہ بزکہ با جہان جہان حسرت و

و ناکامی از لاهور بصوب هتمه آید گشته و به هزار فلاکت نیم جانی از انواع
 ظفر امواج بدر برده از ولایت گجرات^{۲۳۲} سر بر آورده بود و به استظهار زری که از خزانه
 لاهور و گجرات بدست آورده حشری انبوه جمع نموده در دارالخیر انجمیر پای^{۲۳۳} بجهالت
 افشرده بسوادای خام مقابله و صف آرای می بخت و آخر الامر جمعی کثیر را طعمه
 تیغ بیدریغ غازیان نصرت قران ساخته بحالی که راندهای درگاه الهی را در خور
 و سزا باشد به تمامی مال و منال و اهل و عیال و سپاه نکبت مال خود را گذاشته
 مرحله پیمای بادیه ناکامی و تیره سرانجامی گردید بغنایت این دمنان فراغ یافته
 قرن گوناگون فتوحات تازه و نصرت های بے اندازه متوجه دارالخلافه شاه جهان^{۲۳۴} باد
 بود رسیده بواسطت ایستاده های پایه سرریسلطنت مصیر از نظر انور اطره گذشت
 و مطالب معروضه پیرا به وضوح گرفت حکم جهان مطاع خورشید شعاع غر نفاذ
 می یابد که اگر چه از وفور سفا هست و نادانی دولت خواهان آن شوکت و مکنت
 دستگاه که هر آئینه تدابیر صائبه و مساعی جمیله آنها منتج خانه خرابی اوست بعید
 نمی نماید که مقدمه کشتن پیرا که ثروت انسلک در زمره بندهای درگاه آسمان جا
 یافته بخدمات بادشاهی قیام می نمود صورتی ملایم بخشیده از باز خواست جرات
 و جبارت ایمن باشند لیکن از مال اندیشی و عاقبت بینی آن امارت و ایالت
 مرتبت بسیار عجیب و غریب است که این قسم وجهی ناموجه را معروض جناب
 معالی ساخته بر کاکت آن پی نبرد و با آنکه مکر را با و فرموده ایم که هوای ولایت
 کرنا تک متعلقه سیادت و نجابت دستگاه امارت و ایالت پناه زبده امرای
 عالیشان تدوئه فرمایند بلند مکان مورد مراحم بیکران معظم خان را که داخل مالک
 محروسه است از سر بدر کرده به هیچ تاویل پیرامن نه گردد و اصلاً از خواب غفلت
 و غرور بیدار نشده از اصرار در فرمان برداری اجتناب نورزد و فاضلت آن را

به نظر در نیاورده بمعاذیر نادپذیرست مسک نشود و در توسعه تعلل و ایهال که جز خسران
و وبال ثمره ندارد کوشیده مذکور عهد و پیمان که توفیق ابقای یک شرط آنه چندین شرائط
آن نیافته بمیان آورد این مقدار بدانند که او در برابر کدام حسن خدمت و نیکو بندگی
شایسته چنین عنایتی تواند شد چون آن ولایت به مقتضای فرط عاطفت و مرحمت
بانعام خان مومی الیه مقرر شده از تذویر و تبلیس کسی تغیر پذیر نخواهد بود و هرگونه جد و جهد
که آن سلاطه الاکارم درین باب بکار برد عیبت و بے فائده است بنابراین باید که چنانچه
در حضور ملازم درگاه سپهر بارگاه قرار داده و از عرضداشت معتقد قابل الاحسان عبدالمعبود
بساح جاه طلال رسیده بی توقف جمیعت خود را از آن طرف بطلبه و قلع و محالی
که انتزاع نموده باین پیشین به گماشته های خان مومی الیه که بحر است و ضبط
آن می پردازند سپرده پیش ازین در صندوق و سرانجام اسباب دشمن گامی خویش
نباشند و الا چون به توفیقات ازلی و تائیدات لم یزلی عساکر منصوره را از بهات
جهان بانی و گیتی ستانی بوجهی که شاید فراغ حاصل شده ساحت وسعت آبادیندستان
از خس و خاشاک معاندان دین و دولت مصفا گردیده و همام ملک و ملت به اختتام
آمده انشاء الله تعالی پس از انقضای ایام برشکال خانم زبور معظم جنود اقبال
دستوری خواهد یافت که روی قهر و تسلط بآن مرز بوم نهاده جزای کفران نعمت
و پاداش پندار و نخوت در کنار روزگار او گذارد و دود از نهاد منافقان کوتاه اندیش
بر آورده گلگنده را با ولایت کرنا تمک بجوزه و تصرف در آورد اگر زور دولت رو بسر
نیامده باشد یقین که گردن از اطاعت نه چپیده بموجب حکم اقدس اعلی عمل
خواهد نمود و بر تقدیری که بهکام استیصال او رسیده عنقریب عرصه سهام حوادث
و نوایب گردیده کاخ عزت خود را با خاک مذلت یکسان و بنیان شوکت خویش را
از صدمات عساکر قاهره ویران خواهد دید چشم بصیرت از مشاهده جمال بهبود حال

و مال نیوشیده هر چه می کند فهمیده کند تا گرفتار دام ارباب رنگزشته انگشت نما
به دندان حسرت نگزد و بالمره دست از ملک و مال شسته از در نیاید -

۱۱۹- از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاه به سلطان عبداللہ قطبشاه

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه عمده اماجد کرام سلاله اکو
عظام نقاده دودمان عز و علا عفا ده خاندان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلاح اندیشه
درگاه والا خلاصه مختصصان سعادت کیش بارگاه معلی مورد الطاف بادشاه
مصدر آداب خیرخواهی جوهر مرات صفا و صفوت فردغ ناصیه دولت و رفه
ستر و اعراض بیکران شایسته اشفاق بے پایان المنقصر بمواهب الملک
المنان قطب الملک بنمایات پیشگاه خلافت مستبشر گشته بدانند که در بنو الازعر
منهیان راستی نشان بمسامع حقایق مجامع والارسیده که آن عمده اماجد کرام
با وجود اطلاع بر کیفیت او امر و احکام که کمره بعد اخری در باب عدم تعرض بولای
کرناتک متعلقه سیادت و نجابت پناه امارت و ایالت دستگاه خلاصه خاندان
مصطفوی نقاده دودمان مرتضوی مورد مرام بیکران هبوط مکارم بی پایان غمنا
که داخل ممالک محروسه بادشاهی شده بمبالغه تمام از بارگاه اقبال مقام سپهر
احتشام صادر گردیده بود بطریق کوته اندیشی سپرده جمعیت خود را بد آن طرف فرستاد
تلمذ کنده کوته و سده موت را به تصرف در آورده و غبار شورش در آن حدود
بر انگیخته قواعد آن مملکت را امتزاج ساخته حکم جهان مطلع خورشید شعاع شرف
نفاذ می یابد که از عاقبت بینی و مال اندیشی آن شوکت و ابهت مرتب لب
مستبعد نمود که گوش نصیحت نبوش بمضامین هدایت مناشیر قصصا تا شیر نیندا خ

مرتکب امری گردد که تدارک آن از حیز قدرت امثال او بیرون و تبعات آن از
 حیث شرح و بیان افزون باشد و دیده خرد و صواب غار اسیل اغراض فاسد
 تیره ساخته از سلوک بشا هراه فلح و صلح تقاعد ورزد و حقوق چندین الطاف
 و اعطاف مارا بر طاق نیان گذاشته بدین مشابه در اظهار خبث باطن بگوشد
 پرده غفلت مباد چشم بند هیچکس = با بجمله چون درین هنگام خجسته آغاز فرخنده
 انجام که به محض فضل ایزد متعال و نعم دایم النوال طلوع نموده سریر خلافت و جهان
 بانی را از جلوس عالم آرای مایه رفعت از مدارج آسمانی گذشته و افسر سعادت
 و گیتی ستانی بعز و رفعت فرقد سائی ما از کیوان برتری بسته خان مشارالیه که روزی
 چند بنا بر مصلحت و خطائی که در اجتهاد نموده ترک رفاقت رکاب نصرت نصاب
 کرده بود در قلعه دولت آباد بسر می برد بمقتضائی قدر دانی ازان حجاب برآورده
 با انواع تفضلات اختصاص بخشیده منصب والای هفت هزاری ذات و
 هفت هزار سوار و صوبه داری خاندیش سرافراز و ممتاز ساخته آنچه از اموال
 عمومی الیه بهممه جهت در سرکار جهاندار ضبط شده بود باو عطا فرموده و عنایت
 ولایت کرناٹک مزبور را ضمیمه سایر تملکات نمایان گردیده بدستور سابق
 به صیغه انعام باو مرحمت نموده ایم باید که آن زبده الاما جد بر این معنی آگهی یافته
 از گران خواب غفلت پندار بیدار شود و دست از ترتیب اسباب و اموال
 و نکال خویش کوتاه و کوشیده داشته بذریعہ ندامت در تلافی و تدارک ثبات
 مساعی موفور به ظهور آورد و به هیچ تاویل انحراف از جاده اطاعت و فرمان برداری
 جایز نداشته به مجرد ورود مسعود این مشور لایع النور قلاع و محالی که انتزاع
 نموده بآیین پیشین به گماشته های خان مذکور که بحر است و ضبط آن می برد منتقد
 سپرده مردم خود را از آن ولایت به طلبید و نگذارد که پیش ازین غبار خرابی در آن

مرز بوم بلند شود و از آنجا که بموجب حکم والاژاک چوکی خان مسطور بآئین قدیم از حیدرآباد
 تارکاناتک مقرر گردیده آن مرکز دایره شوکت و ابهت اندیشه مزاحمت بحال جماعه
 نه نموده راضی نشود که فتوری به انتظام آن امر راه تواند یافت در امتثال احکام مطاعه
 درنگ و اہمال را سبب نفقت و زوال انگاشته پیرامن نه گردد و از دشمنکامی
 و بدسرانجامی پر حذر بوده خود عرصه مہام حوادث و نواہب نہ سازد و الا چون عفو
 و اغماض را مجال نماندہ عنقریب نقد یاداش آش نخچہ درین مدت از وسرزدہ بخلق عظیم
 پر توالتفات بر بازخواست آن نیفتاده در کنار روزگار خویش دیدہ گرفتار صدمات
 عساکر فیروز آثار خواهد گشت درین باب ازین قدر غن و مبالغہ نہ طلبد و چشم بصیرت
 از بہبود حال و مال نہ پوشیدہ از سطوت بادشاہی کہ نمونہ قہر الہی امین نہ باشد۔

۱۲۰۔ از جانب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بہ سلطان عبداللہ قطبشاہ

امارت و ایالت پناہ ارادت و عقیدت دستگاہ عمدہ اما جد کرام سلالہ اکام
 عظام نقادہ دو دمان عز و علا عضادہ خاندان مجد و اعتلا زبده مخلصان صلح اندیش
 در گاہ والا خلاصہ مختصمان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ مورد الطاف بادشاہی مصدر
 آداب خیر خواہی جوہر مرات صفا و صفوت فروغ ناصبیہ دولت و رفعت سزاوار
 عواطف بیکران شایستہ اشفاق بے پایان المختص بواہب الملک المنان
 قطب الملک بجلائل عنایات بادشاہی مستبشر و مباہی گشتہ بدانکہ بر ہوشمندان
 دانش آہنگ و دیدہ وران عالی فرہنگ ظاہر و ہوید است کہ حکمت بالغہ قادر
 حکیم تقدست السماوہ و ارادت کاملہ مالک الملک قدیم جل کبر یادہ چنین
 اقتصافرمودہ کہ انتظام سلسلہ ایجاد و نظام کار گاہ کون و فساد و تنسیق احوال

عباد و تنظیم اوضاع بلاد و تشیید مبانی ملک و ملت و تاسیس قواعد دین و دولت و برانجام
 اسباب معاش و معاد جهانیان و ترتیب لوازم معیشت عالمیان بوجود فایض الجود
 بادشاهان دین پرور و آلاشکوه و سلاطین دادگر معدلت پزده که بمقتضای کرمیه
 وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ فَرَقْنَاهُمْ عِزًّا شَدَّادِمْ كَرَامَتِمْ وَجَعَلْنَا لَهُمْ خَلَائِفَ
 فِي الْأَرْضِ آرَاسَتِمْ يَافَتَهُمْ بَاجِ سَعَادَتِمْ رَسِيدَهُمْ بَودَائِمْ آيَتِمْ وَافِي بَهِدَايَتِمْ
 أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ امْتِثَالِمْ اَوَامِرِ اِيشَانِمْ
 تَابِيْ اطَاعَتِمْ خَدَائِمْ يَهِيْمَتَادِمْ رَسُوْلِمْ مَجْتَبَاْ اِسْتِ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّلَاةِ اَتَمَامِمْ مَنُوطِمْ وَرَبُوطِمْ
 باشد و سنت ایزد خیر الذی بیدار الملک و هو علی کل شیء قَدِیر
 بران جاری شده و لن تجده لسنه الله تبدیلا که در هر عصری از اعضاء ربکی از نظر
 یا فتهای درگاه احدیت و برگزیدهای بارگاه احدیت که از مبادی فطرت توفیق
 تهذیب مکارم اخلاق و تکمیل محاسن صفات و تحصیل شرافت کمالات یافته از نشاء
 کمال جامعیت که مناط استحقاق فرمانروائی و نهال آمال او از چشمه سار رحمت
 الهی سرسبز و شاداب بوده نخل دولتش در گلشن عدالت سر برکش و لمعات تیغ
 همتش زنگ زدائی ظلمت کفر و ایجا و آمده رشحات سبحاب مکرمتش افسر و کیای
 حدائق بی آب و رنگ روزگار را طراوت و نصارت بخش و از فیض معدلتش
 چارچین ملک رشک بهشت بهشت شود و بدستاری سپاهش خاربین فتنه و
 آشوب از بیخ و بن برکنده آید زینت افزای انجمن هستی گردیده متکفل این کار
 و تحمل این بار تن در دهد و بتأیید ملک علام زمام همای انا مبقبضه اختیار خویش در آورده
 طبقات اسم و طوایف بنی آدم را که و دایع بدایع آنحضرت اند در همادین و عافیت
 سپرد و به بسط بساط معدلت پرداخته باضعفا و زیرستان طریق شفقت و
 رفت مسلوک وارد و اقربا و ستم پیشکان را بسر پنجه قهر و سطوت برخاک

مذلت انداخته بنیان جور و عدوان براندازد و در اعلام دین متین و احیای
 مراسم شرع مبین افضل المرسلین علیه و علی آله و اصحابه افضل تحیات الاولین و آخرین
 کمر اجتهاد بر میان جان بسته از جوئیبار شمشیر آبدار لوث وجود مستعدان بد فرجام را
 از ساحت اسلام فرو شوید ذالک فضل الله یوتیه من یشاء -

(بیت)

درین نوبت که یزدان پرستی	زندمر کس نبوت کوس هستی
کر از کردون نکر دو نور مه کم	تتا بد خور ازین فیروزه طارم
زستان از چمن بارار نه بندد	ز تماشیر بهاران گل نچندد

تفصیل این اجمال و تبیین این مقال آنکه چون بحکم سوابق عنایت ازلی استعداد این
 کرامت کبری و شایستگی این رتبه عظمی و درجه علیا در طینت حق پرست و آلا و ولایت
 نهاده قدرت ایزد تعالی بود چنانچه از آغاز سطوح صبح شوکت و بختیاری انوار کیتی
 ستانی از ناصیه احوال سعادت اشتعال متیافته و رواج جهان بینی از عنفوان عظمت
 و کامکاری بمشام ادراک عارفان النفس و آفاق میرسید و از ابتدائی سن رشید
 و تیز شناخت هر چیز تا این آوان مهمت قرین که پائے شهبو دو سنین بر حله اربعین
 قدم گذاشته همواره همت کردون همت و ترویج مآثر شریعت غرآ و تنفیذ احکام ملت
 بیضاد و ضراب طر عایت نصفت و عدالت و محو آشمار بدعت و ضلالت و ترقیه قاطیه
 رعایا و عامه برایا مصروف میکشت و زمانی که افلاک در چندی ادوار انتظار ظهور آن
 میبردند و دوری که انجم بچندین قرانات فرصت و قوع آن می جستند در رسیده آفتاب
 عالمتاب اقبال از مطلع افضال دادار ییهای طالع گردید و نیر جاده و جلال از افق
 مراحم قادر متعال ارفقاع یافته عرصه کیتی را نور آگین ساخت و نسایم تائیدات
 بی غایات از جهت الطاف قاضی الحاجات بر ریاض متمنیات و رزیده فتوحات

نمایان و نصرت‌هایی بی پایان که هیچ یک از سلاطین نامدار و خوافین صاحب اقتدار
 را در هیچ عهدی روی ننموده نصیب روزگار فرخنده آثار ما گردید و محض فضل
 الهی و بتوجه روح پر فتوح حضرت رسالت پناهی رتق و فتق همت فرمانروائی
 از وسعت آباد هندوستان چهار دانگ ربع مسکون است برای خورشید
 ضائی عالم آرائی ماقبولیض گرفت و اعدا دین و دولت که بکرات قرات تهمیه
 اسباب و بابل و نکال خویش نموده سرستیزه و آذرینه با قضا و قدر داشتند
 در هر باب مخدول و منکوب روی ناکامی بودی اذ بار نهادند و مساحت ممالک
 محروسه نوعی که باید از خس و خاشاک مخالفان پاک شده خاطر ملکوت ناظر از
 ضبط و ربط امور مملکت کثیر البسط و قلع و قمع معاندان بد نیت بعاقبت
 فراغ کلی یافت و جهان بکام دو تخت و امان گردیده غلغله بنده پروری و مخلص‌نوازی
 وصیت عدو سوزی و دشمن کدازی شش جهته عالم را فرو گرفت و ناظران
 مناظم کون و مکان ندای بشارت در دادند و نوید رسانان زمین و آسمان
 بشمرده امن و امان رطب اللسان کشته زبان حال بد نیکوال برکشادند -

(بیت)

دور شهنشاهی عالم تراست	کاهی کهر بخت نخاتم تراست
بخت هواخواه قد موی تست	کوش فلک بازی کوس تست
خطبه خود خوان که خلافت تراست	بر سر دلی تلج شرافت تراست

وظائف شکرة آلائی پی منتهای ایزدستان که توفی اسماک من تشاء و تمنع اسماک
 ممن تشاء از آیات بنیات قدرت کامله اوست تعالی و تقدس بتقدیم میرسانیده
 بساعتی که شود مشتری ازان مسعود — در دار الخلافة شاه جهان آباد پرتو التفات
 بادشاهانه بر ترتیب جشنی عالی و مجلسی اعلی که غیرت افزای نظار گمان انجمن، بالا

تواند بود انداخته روز دوشنبه بست چهارم شهر رمضان المبارک سال هزار و
نه هجرت مقدسه خلعت عزت و اعتقاد بر و تلج کرامت و اعتبار بر
کونا کون نصرت و ظفر به تخت سلطنت ابدی و اورنگ خلافت سرمدی و
جلوس مینیت مانوس ارتفاع آسمانی و فروغ جاودانی بخشیدیم و خطبه فرمان
و کشور کشائی بنام نامی و القاب سامی سامعه افروز شده سکه سعادت در دار
اقبال با سم هایلین فال زینت پذیرفت و پیرایه بندکان کارگاه سلطنت سرچ
خطیب را بنر گرفته کجینه داران بارگاه خلافت خرمن خرمن زرد جواهر نشا
نمودند و هم در آن روز عالم افروز که فی الحقیقت نوروز چهار دین و دوله
اقسام نفوذ از سکه اقبال معیار کمال رسیده دینار بسرخروئی افروخته
بسفید چهر که آراسته گردید و از وفور مواهب و عطایای این روز جهان
مستندان را کام دل بحصول آمد و آرزو مندان را حیب از کوهرا نموده و
نیاز پیر از زرشده و از کان دولت و اعیان سلطنت که بعسر خدمت حضور پر نور
شرف اختصاص داشتند در خور حالت و شناسنگی باز دیاد مراتب و مناصب
تارک امتیاز بر افراخته با انواع تفضلات و عنایات سرافرازی و جبین خاص
بسجود این موهبت عظمی و عطیه کبر انورانی ساخته زبان دعائی و ثنا بنوا
تهنیت بیاراستند و عموم خلایق را که چشمه سار عیش و زندگانی آنها
درین چند گاه از غبار شورش و فساد بیدادگران مکر بود سرشته امنیت
و جمعیت بچنگ افتاد و کلز احوال صفار و کبار از پشردگی برآمده چهار
پرجوانی از سر گرفت و کار اهل روز کار روزگار و نقی تا هیافته مصالح ملک و ملت
از نوممت اختتام گرفت فحمد الله ثم حمدا له حکم آفتاب شعاع خورشید التمار
پرتو نفاذ می یابد که آن عمده مخلصان صافی عقیدت بوصول این بشارت

عالی شایسته ابواب شادمانی و بهجت بر روی روزگار خود مفتوح داشته
 رادمحمد سپاس الهی بآیینی که بسزد و شاید بجا آورد و کوشش اقا صبی و ادانی
 الهی بوم را بدینمیزده نشاط افزا و نوید مسرت پیرا که انبار سرور و استبشار ساخته
 از روح و بار روشن منار و وجوه دنانیر را بخطبه دولت و سکه سعادت بیا را بد
 ضامن فیه و اجرای او امر و احکامی که بجهت افزایش و آرامش عباد و بلاد
 امزید استحکام بنای دین مبین نبوی و بقای آثار شرع متین مصطفوی و ادخار ذکر
 ایل دنیوی و تحصیل اجر جزلی اخروی در نیوقت از پیشگاه خلافت بصددور
 رسته مطابق دستور العمل که باین فرمان و آلاشان لازم الاذعان مرسل شده
 ضبط آورد و از بازخواست دارین پر خدر بوده در تمثیت امرایان و داوران از
 فرار قویم عدالت و رعیت پروری و شارع مستقیم نصفت و معدلت کستری قدم
 و ... نه نهید

مکتوب ۸۹ تا مکتوب ۱۲۰، از کتاب رقام کرام و آداب عالمگیری مرتبه قابل خان عالمگیری
 کتاب خان نواب سالار جنگ مرحوم - (عباس)

ختم شد لمحققات مکتوبات سلاطین قطبشاهی

مکتوبات سلطان عبداللہ قطب شاہ

مکتوبات سلطان عبداللہ قطب شاہ

ہفتین پادشاہ مالک محروسہ حیدرآباد و گولکنڈہ

تلنگانہ آندھرا

(نشرات دبیر الملک حاجی عبدالعلی طالقانی)

بہ تصحیح

سید عباس حسین خاں الموسوی

